سلام اُس پر جو آیا امن کا پیغامبر ہو کر
بشر کو آشنا حق سے کیا خیر البشر ہو کر
(حافظ لدھیانوی)

نبیٔ امن و آشتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امنِ عالم کے حوالے سے سیرت نبویؐ کا ایک مطالعہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر مولانا محمد رفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلام اُس پر جو آیا امن کا پیغامبر ہوکر
بشر کو آشنا حق سے کیا خیر البشر ہوکر

(حافظ لدھیانوی)

نبیؐ امن و آشتی ﷺ

پروفیسر مولانا محمد رفیق

www.kitabosunnat.com

مکتبہ قرآنیات لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: نبی امن و آشتی ﷺ

مؤلف: پروفیسر مولانا محمد رفیق

ناشر: مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 5811297، موبائل: 0321-7724032 0333-4399812

طابع: گنج شکر پریس، لاہور

اہتمام: حافظ تقی الدین

سن اشاعت: اگست 2009ء

قیمت:

LIBRARY
Lahore Islamic University
Book No. 4825
91 Bah... Block, Garden Town, Lahore.

مکتبہ قرآنیات لاہور
3-A یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین ﷺ وہ ہے

☆ جس نے طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دیا

☆ جس نے قتل و غارت گری کو قتل و غارت کر دیا

☆ جس نے خونِ انسانی کی قدر و قیمت کو سارے جہان کی قیمتی اشیاء سے بڑھ کر بتایا

(''رحمۃ للعالمین'' از قاضی محمد سلیمان منصور پوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

خطا کار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دِل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا
قبائل کا شیر و شکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اِک نُسخۂ کیمیا ساتھ لایا

("مسدس حالی" از مولانا الطاف حسین حالی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

☆ پیش لفظ ---------- 9

باب 1 ......امن و آشتی، قرآن و حدیث کی روشنی میں ---------- 13

☆ 1۔ قرآنِ مجید اور امن و آشتی ---------- 13

☆ 2۔ احادیث اور امن و آشتی ---------- 21

باب 2 ......سیرتِ نبویؐ اور امن و آشتی ---------- 34

☆ واقعہ 1۔ ''حلف الفضول'' ---------- 34

☆ واقعہ 2۔ حجر اسود کی تنصیب ---------- 36

☆ واقعہ 3۔ ہجرتِ حبشہ ---------- 39

☆ واقعہ 4۔ سراقہ بن مالک بن جعشم ---------- 43

☆ واقعہ 5۔ میثاقِ مدینہ ---------- 45

☆ واقعہ 6۔ دو یہودی قبائل میں صلح ---------- 47

☆ واقعہ 7۔ یہودیوں کی ایک اشتعال انگیزی ---------- 48

☆ واقعہ 8۔ منافق عبداللہ بن اُبی کی گستاخی ---------- 50

☆ واقعہ 9۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک ---------- 51

☆ واقعہ 10۔ عمیر بن وھب ---------- 54

☆ واقعہ 11۔ صلح حدیبیہ ---------- 57

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ واقعہ 12۔ کوہِ تنعیم سے حملہ ---------- 66

☆ واقعہ 13۔ خیبر کے قلعہ قموص کی مہم ---------- 67

☆ واقعہ 14۔ یہودی عورت کا کھانے میں زہر ملا دینا ---------- 69

☆ واقعہ 15۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی سے درگزر ---------- 71

☆ واقعہ 16۔ ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ ---------- 73

☆ واقعہ 17۔ قیصر رُوم ہرقل کے نام خط اور ابوسفیان کی گفتگو ---------- 80

☆ واقعہ 18۔ فتح مکہ ---------- 84

☆ واقعہ 19۔ ابوسفیان کی جان بخشی ---------- 92

☆ واقعہ 20۔ وحشی بن حرب کے لیے معافی ---------- 95

☆ واقعہ 21۔ ہبار بن اسود کے لیے امان ---------- 98

☆ واقعہ 22۔ فضالہ بن عمیر کے لیے معافی ---------- 99

☆ واقعہ 23۔ ہندہ بنت عتبہ کے لیے عفو و درگزر ---------- 100

☆ واقعہ 24۔ کعب بن زُہیر رضی اللہ عنہ کے لیے امان (9 ہجری) ---------- 102

☆ واقعہ 25۔ عکرمہ بن ابوجہل کے لیے امان ---------- 104

☆ واقعہ 26۔ صفوان بن اُمیہ کے لیے امان ---------- 108

☆ واقعہ 27۔ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (9 ہجری) ---------- 110

☆ واقعہ 28۔ ''تمھیں اس وقت مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟'' ---------- 115

☆ واقعہ 29۔ ایک بدو کی گستاخی ---------- 117

☆ واقعہ 30۔ خطبۂ حجۃ الوداع ---------- 119

☆ ایک اونٹ کا واقعہ ---------- 126

☆ حضور ﷺ کے نکاح بھی امن و سلامتی کے وسائل تھے! ---------- 127

☆ اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کے ذریعے قیامِ امن ---------- 130

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3......غزواتِ نبویؐ پر ایک نظر ---------- 135

باب 4...... نبیٔ کریم ﷺ کا جنگ سے متعلق ضابطۂ اخلاق ---------- 142

باب 5...... نبیٔ امن و آشتی وہ ہیں جنہوں نے......! ---------- 145

باب 6......صحابہ کرام اور دورِ مابعد کے مسلمانوں پر اثرات ---------- 150

باب 7......اسلام میں جہاد کا تصور ---------- 156

☆ تمہید ---------- 156

☆ قرآن اور جہاد ---------- 157

☆ احادیث اور جہاد ---------- 164

☆ دفاعی اور جارحانہ جہاد ---------- 174

☆ چند غزوات النبی ﷺ کا حال ---------- 177

☆ غزوۂ بدر ---------- 177

☆ غزوۂ اُحد ---------- 182

☆ غزوۂ احزاب ---------- 185

☆ غزوۂ خیبر ---------- 188

☆ فتح مکہ ---------- 189

☆ غزوۂ حنین وطائف واوطاس ---------- 193

☆ غزوۂ تبوک ---------- 195

باب 8......شہید کے فضائل ---------- 197

☆ قرآن اور شہید ---------- 197

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ احادیث اور شہید ---------- 202

☆ قادیانی اور جہاد ---------- 213

☆ قادیانیت اور علامہ اقبالؒ ---------- 214

باب 9...... اسلام دہشت گردی نہیں سکھاتا ---------- 215

☆ اسلام میں فتنہ وفساد کی اجازت نہیں ---------- 215

☆ اسلام ظلم وزیادتی کے خلاف ہے ---------- 216

☆ اسلام میں قتل ناحق حرام ہے ---------- 218

☆ اسلام انتہا پسندی کے خلاف ہے ---------- 222

☆ دہشت گردی، تحریک آزادی، جہاد اور دفاع میں فرق ---------- 225

☆ ریاستی دہشت گردی ---------- 227

باب 10...... مغرب کی امن پسندی؟ ---------- 234

☆ امریکہ کی عالمی دہشت گردی ---------- 238

☆ مغرب کا دوہرا معیار ---------- 250

ضمیمہ جات

☆ ضمیمہ 1...... اقوامِ متحدہ کا منشورِ حقوقِ انسانی ---------- 256

☆ ضمیمہ 2...... سیرتِ نبویؐ ایک نظر میں ---------- 261

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ یہ انسانیت کی بھلائی اور آخرت کی فلاح کا دین ہے۔ یہ ظلم و نا انصافی کی ہر شکل کا مخالف ہے۔ یہ بدنظمی اور بدامنی کو ہرگز پسند نہیں کرتا، بلکہ معاشرت میں امن و امان قائم کرتا ہے۔ اس میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دین اور دنیا میں تفریق نہیں کرتا بلکہ انسان کی پوری زندگی کے لیے ضابطۂ حیات ہے۔ قرآنِ مجید کی رُو سے کسی کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

﴿ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ﴾ [البقرة:256]

''دین میں کوئی جبر نہیں۔''

بعثت نبویؐ سے قبل ملک عرب میں بدامنی اور طوائف الملوکی (Anarchy) کا دور دورہ تھا۔ کوئی مرکزی حکومت قائم نہ تھی۔ کوئی ملکی دستور و قانون موجود نہ تھا۔ سارا ملک مختلف قبائل میں بٹا ہوا تھا جو آزادانہ طور پر غارت گری کرتے تھے۔ بلکہ یہی غارت گری اُن کی معاش تھی۔ وہ آپس میں لڑتے اور پھر انتقام در انتقام کا سلسلہ صدیوں تک جاری رہتا۔ زیادہ تر لڑائیاں پانی کے چشموں اور چراگاہوں پر قبضہ کرنے کے لیے ہوتی تھیں۔ لڑائی میں قتل و غارت کر کے وہ مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بناتے اور مال و اسباب لوٹ لیا کرتے تھے۔ راستے غیر محفوظ تھے۔ رہزنی عام تھی، یہاں تک کہ حاجیوں اور معتمرین (عمرہ کرنے والوں) کے قافلے بھی لوٹے جاتے تھے۔ شقاوت اور سنگ دلی کا یہ عالم تھا کہ لوگ اپنی نوزائیدہ بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ عورتوں کے لیے کوئی حقوق نہ تھے۔ غلاموں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ پورا ملک بت پرستی اور شرک میں ڈوبا ہوا تھا، حتیٰ کہ اللہ کا گھر (بیت اللہ شریف)، جسے سیّدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے توحید کی خاطر تعمیر کیا تھا، 360 بتوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا، جہاں ہر قبیلے کے الگ الگ بُت رکھے تھے۔ لوگوں میں شراب نوشی، جوا بازی اور بدکاری جیسی اخلاقی برائیاں پائی جاتی تھیں۔ قرآنِ مجید میں اس ساری صورتِ حال کو مختصر مگر جامع طور پر اس طرح بیان کیا گیا ہے:

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ﴾ [الروم: 41]

"لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری (ہر جگہ) میں فساد (اور بگاڑ) پھیل گیا، تاکہ اللہ اُن کو اُن کے بعض اعمال کی سزا دے شاید وہ باز آ جائیں۔"

اس انتہائی گمراہ اور بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح و ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ ﴾ [الجمعة: 2]

"وہی (اللہ) ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں ایک رسول اُنہی میں سے مبعوث کیا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

اُن پر اپنی آخری کتاب نازل فرمائی اور اُن کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ ﴾ [الأنبياء: 107]

"اور ہم نے آپؐ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

آپؐ کے اخلاقِ کریمانہ کی یوں توصیف فرمائی:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ ﴾ [القلم: 4]

"اور بے شک آپؐ اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہیں۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد کا اعلان اس طرح فرمایا کہ:

﴿ هُوَ الَّذِيٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ ﴾ [التوبة:33]

''وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اگرچہ مشرکوں کو ناگوار گزرے۔''

نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے 23 سالہ پیغمبرانہ دور میں ایک ہمہ گیر دعوت و اصلاح کے ذریعے تائید ایزدی سے لوگوں کے عقائد درست کیے۔ شرک اور بت پرستی کا خاتمہ کیا۔ انسانوں کے اخلاق سنوارے، اُن کا تزکیۂ نفس کیا، اُن کے دلوں میں تقویٰ پیدا کیا، اُن کو اخوت اور مساوات کا درس دیا۔ عورتوں کو اُن کے حقوق دیے۔ جاہلیت کے مراسم و رواج مٹا دیے۔ اوہام پرستی دُور کی۔ قبائل کی باہمی عداوتیں اور جنگیں ختم کیں، کمزوروں اور مظلوموں کی حمایت کی۔ اسلام دشمنوں کے حملوں کا مقابلہ کر کے اُن کو شکست فاش دی۔ جسموں کو فتح کرنے کی بجائے دلوں کو فتح کیا۔ ع

جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتحِ زمانہ

جانی دشمنوں اور اپنے خون کے پیاسوں کو معاف کیا اور اُن کو امان دی۔ خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے اُسے پھر سے توحید کا مرکز بنایا۔ شرعی سزاؤں کا نفاذ کر کے جرائم اور ظلم و ستم کا خاتمہ کیا۔ رنگ و نسل اور بندہ و آقا کے امتیازات ختم کر دیے۔ بے لاگ عدل و انصاف قائم کیا اور پورے جزیرۃ العرب کو امن و امان کا گہوارہ بنا دیا۔

بقول علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ:

''غرض نو دس برس کی متواتر اور پیہم کوششوں سے اور مافوق طاقت بشری تائیدات کے سبب سے اب تمام ملک میں امن و امان قائم ہو گیا۔ قریش اور یہودیوں کی سازشوں کا طلسم ٹوٹ گیا۔ قبائل کی خانہ جنگیاں مٹ گئیں۔ تمام رہزن اور ڈاکو جتھے رام ہو گئے۔'' (سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی، جلد دوم، صفحہ:13)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مولانا نعیم صدیقی کے الفاظ میں:

''حضور ﷺ نے ظلم و فساد کی ہر طاقت کی سرکوبی کی۔ بکھرے ہوئے قبائل کو ایک کر دیا۔ ان کو جاہلی قیادت سے نجات دلائی۔ ان کو تعلیم و تزکیہ سے گزارا۔ امن کا ماحول فراہم کیا۔ قانون کی عملداری قائم کی۔ معاشرہ کو اخوت و مساوات کی بنیادوں پر اُستوار کیا۔'' (محسن انسانیت از مولانا نعیم صدیقی، صفحہ:484)

یہ تھا انسانی تاریخ میں اصلاحِ معاشرہ اور امن و آشتی کے قیام کا کامیاب ترین انقلاب جو نبیٔ رحمت ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے نہایت مختصر مدت میں اور بہت کم جانی و مالی نقصان کے ساتھ جزیرۂ عرب میں برپا ہوا اور جس کے اثرات رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر آج بھی تعلیماتِ نبویؐ کو صحیح طور پر اپنا لیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں سب سے پہلے امن و آشتی کے حوالے سے قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد سیرتِ نبوی ﷺ سے متعلق ایسے 30 واقعات بیان کیے گئے ہیں جن میں حضور ﷺ نے اپنے مخالفین کو عفوو درگزر اور امان سے نوازا اور امن پسندی اور صلح جوئی کو ترجیح دی۔ اس کے بعد بعض دوسرے وسائل امن کا ذکر ہے اور نبوی ضابطۂ جنگ کو واضح کیا گیا ہے۔ پھر اسلام میں جہاد کے تصور کو تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد دلائل کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام دہشت گردی نہیں سکھاتا اور آج مغرب بالخصوص امریکہ عالمی دہشت گرد بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے دنیا کا امن تباہ ہورہا ہے۔ پھر مغرب کے دُوہرے معیار کی نشان دہی کی گئی ہے اور آخر میں ایک ضمیمے میں اقوامِ متحدہ کا منشورِ حقوق انسانی اور دوسرے ضمیمے میں سیرت نبوی، ایک نظر میں، مذکور ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں نبیٔ امن و آشتی ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور امن عالم قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوسکیں۔ آمین!

والسلام

محمد رفیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب: 1

امن و آشتی، قرآن و حدیث کی روشنی میں

قرآنِ مجید اور احادیث نبوی میں امنِ عالم اور صلح و آشتی سے متعلق جامع ہدایات موجود ہیں۔ اس سلسلے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد مذکور ہوئے ہیں۔ انسانی بنیادی حقوق کا تذکرہ ہے۔ لوگوں کے باہمی خوشگوار تعلقات کو پسند کیا گیا ہے۔ جان، مال اور عزت و آبرو کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے۔ ہر حال میں عدل و انصاف کی تاکید کی گئی ہے۔ ایفائے عہد کی تلقین کی گئی ہے۔ ظلم کی ہر شکل کی ممانعت اور رذائل اخلاق کی مذمت کی گئی ہے۔

ذیل میں امن و آشتی سے متعلق قرآنِ مجید اور احادیث نبوی پیش کی جا رہی ہیں۔

1۔ قرآنِ مجید اور امن و آشتی

اللہ تعالیٰ کو فساد ناپسند ہے:

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝﴾ [البقرة:205]

"اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝﴾ [القصص:77]

"بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔"

﴿لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ﴾ [الأعراف:85]

"اور اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔"

ڈاکوؤں اور بدامنی پھیلانے والوں کے لیے سزائیں:

﴿إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ [المائدة:33]

''جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولؐ سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں، اُن کی سزا یہ ہے کہ اُن کو قتل کیا جائے، یا سولی پر لٹکایا جائے، یا اُن کے ہاتھ پاؤں اُلٹی طرف سے کاٹے جائیں، یا اُن کو ملک بدر کیا جائے۔ یہ اُن کے لیے دنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

قتلِ ناحق:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴾ [بنی اسرائیل :33]

''اور جس جان کو اللہ نے محترم قرار دیا، اُسے ناحق قتل نہ کرو۔ جس شخص کو ناحق قتل کیا گیا تو ہم نے اُس کے وارث کو قصاص کے مطالبے کا اختیار دیا ہے۔ لہٰذا اُسے چاہیے وہ قصاص لینے میں کسی طرح کی زیادتی نہ کرے کیوں کہ قانون میں اُس کی دادرسی کی گئی ہے۔''

﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ﴾ [المائدة:32]

''جس نے کسی کو بغیر قصاص کے، یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی اُس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی۔''

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّلَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝﴾ [النساء:93]

''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اُس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ﴾ [الأنعام:151]

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔''

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل:31]

''اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم اُنھیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمھیں بھی۔ بے شک اُن کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔''

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ [التکویر:9-8]

''اور جب زندہ گاڑی گئی بچی سے پوچھا جائے گا وہ کس گناہ پر ماری گئی؟''

خودکشی منع ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ﴾ [النساء:29]

''اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔''

﴿وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ [البقرة:179]

''اور اے عقل والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم (اس حکم کی خلاف ورزی سے) بچ جاؤ۔''

قتل کا قصاص لیا جائے گا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ﴾ [البقرة:178]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! مقتول کے خون کا قصاص (بدلہ لینا) تم پر فرض ہے۔"

فتنے کے خاتمے تک جہاد و قتال رہے گا:

﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ ﴾ [الأنفال:39]

"اور اُن سے لڑو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔"

ظالموں کے خلاف جہاد کی اجازت:

﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ ﴾ [الحج:40-39]

"جن مظلوم مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے اُنھیں اب جوابی کارروائی کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بے شک اللہ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ ان بیچاروں کو اُن کے گھروں سے نکالا گیا، صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے ہیں" ہمارا رب اللہ ہے"۔"

اللہ تعالیٰ بدامنی کو امن سے بدلتا ہے:

﴿ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ ﴾ [الحج:40]

" اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرے تو خانقاہیں، گرجے، عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، سب ڈھادیے جائیں۔"

صلح جوئی:

﴿ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ۚ ﴾ [الانفال:61]

"اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کے لیے جھک جاؤ۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ﴾ [النساء:128]

''اور صلح بہتر ہے۔''

مسلمانوں میں صلح کراؤ:

﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴾ [الحجرات:9]

''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر اگر اُن میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ لوٹ آئے تو اُن کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

ایفائے عہد:

﴿ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ﴾ [بنی اسرائیل :34]

''اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کی پوچھ گچھ ہو گی۔''

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ﴾ [المائدۃ: 51]

''اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو۔''

ناپ تول صحیح رکھو:

﴿ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ﴾ [الانعام:153]

''اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت وآبرو کا حق (دوسروں کا مذاق نہ اڑاؤ):

﴿لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ .... وَلَا تَلْمِزُوْا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ .... وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ [الحجرات:12-11]

”مرد مردوں کا مذاق نہ اُڑائیں ...... اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو۔ نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو...... اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔“

ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ:

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ [البقرة:188]

”اور ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔“

دوسروں کو گالی نہ دینا (مذہبی دل آزاری سے تحفظ کا حق):

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [الانعام:109]

”جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں، تم اُن کے معبودوں کو گالی نہ دو۔“

عدل وانصاف:

﴿اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ [المائدة:8]

”انصاف کرو، یہی تقوے سے زیادہ قریب ہے۔“

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ﴾ [النحل:90]

”بے شک اللہ عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔“

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [المائدة:42]

”اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

﴿وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾

[النساء:58]

”اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ﴾

[المائدة:8]

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔"

مشرک کے لیے پناہ:

﴿ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ [التوبة:6]

"اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو تا کہ وہ اللہ کا کلام سن سکے۔ پھر اُسے اُس کی امان کی جگہ پہنچا دو۔ کیوں کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔"

مکہ......امن کا شہر:

﴿ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ ﴾ [التين:3]

"قسم ہے اس امن والے شہر (مکہ) کی۔"

﴿ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا ﴾ [البقرة:126]

"اور یاد کرو جب ابراہیم نے دعا کی تھی "اے میرے رب! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے۔"

بیت اللہ شریف......امن کی جگہ:

﴿ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ﴾

[آل عمران:97-96]

"بے شک اللہ کا سب سے پہلا گھر جسے اُس نے لوگوں کے لیے عبادت کا مرکز قرار دیا وہی ہے جو مکے میں ہے برکت والا اور سارے جہان کے لیے ہدایت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرچشمہ ہے۔ وہاں اللہ کی کھلی نشانیاں ہیں، مقامِ ابراہیم ہے۔ جو کوئی وہاں داخل ہو جائے اُسے امن حاصل ہے۔''

پرائیویٹ زندگی کے تحفظ کا حق:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا۟ وَتُسَلِّمُوا۟ عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ﴾ [النور:27]

''اے ایمان والو! تم اپنے گھر کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو، جب تک اجازت حاصل نہ کرلو اور اُن کو سلام نہ کرلو۔''

ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو:

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ ﴾ [الحجرات:12]

''اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ لگو۔''

ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے (احتجاج) کا حق:

﴿ لَّا يُحِبُّ ٱللَّهُ ٱلْجَهْرَ بِٱلسُّوٓءِ مِنَ ٱلْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ﴾

[النساء:148]

''اللہ کو پسند نہیں کہ تم کسی کی برائی بیان کرتے پھرو، البتہ مظلوم کو ظالم کے خلاف ایسا کرنے کی اجازت ہے۔''

بنیادی ضروریاتِ زندگی کا تحفظ:

﴿ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ۝ ﴾ [الذاريات:19]

''اور اُن کے مال میں سائل اور محتاج کا حصہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ احادیث اور امن و آشتی

صحیح احادیث میں بھی امن و آشتی پر زور دیا گیا ہے۔

بعثت نبوی کا خاص مشن، قیام امن:

1۔ ((عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ لَنَا؟

قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ، أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ .))

[صحيح بخاري، كتاب المناقب، باب علاماة النبوة، حديث: 3612]

”حضرت خباب بن ارت (تمیمی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت کی۔ اُس وقت آپؐ خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے۔ (شکایت یہ تھی کہ ہمیں مشرکین سخت اذیتیں دیتے ہیں۔) آپؐ ہماری مدد کریں اور (مشرکین کے خلاف) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دُعا کریں۔

www.kitabosunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں اُن کے کسی شخص کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا۔ پھر اُسے اُس میں گاڑا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا جو اُس کے سر پر رکھا جاتا۔ اس سے اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دین سے نہ پھرتا تھا۔ کسی کو لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹھوں تک کو چھیل دیا جاتا مگر اس کے باوجود وہ شخص اپنے دین کو نہ چھوڑتا۔

اللہ کی قسم! یہ دین اسلام غالب ہو کر رہے گا، یہاں تک کہ ایک سوار شخص صنعا (یمن کا شہر) سے حضر موت، تک سفر کرے گا۔ اُسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ یا اُسے اپنی بکریوں کے لیے بھیڑیے کا ڈر ہوگا۔ لیکن تم جلدی کرتے ہو۔ (صبر کرو انجام اچھا ہوگا۔)''

2۔ ((عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا. قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّءٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ.))

[صحیح بخاري، کتاب المناقب، حدیث: 3595]

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے اپنی غربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آ گیا تو اُس نے ڈاکہ زنی کی شکایت کی۔

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا شہر دیکھا ہے؟ اگر تمہاری عمر طویل ہوئی تو ضرور دیکھو گے کہ اکیلی عورت سے حیرہ سے سفر کرے گی اور آ کر خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔ اُسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔ اگر تمہاری عمر اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ کسریٰ (ایران کے بادشاہ کا لقب) کے خزانے مسلمانوں کے لیے (مالِ غنیمت کی صورت میں) کھول دیے جائیں گے۔ اگر تمہاری عمر اور طویل ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی ہاتھوں میں لیے نکلے گا اور سائل کو تلاش کرے گا مگر اُسے کوئی سوالی نہ ملے گا جو اس (صدقے) کو قبول کرے۔

بے شک قیامت کے دن اللہ سے ملاقات ہوگی۔ اُس وقت بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا جو اس کا حال بیان کرے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا، جس نے تجھے دین کے احکام پہنچائے؟ وہ جواب میں ’’ہاں‘‘ کہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا، کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا تھا اور تجھ پر فضل و احسان نہیں کیا تھا۔ وہ آدمی اثبات میں جواب دے گا۔ پھر وہ

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اُسے جہنم کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر وہ اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو بھی اُسے دوزخ کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) تم صدقہ کر کے دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرو۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ اچھی بات کہے (اور اپنے آپ کو دوزخ سے بچائے۔)

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں (نبی ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق) میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار اکیلی عورت حیرہ سے چلتی اور خانہ کعبہ کا طواف کرتی۔ اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوتا۔ اور میں اُن لوگوں میں شامل تھا، جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے حاصل کیے۔ اگر تم لوگوں کی عمریں طویل ہوئیں تو تم (نبی ﷺ کی تیسری پیش گوئی کے مطابق) ضرور دیکھو گے کہ کوئی شخص ہاتھوں میں سونا چاندی لے کر نکلے گا اور اسے کوئی لینے والا نہ ہوگا۔"

جان، مال اور عزت و آبرو کا تحفظ:

((...... إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ......))

[صحيح بخاري، كتاب الحج، حديث: 1741]

"...... بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں، جیسے یہ دن (عرفہ کا)، یہ شہر (مکہ مکرمہ) اور یہ مہینہ (ذوالحجہ) حرمت والا ہے۔"

...... مسلمان کون؟

((عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ.))

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، حديث: 162]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ؛ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

((عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.))

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، حديث: 223]

"حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں کو کہوں کہ وہ خاموش رہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔"

ظلم، ظالم اور مظلوم:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

[صحيح بخاري، كتاب المظالم، حديث: 2447]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ظلم (کی وجہ سے ظلم کرنے والا) اندھیروں میں ہوگا۔"

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ:

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.))

[صحيح بخاري، كتاب المظالم، حديث: 2448]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (والی بنا کر) بھیجا تو اُن سے فرمایا:

مظلوم کی بددعا سے بچنا کیوں کہ اُس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ فَقَالَ: تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ .))

[صحيح بخاري، كتاب المظالم، حديث : 2444]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ہم کر سکتے ہیں مگر ظالم کی مدد کیسے کریں؟ فرمایا: ظالم کا ہاتھ پکڑ کر (تاکہ وہ ظلم سے باز رہے۔)"

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ، قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ...... اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ...... .))

[صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، حديث : 6541]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اُس پر نہ تو ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے سہارا چھوڑتا ہے اور نہ حقیر سمجھتا ہے۔"

نبوی ضابطۂ جنگ:

سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر لشکر کے امیر کو یہ حکم دیتے تھے کہ:

((...... لَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تَمَثَّلُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا ....))

[صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، حديث : 4522]

"نہ عہد شکنی کرو اور نہ لاشوں کا مثلہ کرو اور نہ کسی بچے کو قتل کرو۔"

ظلم کی ممانعت:

((عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُ قَالَ:

يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا ......))

[صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، حديث: 6572]

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔"

ظالم کا ساتھ دینے والا:

((عَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ.))

[بيهقي، شعب الإيمان]

"حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اسے تقویت دینے کے لیے چلا، جب کہ وہ جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے تو وہ (دائرۂ) اسلام سے نکل گیا۔"

مظلوم کی فریاد کا اثر:

((عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى حَقَّهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ.)) [بيهقي، شعب الإيمان]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مظلوم کی بددعا سے بچو، کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اُس کے حق سے نہیں روکتا۔"

سات مہلک چیزیں:

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قِیلَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْیَتِیمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.))

[صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث : 262]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات مہلک چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون کون سی ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ کسی ایسی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے محترم قرار دیا ہو، سوائے حق کے۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود کھانا۔ جہاد کے میدان سے پیٹھ پھیرنا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔"

اصلی پہلوان کون؟

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِیدُ الَّذِی یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.))

[صحیح مسلم، کتاب البر، حدیث : 6643]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو (کشتی میں) دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رحم دلی:

((عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ .))

[صحيح بخاري، كتاب التوحيد، حديث: 7376]

”حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا، جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

کسی کو امان دے کر قتل کرنے والے کا انجام:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:
مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ، أُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [شرح السنة]

”حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے کسی کو امان دی اور پھر اُسے قتل کر دیا تو قیامت کے دن اُسے غداری کا جھنڈا پکڑایا جائے گا۔“

لڑائی کی تمنا نہ کرو:

((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا .))

[صحيح بخاري، كتاب الجهاد، حديث: 3026]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دشمن سے لڑائی کی تمنا نہ کرو لیکن اگر مقابلہ ہو تو پھر (لڑائی میں) صبر کرو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بلی کو بھوکا مارنے والی عورت کا انجام:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا ، أَوْ هِرٍّ ، رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا ، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا .))

[صحیح مسلم، کتاب البر، حدیث : 6679]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو صرف اس سبب سے دوزخ میں داخل کیا گیا کہ اُس نے ایک بلی (یا بلے) کو باندھے رکھا، اُسے کچھ کھلایا پلایا نہیں اور نہ اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ زمین میں کہیں سے خوراک حاصل کر لے، یہاں تک کہ بھوکی پیاسی مرگئی (یا مرگیا)۔"

ہمسائے کا حق:

((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ .))

[صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث : 172]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کا ہمسایہ اُس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔"

حسد کا انجام:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ، أَوْ قَالَ الْعُشْبَ .))

[سنن أبي داود، كتاب الأحاديث، حديث : 4903]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو۔ یا آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: گھاس کو۔"

مومن کا قتل کفر ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ .))

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، حديث: 221]

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا گناہ (نافرمانی) ہے اور اُس کو قتل کر دینا کفر ہے۔"

مسلمان مسلمان پر ظلم نہیں کرتا:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ......))

[صحيح بخاري، كتاب المظالم، حديث: 2442]

[صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، حديث: 6578]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ تو اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے سہارا چھوڑتا ہے۔"

اصلی مفلس کون؟

((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ . فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ ، مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ ، وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا ، وَقَذَفَ هٰذَا ، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا ، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا ، وَضَرَبَ هٰذَا ، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ ، قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ ، اُخِذَ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ .))

[صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث : 6579]

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم (روپیہ پیسہ) نہ ہو اور نہ ساز و سامان ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں (حقیقی) مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس نے نمازیں پڑھی ہوں گی، روزے رکھے ہوں گے اور زکوٰۃ بھی دی ہوگی مگر اُس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال (ناحق) کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پھر ان میں سے ہر ایک مظلوم کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ پھر جب اس کی تمام نیکیاں بدلے میں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے جن کے سبب سے اُسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔"

نبی ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا:

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً .))

[صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث: 6613]

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ مشرکین کے لیے بددعا فرمائیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

حضور ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا:

((عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْئًا مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .))

[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، حدیث: 6050]

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی (مرد) کو، کسی عورت کو اور کسی خادم کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ البتہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ممکن ہے کسی کو مارا ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخص نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہو اور آپ ﷺ نے اس سے انتقام لیا ہو۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں (احکام) کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کی رضا سے بدلہ لیتے تھے، (سزا دیتے تھے)۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:2

سیرتِ نبویؐ اور امن و آشتی

1۔ حلف الفضول

اسلام امن سلامتی کا دین ہے۔ نبی کریم ﷺ سراپا امن و آشتی تھے۔ امن پسندی، رحمدلی، ہمدردی، تحمل، عفوودرگزر اور صلح جوئی آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ میں سے ہیں۔

اوائل عمری سے لے کر آخری زمانے تک ہمیں سیرتِ پاک کے ایسے واقعات جابجا ملتے ہیں جن سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ حضور ﷺ نبیٔ امن و آشتی ﷺ ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہواللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تھا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَٰلَمِينَ ۝ ﴾ [الأنبياء:107]

اس کے علاوہ آپ کے اعلیٰ اخلاق و کردار کی گواہی قرآن نے اس طرح دی ہے کہ:

﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٖ ۝ ﴾ [القلم:4]

نبیٔ امن و آشتی ﷺ کے طور پر سیرتِ طیبہ میں ہمیں سب سے پہلے جو واقعہ ملتا ہے وہ ''حلف الفضول'' کا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے:

حلف الفضول:

نبیٔ امن و آشتی ﷺ ابھی نوجوان تھے۔ آپ ﷺ کی عمر مبارک 16 برس (یا دوسری روایت کے مطابق 20 برس) تھی کہ آپ ﷺ نے ایک ایسے معاہدے میں شرکت فرمائی جس کا بنیادی مقصد مظلوم کی حمایت اور معاشرے میں امن کا قیام تھا۔ تاریخ اسلام میں یہ معاہدہ ''حلف الفضول'' کے نام سے مشہور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نام کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چوں کہ اس معاہدے کو طے کرنے والے تین سرداروں کے ناموں میں ''فضل'' کا لفظ شامل تھا اور ''فضل'' کی جمع ''فضول'' آتی ہے، اس لیے اس معاہدے کو ''حلف الفضول'' کا نام دیا گیا۔

اس معاہدے کے کچھ برس بعد ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ کسی بیرونی تاجر نے ایک قریشی سردار عاص بن وائل کے ہاتھ کچھ مال فروخت کیا تو سردار نے اس کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ مکے میں اُس تاجر کا کوئی حامی قبیلہ نہ تھا، جو اُس کی مدد کرتا۔ وہ تنگ آ کر جبل ابوقبیس پر چڑھا اور اشعار کے ذریعے لوگوں سے فریاد کی اور حرم میں ہونے والے اس ظلم پر احتجاج کیا۔

اُس کے اس احتجاج کا اثر یہ ہوا کہ بنو ہاشم کے سردار زبیر بن عبدالمطلب نے بنوتیم کے سردار عبداللہ بن جدعان کے مکان پر سردارانِ قریش اور بعض دوسرے افراد کو جمع کیا۔ اس موقع پر سب سے ''حلف الفضول'' پر عمل درآمد کا عہد لیا گیا۔ اس معاہدے میں بنو ہاشم، بنو اسد، بنو زہرہ اور بنوتیم وغیرہم شریک ہوئے تھے اور اس میں نبیؐ امن و آشتی ﷺ نے بھی بنفسِ نفیس شرکت فرمائی تھی۔ تمام افراد نے اس موقع پر یہ کیا کہ:

1: ظالم کے خلاف ہم مظلوموں کی مدد کریں گے۔

2: ہم غریبوں کی امداد کریں گے۔

3: ہم معاشرے سے بدامنی کا خاتمہ کریں گے۔

4: ہم مسافروں کے جان و مال کی حفاظت کریں۔

نبیؐ امن و آشتی ﷺ اپنے نبوت کے زمانے میں بھی فرماتے تھے کہ:

''اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اُونٹ بھی دے تو میں قبول نہ کروں اور آج بھی کوئی ایسے معاہدے کے لیے بلائے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں۔''

[مستدرک حاکم]

اس واقعے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ نوجوان حضور ﷺ کے قلب مبارک میں انسانی ہمدردی اور امن پسندی کا کس قدر جذبہ موجزن تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2۔ حجرِ اسود کی تنصیب

شہرِ مکہ ایک ایسی وادی ہے جو ہر طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے اور خانہ کعبہ بالکل نشیبی جگہ پر واقع ہے۔

جب بارش ہوتی تو اُس کا پانی ریلا بن کر حرم کے اندر جمع ہو جاتا تھا۔ اس سے بچاؤ کے لیے خانہ کعبہ کے چاروں طرف بالائی حصوں میں دیوار کھڑی کر دی جاتی یا بند باندھ دیا جاتا لیکن اکثر سیلاب اس رکاوٹ کو توڑ کر خانہ کعبہ کی دیواروں سے جا ٹکراتا اور بقول شخصے ''بارش کا پانی اللہ کے گھر کا طواف کرنے لگتا تھا۔''

اتفاق ایسا ہوا کہ طوفان میں گھرا ایک رومی تجارتی جہاز جدہ کے ساحل سے آ ٹکرایا اور پاش پاش ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع قریش کو ملی تو اُنھوں نے اس شکستہ جہاز کے تختے خرید لیے تا کہ اُنھیں خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو میں استعمال کر سکیں۔

اس حادثے میں جن لوگوں کی جانیں بچ گئیں اُن میں ایک رومی معمار باقوم نامی بھی تھا۔ وہ کعبہ کی تعمیر کا کام کرنے پر تیار ہو گیا۔ خود مکہ میں بھی ایک قبطی نجار (بڑھئی) موجود تھا جو اس کام میں معاون ثابت ہوا۔

چنانچہ اللہ کے گھر کی تعمیرِ نو کا آغاز کیا گیا۔ اعلان کر دیا گیا کہ اس میں صرف جائز اور پاک کمائی لگائی جائے گی اور چوری ڈاکے یا ناجائز ذریعے سے حاصل کیا ہوا مال اس میں خرچ نہ ہو گا۔ یہ سعادت صرف آزاد لوگوں کو میسر ہو گی کوئی غلام اس کارِ خیر میں شریک نہیں ہو سکے گا۔ قریش کے تمام قبیلوں نے عمارت کے مختلف حصے کا کام آپس میں الگ الگ بانٹ لیا تا کہ کوئی بھی اس شرف سے محروم نہ رہے۔

سب سے پہلے پرانی عمارت کو ڈھا دیا گیا۔ رومی معمار نے پرانی بنیادوں پر ہی پتھروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے دیواریں چن دیں۔ اس سے پہلے کعبے کی چھت نہ تھی، لیکن اب چھت بھی ڈال دی گئی۔ لیکن تعمیراتی سامان کی کمی کے باعث کعبے کا ایک حصہ جو حطیم کہلاتا ہے، اُسے چھوڑ دیا گیا۔ نہ اُس کی دیواریں اُٹھائی گئیں اور نہ اُس پر چھت ڈالی گئی، بلکہ صرف بنیادیں رکھ دی گئیں۔

لیکن جب حجرِ اسود کو دوبارہ اُس کی جگہ پر نصب کرنے کا موقع آیا تو جھگڑا پیدا ہو گیا، یہاں تک کہ تلواریں کھنچ گئیں۔ کیونکہ ہر قبیلہ یہ سعادت اکیلے ہی حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس سے محروم رہنا ناپسند کرتا تھا۔ اسی کشمکش میں کئی روز کام بند رہا۔ آخر ایک بوڑھے شخص اُمیہ بن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ کل صبح جو آدمی سب سے پہلے باب بنی شیبہ سے حرم میں داخل ہو، اُسے منصف اور حکم مان لیا جائے، وہ جو فیصلہ کرے اُسے مان لیا جائے۔ سب نے اس رائے کی تائید کی۔

اگلی صبح حسنِ اتفاق سے صادق و امین نبیٔ امن و آشتی ﷺ حرم میں سب سے پہلے داخل ہوئے۔ لوگوں نے آ کر آپ ﷺ کو دیکھا تو پکار اُٹھے:

((هٰذَا الْأَمِيْنُ رَضِيْنَاهُ .))

"یہ امین ہے، ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں۔"

لیکن نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اس موقع پر جو فیصلہ فرمایا وہ یہ تھا کہ تمام قبیلوں کے سرداروں کو جمع کیا۔ اپنے کندھے سے اپنی چادر اُتاری۔ اپنے دست مبارک سے اس چادر کے درمیان "حجر اسود" رکھا۔ پھر سرداروں سے فرمایا کہ:

"اب اس چادر کے کونوں کناروں کو تھام لو۔ اسے اُٹھا کر دیوار کے پاس لے چلو، جہاں اسے نصب کیا جائے گا۔"

پھر جب حجر اسود کو چادر میں رکھ کر دیوار کے قریب لایا گیا تو اُسے نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر دیوار میں نصب کر دیا۔

سیرتِ ابن اسحٰق میں ہے کہ:

((فلما توافقوا علی ذلك، ورضوا به، دخل رسول الله ﷺ ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلما رأوه قالوا: هذا الأمين قد رضينا بما قضى بيننا۔ فلما انتهى إليهم أخبروه الخبر، فقال: هلموا ثوبًا، فأتواه، فوضع رسول الله ﷺ الركن فيه بيديه ثم قال: لتأخذ كل قبيلة بناحية من الثوب، ثم ارفعوا جميعًا. فرفعوه حتى إذا بلغوا به موضعه وضعه رسول الله ﷺ بيده، ثم بنى عليه، فكان رسول الله ﷺ يسمى في الجاهلية الأمين قبل أن يوحى إليه.))

[السیرۃ النبویۃ، لابن اسحٰق، جلد اوّل، ص: 155]

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3۔ ہجرتِ حبشہ

ابتدائی دور میں جب نبی کریم ﷺ کی پرامن دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں مکے میں کچھ لوگ ایمان لے آئے تو قریش نے اُن کے لیے عرصۂ حیات تنگ کردیا۔ آغاز میں مسلمان ہونے والوں کی اکثریت معاشرے کے کمزور، غریب اور غلام افراد پر مشتمل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سردارانِ قریش نے اُن پر ظلم وستم کی انتہا کردی۔ اُن کو مارا پیٹا جاتا۔ تپتی ریت پر سخت دھوپ میں لٹایا جاتا۔ گلیوں میں گھسیٹا جاتا۔

نبیٔ رحمت ﷺ اپنے صحابہ کرام کو صبر کی تلقین فرماتے۔ مسلمان بے چین تھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ آخر نبی امن و آشتی ﷺ نے مظلوم مسلمانوں کو قریبی عیسائی ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت فرمائی اور جیسا کہ سیرتِ ابنِ ہشام میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ أَرْضُ صِدْقٍ .))

''وہ راستی کی سرزمین ہے۔''

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی اجازت سے 85 مردوں اور 17 عورتوں کا قافلہ مکے سے حبشہ ہجرت کر گیا۔ مگر قریش نے اُن کو واپس لانے کے لیے وہاں کے بادشاہ نجاشی کے پاس سفارت بھیجی۔ لیکن حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کے دربار میں یہ تقریر کی:

''اے بادشاہ! اصل بات یہ ہے کہ ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے۔ ہمسایوں سے برا سلوک کرتے تھے۔ بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا۔ طاقتور لوگ کمزوروں کا حق مار لیتے تھے۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک ایسے شخص کو نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا جسے ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے سے جانتے تھے۔ اس کی شرافت، صداقت، امانت اور حسب ونسب سے بخوبی آگاہ تھے۔ اس نبی نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا اور بتایا کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ بتوں کی پوجا نہیں کرنی چاہیے، جن کو ہمارے آباء واجداد نے خود تراشا تھا۔

اس نے ہمیں تعلیم دی کہ ہم ہمیشہ سچ بولیں، قتل و غارت نہ کریں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے اچھا سلوک کریں۔ پاک دامن عورتوں پر بری نظر نہ ڈالیں۔

اس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نماز پڑھیں اور صدقہ دیں۔ ہمیں اُس کی یہ ساری باتیں اچھی لگیں۔ ہم نے اُس کی تصدیق کی، ایک اللہ کی عبادت کرنی شروع کر دی۔ ہم اس نبی (ﷺ) کی اطاعت کرنے لگے۔ اُس نے جو چیز ہمارے لیے حرام قرار دی، ہم نے اُسے حرام سمجھا اور جسے اُس نے حلال ٹھہرایا، ہم نے اُسے حلال جانا۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی۔ اُنھوں نے ہمیں طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ ہمیں مجبور کر کے شرک اور گمراہی کی طرف واپس لوٹانا چاہا۔ جب ہم اس کے لیے تیار نہ ہوئے تو انھوں نے ہم پر بے پناہ ظلم وستم کیا۔ ہم پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ آخر ہم نے مجبور ہو کر اپنا وطن چھوڑا اور بے سروسامانی کے عالم میں آپ کے ملک میں پناہ لینے آ گئے۔ اگر ہماری قوم ہمیں ہمارے وطن میں رہنے دیتی تو ہم اپنا وطن کبھی نہ چھوڑتے۔

بادشاہِ معظم! ہم نے ساری دنیا میں صرف آپ کے ملک کو ترجیح دی۔ آپ کے زیرِ سایہ رہنا پسند کیا۔ اس اُمید پر کہ ہم تک کسی ظالم کا ہاتھ نہیں پہنچے گا۔ یہ ہے ہماری رُوداد!''

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس مختصر تقریر کا سب حاضرین پر بڑا اثر ہوا اور سناٹا چھا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

"تمہارا نبی (ﷺ)، اللہ کی طرف سے جو کتاب لایا ہے اس کا کوئی حصہ اگر یاد ہو تو سناؤ!"

اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی۔ اللہ کا کلام تھا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی پرسوز قراءت تھی اور دربارِ شاہی تھا۔ اس طرح ایک سماں بندھ گیا۔ بادشاہ پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ وہ اتنا رویا کہ اُس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

کچھ دیر کے بعد بادشاہ کہنے لگا: خدا کی قسم! یہ کلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والا کلام ایک ہی چراغ کے دو پرتو ہیں۔

اس کے بعد اُس نے قریشی سفیروں سے کہہ دیا:

"تم لوگ واپس چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے ہرگز نہیں کروں گا۔"

سیرت ابن اسحاق میں اس واقعے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

((فلما دخلوا عليه كان الذي يكلمه منهم جعفر بن أبي طالب ، فقال له النجاشي: ما هذا الدين الذي انتم عليه ، فارقتم دين قومكم ، ولا تدخلوا في يهودية ولا نصرانية ، فما هذا الدين؟ فقال جعفر:

ايها الملك ، كنا قومًا على الشرك ، نعبد الأوثان ، ونأكل الميتة ، ونسيئ الجوار ، ونستحل المحارم بعضنا من بعض في سفك الدماء وغيرها ، لا نحل شيئًا ولا نحرِّمه ، فبعث الله الينا نبيًا من انفسنا ، نعرف وفاءه وصدقه وأمانته ، فدعانا الى أن نعبد اللّٰه وحده لا شريك له ، ونصل الرحم ، ونصل الرجم ، ونُحسن الجوار ، ونصلي ونصوم ، ولا نعبد غيره .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فـقـال: هـل معك شئ مما جاء به . وقد دعا أساقفته فأمروهم فنشروا المصاحف حوله؟

فقال جعفر: نعم . قال: هلم فاتل على ماجاء به .

فـقـرأ عليه صدراً من [سورة مريم] فبكى والله النجاشي حتى اخضل لحيته ، وبكت أساقفته حتى اخضلوا مصافحم .

ثـم قـال: إن هـذا الـكـلام ليـخـرج من المشكاة التي جاء بها موسىٰ ، انـطـلـقـوا راشدين ، لا والله لا اردهم عليكم ولا انعمكم عينًا .))

السيرة النبوية لابن اسحٰق، صفحه: 249۔

غور کیجیے دینِ اسلام کی پرامن دعوت کو قریش مکہ نے کس کس حربے، ہتھکنڈے اور پرتشدد طریقے سے مٹانے کی کوشش کی، مگر نبی امن و آشتی ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے جواب میں کتنے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ امن پسندی اور صلح جوئی سے کام لیا اور ایک عادلانہ اور منصفانہ دین پر قائم رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ سراقہ بن مالک بن جعشم

نبی کریم ﷺ مکے سے مدینے ہجرت کے سفر پر تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اُن کے غلام عامر بن فہیرہ اور اُجرت پر رکھا ہوا ایک راستہ دکھانے والا قابل اعتماد کافر عبداللہ بن اُریقط آپ ﷺ کے ہمراہی تھے۔

اُدھر مشرکین نے مکہ میں اعلان کر رکھا تھا کہ جو شخص ان دونوں مہاجروں (حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) میں سے کسی کو بھی قتل کر دے یا زندہ گرفتار کر کے لائے اُسے سو (100) اونٹ کا انعام دیا جائے گا۔

کئی لوگ انعام کے لالچ میں حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے مگر ناکام ہوئے۔ ایسے ہی لوگوں میں ایک سراقہ بن مالک بن جعشم بھی تھا۔ اُسے جب خبر ملی کہ ساحل کے راستے پر ایسے ایسے دو آدمی دیکھے گئے ہیں تو وہ اسلحہ لیے گھوڑے پر سوار ہو کر تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔

سفر کے دوران میں حضور ﷺ کے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پوری طرح چوکس تھے اور چاروں طرف نظر رکھے ہوئے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھوڑا سرپٹ دوڑا چلا آ رہا ہے۔ گھبرا کر عرض کرتے ہیں:

"یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ہمارے سر پر آ گیا۔"

نبی کریم ﷺ نے اطمینان سے فرمایا:

"فکر اندیشہ نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

جب سراقہ قریب آ گیا تو اچانک اُس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور اُس کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ سراقہ نے تین بار کوشش کی کہ کسی طرح اس کا گھوڑا آگے بڑھے مگر ہر مرتبہ اُسے ناکامی ہوئی اور گھوڑا زیادہ زمین میں دھنستا چلا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر کار وہ گھوڑے سے اُتر گیا اور بے بسی کے عالم میں معافی اور تحریری امان کا خواستگار ہوا۔ نبی امن و آشتی ﷺ نے اُسے امان دے دی۔ آپ ﷺ چاہتے تو اسے موقع پر قتل کر سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے اُس کی جان بخشی کی۔ آپ ﷺ کے حکم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے پر امن کی تحریر لکھ دی۔

سراقہ نے وعدہ کیا کہ وہ واپسی پر کسی اور کو آپ ﷺ کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا۔ جو کوئی اُسے راستے میں ملے گا، اُسے بھی واپس لوٹا دے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔

صحیح بخاری میں حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کی روایت سے سراقہ کا واقعہ اس طرح موجود ہے:

((وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ......شَكَّ زُهَيْرٌ ...... فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِيْ، فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ: وَوَفَى لَنَا.))

[صحيح بخاري، كتاب المناقاب، باب علامات النبوة في الاسلام، حديث: 3615]

نبی کریم ﷺ نے سراقہ کو یہ بشارت بھی دی تھی کہ:

”اے سراقہ! اُس وقت تیری کیا شان ہوگی جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا!“

حضور ﷺ کی یہ پیش گوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں پوری ہوگئی۔ جب ایران فتح ہوا اور وہاں کا مالِ غنیمت مدینے لایا گیا تو اس میں کسریٰ (بادشاہ) کے سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو طلب کر کے یہ کنگن اُسے پہنائے۔

سراقہ کا یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ نبی امن و آشتی ﷺ اپنے جانی دشمنوں کے لیے بھی سراپا امن و امان اور عفو و درگذر کے پیکر تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

5۔ میثاقِ مدینہ

نبی اکرم ﷺ کی امن پسند اور صلح جو شخصیت کا ایک اور واقعہ ملاحظہ ہو:

ہجرت کے پہلے سال ہی نبی امن و آشتی ﷺ نے تمام اہلِ مدینہ جن میں مسلمان، یہودی اور مشرکین شامل تھے، کے درمیان ایک معاہدہ قائم کیا جو تاریخ میں میثاقِ مدینہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس معاہدے میں نسل اور مذہب کے اختلاف کے باوجود ایک متحدہ قومیت کا تصور تھا۔ جس کا مقصد باہمی حقوق کی پاسداری اور امن کا قیام تھا۔ گویا یہ ایک پرامن بقائے باہمی کا معاہدہ تھا۔ ''رحمتہ للعالمین'' کے مصنف قاضی سلیمان منصور پوری نے میثاقِ مدینہ کو بجا طور پر ''استحکامِ امن کے لیے بین الاقوامی معاہدہ'' کا نام دیا ہے اور اپنی مذکورہ کتاب میں اس کا یہی عنوان قائم کیا ہے۔

اس معاہدے کے اہم نکات یہ تھے:

1: یہ تحریر محمد النبی ﷺ کی جانب سے مسلمانوں کے درمیان جو قریش یا یثرب کے باشندے ہیں اور اُن لوگوں کے درمیان جو مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے اور کاروبار میں اُن کے شریک ہیں، کو شامل ہے۔

2: کہ یہ سب لوگ ایک ہی قوم سمجھے جائیں گے۔

3: بنی عوف کے یہودی مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم شمار ہوں گے۔

4: اس معاہدہ کرنے والی قوموں کے خلاف جو کوئی جنگ کرے گا تو یہ سب مل کر اُس کا مقابلہ کریں گے۔ مسلمان بھی ان کے مددگار رہوں گے۔

5: معاہدے میں شامل اقوام کے باہمی تعلقات، باہمی خیر خواہی، خیر اندیشی اور فائدہ رسانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہوں گے۔ایک دوسرے کونقصان پہنچانے یا گناہ کے نہ ہوں گے۔

6: بیرونی حملے کی صورت میں یہودی اور مسلمان مشترکہ طور پر مصارفِ جنگ برداشت کریں گے۔

7: یہودیوں کے حلیفوں کو بھی یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔

8: کوئی فریق اس معاہدے کے خلاف ورزی نہ کرے گا۔

9: مظلوموں کی مدد کی جائے گی۔

10: مدینے میں قتل وغارت کرنا اس معاہدے میں شامل تمام اقوام پر حرام ہے۔

11: اس معاہدے میں شامل فریقوں کے درمیان کوئی جھگڑا یا اختلاف پیدا ہوگا، جس میں کسی فتنے فساد کا اندیشہ ہوگا تو ایسے ہر معاملے کا فیصلہ اللہ اور اُس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ اس تحریری معاہدے میں یہ بھی شامل تھا کہ:

1: دیت (خون بہا) اور فدیے کا پرانا طریقہ بحال رہے گا۔

2: یہودیوں کو اپنے مذہبی معاملات میں پوری آزادی حاصل ہوگی۔

3: مشرکین قریش کو کوئی فریق امان نہیں دے گا۔

4: اگر ایک فریق کسی دشمن سے صلح کرے گا تو دوسرا بھی اس صلح میں شامل سمجھا جائے گا البتہ مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ سمجھی جائے گی۔ (ابن ہشام)

"میثاقِ مدینہ" کا یہ معاہدہ نبی امن و آشتی ﷺ کی حکمت اور امن پسندی کی روشن دلیل ہے۔اس کے نتیجے میں:

1: مدینے کا معاشرے دفاعی لحاظ سے ایک متحدہ اور مضبوط قوت بن گیا۔

2: اس معاشرے میں سیاسی طور پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے قانون کی بالادستی قائم ہوئی۔

3: سیاسی، عدالتی اور قانونی لحاظ سے آخری اختیار نبی امن و آشتی ﷺ کو حاصل ہوگیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6۔ دو یہودی قبائل میں صلح

مدینے کے دو یہودی قبائل بنونضیر اور بنوقریظہ کے درمیان دِیت (خون بہا) کے بارے میں غیر مساوی قانون رائج تھا۔ اگر بنونضیر کا کوئی شخص بنوقریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو قاتل سے سو (100) وسق دیت لی جاتی تھی۔ لیکن جب بنوقریظہ کا کوئی فرد بنونضیر کے کسی فرد کو قتل کرتا تو اُسے صرف 50 وَسق دیت دینی پڑتی تھی۔ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ بنوقریظہ زیادہ طاقتور تھے اور بنونضیر کمزور تھے۔ اس طرح طاقتور کی دیت کمزور کی دیت سے دُگنی تھی۔ یہ رسم ناانصافی، ظلم اور عدمِ مساواتِ انسانی کی بدترین مثال تھی۔

مگر جب مدینے میں نبی امن و آشتی ﷺ کی آمد کے بعد اسلامی نظامِ عدل قائم ہو گیا تو اس کا اثر یہ ہوا کہ جب بنونضیر کے ایک شخص نے بنوقریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو بنونضیر نے اس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کی۔ دُگنی دیت دینے سے انکار کر دیا اور برابری کا حق تسلیم کرانے کی کوشش کی۔ اب اُن کے لیے نبی کریم ﷺ کا قائم کردہ مساوی نظامِ عدل ایک سہارا بن گیا۔ دونوں قبیلوں کے درمیان جھگڑا بڑھ گیا جس سے باہم جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

آخر دونوں قبیلے اس بات پر راضی ہو گئے کہ اپنا معاملہ نبی امن و آشتی ﷺ کے سامنے پیش کریں۔ آپ ﷺ جو فیصلہ فرمائیں، اُسے مان لیا جائے۔

جب یہ مقدمہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق دونوں قبیلوں کی دیت برابر قرار دی اور انصاف کے دونوں پلڑوں کو برابر کر دیا جس سے جھگڑا ختم ہو گیا۔ (ابن کثیر۔ سیرت ابن ہشام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7۔ یہودیوں کی ایک اشتعال انگیزی

مدینے کے یہودیوں کو اسلام کی ترقی میں اپنا زوال نظر آیا تو انھوں نے نبی کریم ﷺ اور دین اسلام کے خلاف سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ پر بے سروپا الزامات لگاتے ہوئے، آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلام کرتے۔ اسلامی تعلیمات کا مذاق اُڑاتے اور ان کے باہمی تعلقات میں رخنہ اندازی کر کے اُن کو باہم لڑانے کی کوشش کرتے۔

زمانۂ جاہلیت میں انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد یہ باہم شیر وشکر ہو گئے اور بھائی بھائی بن گئے۔ قرآنِ مجید میں اس کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

﴿ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ﴾ [آل عمران:103]

"اور تم اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی اور تم اللہ کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔"

مدینے کے یہودیوں نے یہ سازش کی کہ اگر اوس اور خزرج کو آپس میں لڑا دیا جائے تو اسلام کی بربادی کا سامان ہو جائے گا۔

چنانچہ ایک دفعہ جب دونوں قبیلے کے لوگ ایک مجلس میں بیٹھے تھے تو یہودیوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اُن میں جا کر اوس اور خزرج کے درمیان ہونے والی قدیم جنگ بعاث کا ذکر چھیڑ دیا تا کہ دونوں قبیلوں میں نفرت اور دشمنی کے جذبات کو اُبھارا جا سکے۔ یاد رہے کہ جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعاث کئی برسوں پر محیط ان دونوں قبیلوں کی جنگ تھی، جس نے ان کی قوت کمزور کر دی تھی۔

اس لڑائی کا ذکر چھڑتے ہی دونوں قبیلوں کے افراد کو پرانے واقعات یاد آ گئے اور باہم دشمنی کی دبی آگ بھڑک اٹھی۔ آپس میں تکرار ہونے لگی اور پھر دونوں کی تلواریں نیام سے باہر نکل آئیں۔

جب نبی امن و آشتی ﷺ کو اس صورتِ حال کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ فوراً موقع پر پہنچے اور دونوں قبیلوں کے افراد کو وعظ و نصیحت کر کے ٹھنڈا کیا اور ان کو باہم خون ریزی سے بچالیا۔

قرآنِ مجید کی درج ذیل آیت کا شانِ نزول یہی واقعہ بیان کیا گیا ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ كَٰفِرِينَ ۝﴾ [آل عمران:100]

"اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب کے ایک گروہ کا کہا مانو گے تو وہ تمھیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کفر کی حالت میں دھکیل دیں گے۔"

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 230]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8۔ منافق عبداللہ بن اُبی کی گستاخی

غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک مقام پر کچھ مشرکین، منافقین، یہود کے ساتھ کچھ مسلمان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کی سواری کے چلنے سے کچھ گرد و غبار اُڑا تو وہاں بیٹھے رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی نے اپنے منہ پر کپڑا ڈالتے ہوئے حقارت سے بولا:

''گرد و غبار نہ اُڑاؤ۔''

جواب میں نبی امن و آشتی ﷺ نے مجمع کو سلام کیا اور قرآنِ مجید کی چند آیات سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن اُبی گستاخانہ طور پر کہنے لگا:

مجھے تمہاری باتیں پسند نہیں ہیں۔ اگر تمہاری باتیں سچی بھی ہیں تو ہماری مجلس میں آ کر ہمیں نہ سنایا کرو۔

وہاں بیٹھے چند مسلمان عبداللہ بن اُبی کی اس گستاخی پر سخت برہم ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون ہو جاتا۔ لیکن نبی امن و آشتی ﷺ نے صورتِ حال پر قابو پاتے ہوئے دونوں فریقوں کو ٹھنڈا کیا۔

اس واقعے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ امن پسند تھے اور آپ کو لڑائی جھگڑا ناپسند تھا۔

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 181]

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

9۔غزوۂ بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک

نبی کریم ﷺ نے غزوۂ بدر کے ستر (70) مشرکین قیدیوں کو صحابہ کرام میں تقسیم کر دیا اور تاکید فرمائی کہ ان سے اچھا سلوک کیا جائے۔

چنانچہ صحابہ کرام نے فرمانِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے تمام قیدیوں کو ہر ممکن سہولت اور آرام سے نوازا۔

ان قیدیوں میں سے ایک کا نام ابوعزیز تھا۔ اُس کا بیان ہے کہ مجھے جن انصاریوں کے سپرد کیا گیا وہ تنگ دست لوگ تھے۔ اُن کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہ تھی۔ وہ خود کھجوروں پر گزارہ کرتے اور مجھے روٹی پکا کر کھلاتے تھے۔ اس صورتِ حال میں مجھے شرم آتی تھی۔ اگر میں کھانا واپس کرنے کی کوشش کرتا تو وہ اُسے ہاتھ نہ لگاتے۔ (سیرت ابن ہشام)

اپنے جانی دشمنوں سے ایسا سلوک چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے بعض قیدیوں کو جن کے پاس کپڑے نہ تھے، کپڑے بھی دلائے۔ آپؐ کے چچا حضرت عباس ایسے قیدی تھے، جن کے جسم پر کسی کا لباس پورا نہ آتا تھا۔ ان کے لیے عبداللہ بن اُبی کا لمبا کرتا لایا گیا جو اُن کو پورا آ گیا۔

نبی کریم ﷺ نے منافق عبداللہ بن اُبی کے اس احسان کا بدلہ اس طرح چکایا کہ اُس کے مرنے پر اپنی قمیص اس کے کفن میں عطا کر دی۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ ......))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحيح بخاري، كتاب الجنائز، حديث : 1269]

قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک میں مساوات کا اصول قائم رکھا گیا نبی کریم ﷺ نے اپنے رشتہ دار قیدیوں اور غیر رشتہ دار قیدیوں میں کوئی امتیاز نہ رکھا، بلکہ سب کو یکساں سہولتیں فراہم کیں۔ آپ ﷺ کے چچا عباس ہاتھ پاؤں کی بندشوں سے بہت تکلیف محسوس کر رہے تھے اور درد سے کراہ رہے تھے۔ ان کے کراہنے سے نبی کریم ﷺ کو نیند نہ آتی تھی اور آپ مضطرب پھر رہے تھے۔ کسی صحابی نے حضور ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کیا: کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ بے قرار نظر آتے ہیں؟ فرمایا: مجھے عباس کے کراہنے نے بے تاب کر رکھا ہے۔ اُس صحابی نے چپکے سے جا کر حضرت عباس کی بندشیں ڈھیلی کر دیں۔ اس کے کچھ دیر بعد تک حضور ﷺ نے اُس صحابی سے فرمایا: معلوم نہیں اب عباس کا کراہنا کیسے ختم ہو گیا ہے۔

صحابی نے عرض کیا: میں اُن کی بندشیں ڈھیلی کر آیا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح دوسرے تمام قیدیوں کی بندشیں بھی ڈھیلی کر دی جائیں۔

عربوں میں رواج تھا کہ جنگی قیدیوں کو یا تو انتہائی اذیت ناک طریقے سے قتل کر دیتے یا ہمیشہ کے لیے غلام بنا لیتے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیتے اور کبھی قیدیوں کا تبادلہ کر لیتے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ ان کے بارے میں کیا کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ تمام قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ان کو فدیہ دے کر چھوڑ دیا جائے۔

نبی امن و آشتی ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی اور آپ ﷺ نے کئی قیدیوں سے فدیہ لے کر اُن کو چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ اپنے رشتہ دار قیدیوں سے بھی فدیہ لیا، جن میں حضرت عباس بھی شامل تھے۔

ایک شاعر ابوعزہ کو اُس کی تنگ دستی کی وجہ سے بغیر فدیہ لیے رہا کر دیا گیا۔

پڑھے لکھے نادار قیدیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ مسلمانوں کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو اُن کو رہا کر دیا جائے گا۔ اس کے نتیجے میں کئی قیدی رہا ہوئے۔ مشہور صحابی سیّدنا زید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بھی اُن بچوں میں شامل تھے، جن کو کسی قیدی نے لکھنا پڑھنا سکھا دیا تھا۔

ابوسفیان کے اسیر بیٹے عمر کو ایک بزرگ صحابی سعد ابن نعمان رضی اللہ عنہ کے تبادلے میں رہا کیا گیا۔

نبی امن و آشتی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح غزوۂ بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک کیا، وہ بے مثال ہے۔

اس کے برعکس آج کا ''مہذب'' امریکہ اور اُس کے اتحادی مسلمان جنگی قیدیوں سے جو انسانیت سوز سلوک کر رہے ہیں، اُس پر عراق کی ابوغریب جیل کے در و دیوار، افغانستان کی شبرغان جیل اور کیوبا کے گوانتانامو بے جزیرے کا ایکسرے کیمپ نوحہ کناں ہیں۔ امن کا عالمی ٹھیکیدار امریکہ پوری دنیا میں بدامنی کا باعث بنا ہوا ہے اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف صلیبی جنگ کا نعرہ لگانے والا امریکہ خود عالمی دہشت گرد بن چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

10۔ عمیر بن وھب

عمیر بن وھب اور صفوان بن امیہ کی سازش کا درج ذیل واقعہ بھی حضور ﷺ کی امن پسندی اور رحم دلی کی دلیل ہے۔

عمیر نامی ایک مشرک مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ وہ مکے میں مسلمانوں کو اذیتیں دیا کرتا تھا۔ اُس کا اپنا بیٹا وہب غزوۂ بدر میں گرفتار ہوا تو اسے سخت پریشانی لاحق ہوئی۔

ایک روز وہ اور ایک اور مشرک صفوان مکے میں بیٹھے جنگ بدر کے بارے میں باتیں کرنے لگے کہ ہمارے قریش کے بڑے بڑے سردار اس جنگ میں مارے گئے ہیں۔ ان کی ہلاکت ہمیں بہت افسوس ہے۔

پھر صفوان کہنے لگا:

"واللہ! ان بڑے بڑے سرداروں کے مرجانے کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں رہا۔"

عمیر بولا:

"تم سچ کہتے ہو۔ ہائے افسوس اگر میرے اوپر لوگوں کا قرض نہ ہوتا اور یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میرے بعد میرے اہل وعیال کا کیا بنے گا تو میں اپنے قیدی بیٹے (عمیر) کو چھڑانے کے بہانے مدینے چلا جاتا اور (معاذ اللہ) جا کر محمد کو قتل کر دیتا۔"

صفوان کا اپنا باپ اور بھائی غزوۂ بدر میں ہلاک ہوئے تھے۔ اس نے انتقام لینے کی خاطر موقع غنیمت سمجھتے ہوئے کہا:

"اے عمیر! اگر تم مدینے جا کر یہ کام کر دو تو میں تمہارا سارا قرضہ اُتار دوں گا اور تمہارے بال بچوں کی پرورش بھی کرتا رہوں گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر عمیر آمادہ ہو گیا لیکن اس نے صفوان کو تاکید کر دی کہ اس منصوبے کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

اپنے ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لیے عمیر تلوار گلے میں حمائل کیے اونٹ پر سوار ہو کر مدینے پہنچ گیا۔ وہاں اچانک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھ لیا اور فوراً جا کر نبی کریم ﷺ کو اطلاع کر دی کہ:

"یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کا دشمن عُمیر آیا ہوا ہے اور اس کے گلے میں تلوار بھی لٹک رہی ہے۔"

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے اطمینان سے جواب دیا: "کوئی بات نہیں، اُسے آنے دو۔"

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر کو گردن سے پکڑا اور اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ چند اور صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "عمر اسے چھوڑ دو۔" اور عمیر سے فرمایا: "آگے قریب آؤ۔" عمیر آگے بڑھ کر زمانۂ جاہلیت کا یہ سلام کہتے ہوئے بولا: ((أَنْعِمُوْا صَبَاحًا .)) ...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہمیں اللہ نے صبح بخیر سے بہتر سلام عطا فرمایا ہے۔ مگر تم بتاؤ کیسے آنا ہوا؟ عمیر بولا: اپنے بیٹے وہب کو قید سے چھڑانے کے لیے آیا ہوں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: پھر یہ تلوار کس لیے اُٹھا رکھی ہے؟ عمیر نے بات کا رُخ بدلتے ہوئے کہا: لعنت ہو تلوار پر۔ بدر کی جنگ میں ہمیں ان تلواروں نے کیا فائدہ پہنچایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عمیر! سچ سچ بتاؤ تم کس مقصد کے لیے آئے ہو؟ عمیر نے جواب دیا: میں سچی بات کہہ رہا ہوں کہ اپنے بیٹے وھب کو قید سے چھڑانے کے لیے آیا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہیں عمیر! تمہارے آنے کا مقصد یہ نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ مکے میں فلاں مقام پر تم اور صفوان نے پہلے جنگ بدر کے بارے میں باتیں کیں، پھر تم نے اُس سے کہا کہ اگر مجھے اپنے قرضے اور اہل و عیال کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں جا کر محمدؐ کو قتل کر دیتا۔ صفوان نے تمہارے قرضے کی ادائیگی کا ذمہ بھی لیا اور تمہارے بال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی کفالت کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ درحقیقت تم مجھے قتل کرنے آئے ہو۔"

جب عمیر نے اپنے خفیہ منصوبے کی یہ حرف بحرف روائیداد سنی تو حیران رہ گیا۔ وہ پکار اُٹھا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ہم آپ ﷺ کو اس سے پہلے وحی کے بارے میں جھٹلاتے تھے۔ لیکن میری اور صفوان کی بات چیت اتنی پوشیدہ تھی کہ ہم دونوں کے سوا کسی کو اس کا علم نہ تھا۔ یقیناً اللہ نے آپ کو آگاہ کیا ہوگا۔ شکر ہے اس بہانے مجھے ہدایت مل گئی۔"

نبی امن و آشتی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

"یہ اب تمہارا بھائی ہے۔ اسے کچھ نہ کہو۔ اسے دین کی تعلیم دو۔"

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! میں پہلے اسلام کا مخالف تھا، لیکن اب دل و جان سے عمر بھر اسلام کی تبلیغ کرتا رہوں گا اور مکے والوں کو بھی ایمان کی دعوت دوں گا۔"

حضور ﷺ نے اُسے اجازت عطا فرمائی۔

دوسری طرف صفوان خوش تھا۔ وہ لوگوں سے کہتا پھرتا تھا تم لوگ عنقریب خوشخبری سنو گے۔ لیکن جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انھوں نے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ صفوان سے کہہ دیا کہ تم ہمارے معزز سردار ہو، مگر بتاؤ کہ بے جان پتھروں کو پوجنا کون سی عقل مندی ہے۔ بت پرستی کوئی مذہب نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

[ور من حیاة الصحابة از الدکتور عبدالرحمٰن رأفت پاشا، صفحہ: 33 تا 39]

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 194]

یہ سن کر صفوان کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔

اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی امن و آشتی ﷺ اپنے جانی دشمن اور قاتل پر بھی رحم کرتے، اُسے معاف کرتے اور اُسے امن و امان کی نعمت سے سرفراز فرماتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11- صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ کا معاہدہ بھی نبیِ امن و آشتی ﷺ کی امن پسندی اور صلح جوئی کا نمونہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے ہیں۔ صحابہ کرام نے سر منڈوا لیے یا بال کٹوا لیے اور سب نے قربانی کی ہے۔

جب حضور ﷺ نے اپنا یہ خواب صحابہ کرام کو سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ خیال ہوا کہ یہ واقعہ اسی سال ظہور پذیر ہوگا۔ چونکہ نبیوں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ اس لیے سب نے تیاری شروع کردی۔ خانہ کعبہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور وطن کی یاد بھی ستانے لگی۔

یکم ذی قعدہ 6 ہجری (مارچ 628ء) کو حضور ﷺ عمرے کے ارادے سے مدینے سے نکلے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ چودہ سو (1400) صحابہ کرام تھے۔ صرف تلواریں ساتھ لی گئیں، جو عام طور پر عرب کے مسافروں کے پاس ہوتی تھیں۔ قربانی کے جانور بھی ہمراہ تھے۔

مدینے سے روانہ ہونے کے بعد ذوالحلیفہ میں قیام کیا گیا۔ وہیں ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ عمرے کا احرام باندھا گیا۔ تلبیہ پڑھ کر قربانی کے جانوروں کو پٹے پہنا کر نشان زد کیا گیا۔

یہ حرمت اور عمرے کا مہینہ تھا۔ احرام باندھ کر آنے والوں کو خانہ کعبہ سے روکنے کا کسی کو حق نہ تھا۔ اس موقع پر قریش سخت کشمکش میں تھے۔ مسلمانوں کو روکنے کا مطلب قتال کی دعوت تھی اور ماہِ حرام کی حرمت کی پامالی کا ڈر بھی تھا۔ آخر مشورہ ہوا کہ مسلمانوں کو ہر قیمت پر روکا جائے گا۔

جب حضور ﷺ کو ان کے اس اِرادے کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"قریش کا برا ہو۔ ان کو جنگ کھا گئی ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا:

"ہم بیت اللہ کی زیارت کے لیے نکلے ہیں، اگر کوئی رکاوٹ ڈالے گا تو اسے راہ سے ہٹا دیں گے۔"

سب نے اس رائے کی تائید کی۔

نبی کریم ﷺ نے سفر جاری رکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرام حدیبیہ کے مقام پر پہنچ گئے۔ اگرچہ راستے میں خالد بن ولید دو سو سواروں کے دستے کے ساتھ گھات میں بیٹھے تھے، مگر مسلمانوں نے راستہ تبدیل کر کے حدیبیہ پر پڑاؤ ڈال دیا۔ (حدیبیہ کو آج کل شمیسہ کہتے ہیں۔) وہاں کے کنوئیں میں پانی کم تھا۔ حضور ﷺ کی دُعا سے بارش ہوگئی اور کنوئیں اور گڑھے پانی سے بھر گئے۔

نبی امن و آشتی ﷺ نے حضرت خراش بن اُمیہ خزاعی کو قریش کے پاس بھیجا تاکہ وہ اُن کو مسلمانوں کی آمد کے مقصد سے آگاہ کریں کہ جنگ مقصود نہیں ہے، صرف عمرہ کرنے کی نیت ہے۔ مگر قریش نے حضرت خراش رضی اللہ عنہ کی سواری کا اونٹ ہلاک کر دیا اور وہ خود اپنی جان بچا کر واپس آ گئے۔

مکے کے مضافات میں بنو خزاعہ کا قبیلہ مسلمانوں کا حلیف اور ہمدرد تھا۔ اُن کا سردار بدیل چند افراد کے ساتھ حدیبیہ پہنچ کر نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ قریش اس پر بضد ہیں کہ آپ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو زیارت بیت اللہ سے روکیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے۔ ہمارا مقصد صرف عمرہ کرنا ہے۔ قریش چاہیں تو کچھ مدت مقرر کر لیں تاکہ باہم جنگ کی نوبت نہ آئے۔ وہ ہمارے کام اور عبادت میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ مجھے دوسرے مشرکین سے لڑنے کے لیے چھوڑ دیں۔ اگر میں مغلوب ہوگیا تو ان کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اگر غالب آ گیا تو پھر وہ اسلام قبول کر لیں۔ اللہ کی قسم! اگر قریش نے میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کش نہ مانی تو میں اللہ کی راہ میں لڑتا رہوں گا۔ پھر یا تو اللہ تعالیٰ اس دین حق کو غالب فرمائے گا یا میں اس راہ میں قربان ہو جاؤں گا۔"

یہ ساری گفتگو بدیل نے قریش کو جا کر بتا دی، مگر اُنھوں نے اُسے مسلمانوں کا حلیف سمجھ کر صلح کی پیشکش ٹھکرا دی۔

پھر قریش نے مذاکرات کے لیے بنوثقیف کے سردار عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا نمائندہ بنا کر نبی کریم ﷺ کی طرف بھیجا۔ عروہ نے آ کر دیکھا کہ قربانی کے جانور اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ مسلمان احرام باندھے ہوئے ہیں۔ لڑائی کا کوئی امکان نہیں۔ نبی اکرم ﷺ چند صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ کچھ پہرے دار تلوار لیے کھڑے ہیں۔

عروہ بہت عقل مند تھا، اُس نے جب یہ منظر دیکھا تو سمجھ گیا کہ مسلمانوں کا ارادہ جنگ کا نہیں ہو سکتا، پھر کہنے لگا:

"اے محمدؐ! اگر آپؐ نے اپنی ہی قوم کو تباہ کر دیا تو یہ کون سا اچھا کام ہوا۔ یہ جو سر پھرے سے کچھ لوگ آپؐ نے جمع کر رکھے ہیں یہ سب آپ کو چھوڑ جائیں گے اور آپؐ تنہا رہ جائیں گے۔"

یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اُنھوں نے سخت الفاظ میں عروہ کو ڈانٹا۔ عروہ عربوں کے بے تکلف انداز میں بات چیت کے دوران کبھی اپنا ہاتھ حضور ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھا دیتا تو پاس کھڑے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تلوار کی نوک سے اس کا ہاتھ ہٹا دیتے۔

نبی کریم ﷺ نے عروہ کے سامنے اپنا مؤقف واضح کر دیا۔ عروہ نے ساری صورتِ حال کا جائزہ لیا تو بہت متاثر ہو کر واپس چلا گیا۔ اُس نے قریش کو بتایا کہ اطاعت و محبت کا جو منظر میں نے دیکھا ہے، وہ بڑے بڑے بادشاہوں کے ہاں بھی نہیں ہوتا۔ محمدؐ کے ساتھی تو اُن پر جان چھڑکتے ہیں۔ ایک اشارے پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اُن کے سامنے کوئی اونچی آواز سے نہیں بولتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروہ کی گفتگو سن کر قریش کے بعض حلیفوں نے قریش کا ساتھ چھوڑ دیا۔ مگر قریش لڑائی کا تہیہ کر چکے تھے۔

آخر نبی امن و آشتی ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر قریش کے پاس گفتگو کے لیے بھیجا۔

لیکن قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روک لیا اور ایک گھر میں قید کر دیا۔ یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس سے مسلمانوں میں بے چینی پھیلی۔ نبی اکرم ﷺ نے فوراً صحابہ کرام کو جمع کیا اور فرمایا:

"ہم اس مقام سے اس وقت تک ٹل نہیں سکتے جب تک ان سے قصاص نہ لے لیں۔"

پھر حضور ﷺ نے ببول کے درخت کے نیچے اس کے لیے باری باری چودہ سو صحابہ کرامؓ سے بیعت لی۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر بیعت فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا:

"آج کے دن تم لوگ تمام زمین والوں سے افضل ہو۔"

تاریخ اسلام میں یہ بیعت "بیعتِ رضوان" کہلاتی ہے۔ جب قریش کو اس بیعت کی خبر ہوئی تو اُنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فوری طور پر واپس روانہ کر دیا کیوں کہ وہ بھی لڑنے سے کتراتے تھے۔

اس کے بعد صلح کے لیے قریش نے سُہیل بن عمرو کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ گفتگو کے بعد معاہدے کی کچھ شرائط پر اتفاق ہوا تو سہیل نے کہا کہ ان شرطوں کو لکھوا دیا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ معاہدے کی شرائط تحریر کر دیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھو۔" اس پر قریش کے نمائندے سہیل نے اعتراض کیا کہ ہم کسی رحمان و رحیم کو نہیں جانتے۔ دستور کے مطابق بِاسۡمِكَ اللّٰهُمَّ لکھا جائے۔ حضور ﷺ نے اُس کا یہ مطالبہ مان لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ لکھا جائے کہ ”یہ معاہدہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو کے درمیان طے پایا ہے۔“ اس پر سہیل بولا کہ ”اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مان لیں تو پھر ہمارا اور آپ کا جھگڑا کیا ہے؟ آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھوائیں۔

چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ لکھ چکے تھے، اس لیے فرطِ ادب میں اپنے ہاتھ سے یہ الفاظ مٹانا اُن کو گوارا نہ ہوا۔ لیکن حضور ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے وہ الفاظ مٹا دیے اور صرف ”محمد بن عبداللہ“ لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام کو سہیل کی زیادتیوں پر سخت غصہ آیا مگر وہ حضور ﷺ کے احترام میں خاموش تھے۔

صلح حدیبیہ کے اس معاہدے کی شرائط حسب ذیل تھیں:

1: فریقین دس سال تک جنگ سے باز رہیں گے۔

2: قبائل عرب آزاد ہوں گے کہ وہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں حلیفانہ تعلقات قائم کر لیں۔

3: محمدؐ اور اُن کے ساتھی اس سال واپس چلے جائیں اور اگلے سال عمرے کے لیے آئیں۔ وہ اپنی تلواریں نیام میں رکھیں گے اور مکے میں صرف تین دن قیام کریں گے۔

4: قریش کے تجارتی قافلوں کو مدینے کی حدود میں امان حاصل ہوگی۔

5: اگر قریش کا کوئی آدمی بغیر اجازت مکے سے مدینے چلا جائے تو اسے واپس بھیجا جائے گا، لیکن اگر کوئی مسلمان مکے میں آ جائے تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

سیرت ابن اسحاق میں یہ واقعہ یوں لکھا ہوا ہے:

((قال: ثم دعا رسول الله ﷺ علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، فقال: اكتب: بسم الله الرحمن الرحيم، قال: فقال سهيل: لا أعرف هذا، ولكن اكتب باسمك اللهم، فقال رسول الله ﷺ، اكتب: هذا ما صالح عليه محمد رسول الله ﷺ سهيل بن عمرو، قال، فقال سهيل: لو شهدت أنك رسول الله لم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أقاتلك، ولكن اكتب اسمك واسم أبيك، قال: فقال: رسول الله ﷺ: اكتب: هذا ما صالح عليه محمد ابن عبدالله سهيل بن عمرو، اصطلحا على وضع الحرب عن الناس عشر سنين يأمن فيه الناس ويكف بعضهم عن بعض، على أنه من أتى محمدًا من قريش بغير اذن وليه رده عليهم، ومن جاء قريشًا ممن مع محمد لم، وانه من أحب أن يدخل فى عقد محمد وعهده دخل فيه، ومن احب أن يدخل فى عقد قريش وعهدهم دخل فيه.))

[السيرة النبوية لابن اسحق، جلد دوم، صفحه: 462]

صحابہ کرام کو یہ شرطیں سخت ناگوار تھیں۔ وہ اسے اپنی کمزوری سمجھتے تھے اور قریش کی زیادتی قرار دیتے تھے۔

ابھی یہ معاہدہ لکھا جارہا تھا کہ مکے کے ایک مسلمان ابوجندلؓ، جو کہ قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو کے بیٹے تھے، بیڑیاں پہنے کسی طرح وہاں پہنچ گئے۔ اسلام لانے کی پاداش میں اُن کو قید کر کے زدوکوب کیا گیا تھا۔ اُن کی مظلومی دیکھ کر ہر کسی کو اُن پر ترس آرہا تھا۔ باپ نے بیٹے کو دیکھ کر طمانچہ مارا۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ سہیل نے کہا کہ معاہدے کی رُو سے آپ لوگ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو مدینے نہیں لے جاسکتے، اسے واپس کرنا ہوگا۔ حضور ﷺ نے معاملے کو سلجھانے کی کوشش کی، مگر سہیل نہ مانا۔ آپ ﷺ نے بڑے مقصد کی خاطر ابوجندل رضی اللہ عنہ کی مظلومیت گوارا کی۔ اُن کو صبر کی تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کوئی راہ ضرور نکالے گا۔

صحابہ کرام کے لیے یہ صورتِ حال ناقابل برداشت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ رہا گیا، اُنھوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ گفتگو کی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ اللہ کے رسول نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: کیوں نہیں۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا ہم مسلمان نہیں؟

فرمایا: کیوں نہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا وہ لوگ مشرکین نہیں؟

فرمایا: وہ مشرک ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: پھر ہم کیوں دین کے بارے میں اُن سے دب کر معاملہ کریں اور اُن کی ذلت آمیز شرائط کو تسلیم کریں؟

فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں وہی کرتا ہوں جو اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ میرا عمل ضائع نہ ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا ہم خانہ کعبہ جا کر عمرہ کرسکیں گے؟

فرمایا: بے شک، لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال یہ سب کچھ ہوگا۔ اے عمرؓ! غم نہ کرو۔ تم ضرور زیارتِ بیت اللہ کرو گے۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔ نیک نیتی کے باوجود اسے گستاخی سمجھ کر بعد میں اس کا کفارہ ادا کرتے رہے۔

معاہدہ مکمل ہوگیا۔ اب ارشاد ہوا کہ قربانی کے جانوروں کو ذبح کرو۔ حلق کراؤ اور احرام اُتاردو۔ لیکن صحابہ کرام پر غم و رنج کا اتنا غلبہ تھا کہ اس حکم کی تعمیل میں اُٹھ نہ سکے۔ حضور ﷺ نے یہ حکم تین بار دیا مگر ہر بار اس پر تعمیل نہ ہوئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضور ﷺ اپنی قیام گاہ میں آئے۔ اپنی زوجہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ اُنھوں نے مشورہ دیا کہ آپ ﷺ اپنے اونٹوں کی قربانی کردیں اور حلق کرا کر احرام اُتاردیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر صحابہ کرام نے بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر ویسا ہی کرنا شروع کردیا۔

سب نے اپنی اپنی قربانی کے جانور ذبح کیے اور حلق کرایا۔

حدیبیہ میں چند روز قیام کیا گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ واپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدینے روانہ ہوگئے۔

راستے ہی میں سورۃ الفتح نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ کے معاہدے کو قرآن نے ''فتحِ مبین'' قرار دیا۔لیکن صحابہ کرام کو ابھی تک اطمینان نہ تھا کہ یہ صلح فتحِ مبین کیسے ہوگئی؟ بعد میں حالات نے ثابت کردیا کہ یہ واقعی ''فتحِ مبین'' تھی اور پھر صحابہ کرام کو بھی اس پر اطمینان حاصل ہوگیا۔

ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ: ''یہی صلح حدیبیہ ہے، جسے عہدِ نبوی کی سیاستِ خارجہ کا شاہکار کہنا چاہیے۔''

میجر جنرل اکبر خان نے اپنی کتاب ''حدیثِ دفاع'' میں لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ میں نبی اکرم ﷺ کا طریقِ عمل دفاعی نقطہ نظر سے زمانۂ حاضر کا ''بالواسطہ اپروج'' (Indirect Approach) ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کے خلاف ایسی چال چلی جائے کہ لڑائی کے بغیر اس کی ہمت ٹوٹ جائے۔ معاہدۂ حدیبیہ کے ذریعے آپ ﷺ نے قریش کی طاقت کو کمزور کرکے اپنے تابع کرلیا۔ یہ معاہدہ دفاعی حکمت عملی میں سنگ میل حیثیت رکھتا ہے۔''

صلح حدیبیہ سے کئی فوائد حاصل ہوئے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1: مکے کے مضافات کے قبیلے بنوخزاعہ نے مسلمانوں کا حلیف بننے کا اعلان کیا۔

2: قریش اور یہودیوں کے درمیان ایک بڑا خلیج حائل ہوگئی۔اب قریش کو ایک طرح سے غیر جانب دار ہونا پڑا۔

3: قریش نے مسلمانوں کو اپنے برابر کی قوت تسلیم کرلیا۔یہ زبردست سیاسی فتح تھی۔

4: دس سالہ امن وامان کے معاہدے سے اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لیے سنہری موقع ہاتھ آ گیا۔اگرچہ یہ معاہدے تین سال تک برقرار رہ سکا لیکن اس کے باوجود اس مختصر عرصے میں مسلمانوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی جس سے اُن کی طاقت میں اضافہ ہوگیا۔

5: صلح حدیبیہ کے بعد نبی امن و آشتی ﷺ نے بہت سے سربراہان مملکت کو دعوتی خطوط بھیجے جس کا بہت مثبت نتیجہ نکلا۔

6: مسلمانوں نے خانہ کعبہ کی زیارت کا حق منوالیا۔قریش کی اجارہ داری ختم ہوگئی۔باہمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روابط بڑھ گئے۔

7: جو مسلمان ابھی تک مکے میں خوف زدہ تھے اور اپنا ایمان چھپائے رکھتے تھے اُن کو اپنے ایمان کے اعلان کی ہمت ہوئی۔اس معاہدے کے بعد ہی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کی صداقت تسلیم کی اور ایمان لائے۔صلح حدیبیہ کا یہ واقعہ نبی امن و آشتی ﷺ کی بصیرت اور حکمت عملی کا شاہکار ہے کہ اس میں بغیر جنگ کیے بہت سی کامیابی حاصل کی گئیں۔ حدودِ حرم میں جنگ کا خطرہ ٹل گیا خون ریزی سے نجات مل گئی اور امن و امان کا نیا دور شروع ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12۔ کوہِ تنعیم سے حملہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ ابھی حدیبیہ کے مقام ہی پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ قریش نے اسی (80) یا دوسو (200) افراد پر مشتمل ایک دستہ روانہ کیا تا کہ وہ مسلمانوں پر اچانک صبح کی نماز کے وقت حملہ کر کے اُن کو شہید کر دے لیکن یہ سب لوگ گرفتار کر لیے گئے۔ نبی امن و آشتی ﷺ نے ان سب کو معاف کر دیا اور آزاد چھوڑ دیا۔

قرآن مجید میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ:

﴿ وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ ﴾

[الفتح:24]

”اور وہی (اللہ) ہے جس نے مکّے کے پاس اُن لوگوں کا ہاتھ تم سے اور تمہارا ہاتھ اُن سے روک دیا۔ بعد اس کے کہ تمہیں اُن پر قابو دے دیا تھا۔“

قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”رحمۃ للعالمین“ میں اس واقعے کو مختصر طور پر اس طرح لکھا ہے:

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں ہی ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسی آدمی کوہِ تنعیم سے صبح کے وقت جب مسلمان نماز میں مصروف تھے اس ارادے سے اُترے کہ مسلمانوں کو نماز کے اندر قتل کر دیں۔ یہ سب لوگ گرفتار کر لیے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اُنہیں ازراہ رحم دلی و عفو چھوڑ دیا۔“

یقیناً یہ واقعہ بھی نبی امن و آشتی ﷺ کی امن پسندی پر دلیل ہے۔

[قاضی محمد سلیمان منصور پوری ”رحمتہ للعالمین“ جلد اول ،صفحہ: 225]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

13۔ خیبر کے قلعہ قموص کی مہم

مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان خیبر میں معرکہ بپا تھا۔ یہودی اپنے مضبوط قلعوں کے باوجود مفتوح ہوتے گئے۔ اُن کا قلعہ قموص وہاں کے تمام قلعوں میں سب سے زیادہ مستحکم تھا۔ مسلمانوں نے اس قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ مگر طویل محاصرے کے باوجود یہ قلعہ فتح نہ ہوا۔

ایک رات رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

''میں کل صبح ایسے شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اُسے دوست رکھتا ہے۔ ان شاء اللہ اُس کے ہاتھ کل قلعہ فتح ہو جائے گا۔''

سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لأعطين الراية غدًا رجلًا يحب الله ورسوله، يفتح الله على يديه ليس بفرار .))

[السیرة النبویة لابن اسحاق، ص: 467]

وہ رات صحابہ کرام نے بڑی بے چینی کی حالت میں گزاری کہ کون خوش نصیب ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے جھنڈا عطا ہوگا۔ یہ شرف حاصل کرنے کے لیے ہر شخص بے تاب تھا۔ صبح ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ کسی نے بتادیا کہ اُن کو آشوبِ چشم کی تکلیف ہے فرمایا: اُن کو لاؤ۔

چنانچہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اُن کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بلا کر دیکھا تو واقعی وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لیے دُعا فرمائی اور اپنا لعاب دہن اُن کی آنکھوں میں لگایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ایسی تندرست ہوگئیں کہ پھر زندگی بھی کبھی نہیں دُکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے اُن کو سیاہ رنگ کا علم عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لڑائی سے پہلے اُن کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر اُن میں سے ایک آدمی بھی ہدایت پا گیا تو یہ تمہارے لیے سُرخ اُونٹ سے بہتر ہے۔''

صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

((ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .))

''پھر اُن کو اسلام کی دعوت دینا اور اُن کو اُن پر عائد حقوق اللہ سے آگاہ کرنا۔ اللہ کی قسم! تمہارے ذریعے اگر اللہ کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔''

دین اسلام کی دعوت مقدم کشور کشائی مقصود نہیں تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14۔ یہودی عورت کا کھانے میں زہر ملا دینا

فتح خیبر کے بعد نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے چند دن وہیں قیام کیا۔ ایک رات زینب بنت حارث نامی یہودی عورت جو یہودی سردار سلام بن مشکم کی بیوی تھی اور مرحب کے بھائی کی بیٹی تھی، نے مسلمانوں کو ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ نماز سے فارغ ہو کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دستر خوان پر جمع تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ابھی پہلا لقمہ ہی چبایا تھا کہ اسے اُگل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا الْعَظْمَ لَيُخْبِرُنِیْ اَنَّهٗ مَسْمُوْمٌ .))

''مجھ سے اس گوشت نے کہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔''

مگر ساتھ بیٹھے ایک صحابی حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ نے لقمہ لینے کے بعد منہ میں زہر کی تلخی محسوس کی، چونکہ تھوکنے میں ادب مانع تھا اس لیے وہ نوالہ نگل گئے جس سے اُن کی حالت بگڑ گئی۔

نبی کریم ﷺ نے یہودی سرداروں اور زینب کو طلب فرما کر پوچھا کہ گوشت میں زہر کسی نے ملایا تھا؟

زینب بولی: ''میں نے، کیونکہ آپ ﷺ نے میرے باپ، بھائی اور شوہر کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ میں نے خیال کیا اگر آپ ﷺ سچے نبی ہیں تو اللہ آپ ﷺ کو اس سے آگاہ فرما دے گا، ورنہ ہمیں آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی۔

''اب میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں۔''

نبی امن و آشتی ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ اس لیے زینب کو بھی معاف کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ بعد میں جب حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ زہر کے اثر سے فوت ہو گئے تو زینب کو حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ کے وارثوں کے حوالہ کیا گیا تو اُنھوں نے اُسے قصاص میں قتل کر دیا۔

سیرت ابن اسحاق میں یہ واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ:

((فلما اطمأن رسول الله ﷺ أهدت له زينب بنت الحارث، امرأة سلام بن مشكم شاة مصلية، وقد سألت أى عضو من الشاة أحب إلى رسول الله ﷺ؟ فقيل لها: الذراع، فأكثرت فيها من السم، ثم سمت سائر الشاة، ثم جاء ت بها، فلما وضعتها بين يدى رسول الله ﷺ، تناول الذراع، فلاك منها مضغة فلم يسغها، ومعه بشر بن البراء بن معرور، قد أخذ منها كما أخذ رسول الله ﷺ فأما بشر فأساغها، وأما رسول الله ﷺ فلفظها، ثم قال: ان هذا العظم ليخبرني أنه مسموم، ثم دعا بها فاعترفت، فقال: ما حملك على ذلك؟ قالت: أبلغت من قومي ما لم يخف عليك، فقلت: إن كان ملكًا استرحت منه، وإن كان نبيًا فسيخبر، قال: فتجاوز عنها رسول الله ﷺ، ومات بشر من أكلته التي أكل.))

[السيرة النبوية لابن اسحاق، صفحه: 479]

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

((لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ.))

[صحيح بخاري، كتاب المغازي، حديث: 4249]

”جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک (بھنی ہوئی) بکری پیش کی گئی جس (کے گوشت) میں زہر ملا ہوا تھا۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

15۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی سے درگزر

نبیٔ امن و آشتی ﷺ کی امن پسندی اور صلح جوئی کا ایک اور واقعہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے، جسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

ایک دفعہ کسی غزوے میں ایک مہاجر نے کسی انصاری کو تھپڑ مار دیا۔ انصاری نے اپنے ساتھیوں کو مدد کے لیے پکار کر کہا: ((یَا لَلْأَنْصَارِ .)) ...... ''انصار کی دہائی''۔ ادھر مہاجر نے بھی مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے پکارا۔ ((یَا لَلْمُهَاجِرِیْنَ .)) ...... قریب تھا کہ دونوں کے درمیان تلواریں چل جاتیں، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا:

''یہ کیا جاہلیت کی باتیں ہے؟''

یہ سن کر وہ دونوں رُک گئے۔

جب مشہور منافق عبداللہ بن اُبی کو اس واقعے کی خبر ہوئی تو وہ بولا:

''مدینے چل کر ذلیل مسلمانوں کو نکال باہر کروں گا۔''

اُس کے ساتھیوں نے کہا: بہتر اور آسان بات یہ ہے کہ تم لوگ مہاجرین کی مالی امداد سے ہاتھ روک لو، وہ خود تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

قرآنِ مجید میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا گیا ہے کہ:

﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ ..... يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ﴾ [المنافقون: 8-7]

اس کے بعد نبی ﷺ نے عبداللہ بن اُبی کو بلوا کر پوچھا کہ کیا تم نے یہ الفاظ کہے تھے۔ مگر اُس نے صاف انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے، وہ بولے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یارسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے اس منافق کی گردن اڑا دوں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”نہیں! ورنہ لوگ یہ بات مشہور کردیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کردیتے ہیں۔“

صحیح بخاری میں یہ واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے:

((عَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: فَعَلُوهَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ. لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ...... .))

[صحیح بخاري، كتاب التفسير، سورة المنافقين، حديث: 4905-4907]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

16۔ ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ

صلح حدیبیہ کے بعد نبیِ امن و آشتی ﷺ نے دین اسلام کی دعوت دینے کے لیے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے ان میں ثمامہ بن اُثال کا نام بھی شامل ہے۔

ثمامہ بن اُثال یمامہ کے قبیلہ بنی حنیفہ کا بارعب اور ہر دلعزیز سردار تھا۔ جب اُسے رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک پہنچا تو اُس نے اُسے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ پھر اُس نے اسلام دشمنی شروع کر دی۔ وہ نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔ ایک موقع پر وہ حضور ﷺ پر پیچھے سے وار کرنے لگا تو اُس کے چچا نے اس کا ہاتھ روک دیا۔ اس طرح نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ثمامہ کے شر سے محفوظ رہے اور ثمامہ اپنے ناپاک منصوبے میں ناکام ہو گیا۔ مگر اس کے بعد ثمامہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو نقصان پہنچانے کے لیے کسی مناسب موقع کی تلاش شروع کی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ اُس نے بہت سے صحابہ کرام کو محاصرے میں لے کر شہید کر دیا۔ یہ المناک خبر سن کر حضور ﷺ نے عام اعلان فرما دیا کہ ثمامہ جہاں کہیں ملے اُسے قتل کیا جائے۔

اس افسوس ناک واقعے کے چند روز بعد ثمامہ بن اُثال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہوا تاکہ وہاں کعبے کا طواف کرے اور بتوں کے نام کی قربانی کرے۔ وہ ابھی راستے میں مدینے کے قریب تھا کہ صحابہ کرام کے ایک محافظ گشتی دستے نے اُسے گرفتار کر لیا۔ اُنھیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ قیدی کون ہے لیکن وہ اسے پکڑ کر مدینے لائے اور اسے مسجد نبویؐ کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، تاکہ جب نبی کریم ﷺ اسے دیکھ لیں تو پھر اس کے بارے میں جو حکم دیں اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ مسجدِ نبوی میں آئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ثمامہ بن اُثال وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

"تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟"

صحابہ کرام نے جواب دیا: "یا رسول اللہ ﷺ! ہم اسے نہیں جانتے۔"

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ ثمامہ بن اُثال ہے۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے گھر سے اُسے کھانا بھیجا اور حکم دیا کہ ثمامہ کو میری اُونٹنی کا دودھ صبح و شام پلایا جائے۔"

پھر آپ ﷺ نے ثمامہ کی طرف متوجہ ہو کر اُسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ آپؐ نے بڑے خیر خواہانہ لہجے میں دریافت فرمایا:

"ثمامہ! تمہاری کیا رائے ہے؟"

ثمامہ نے جواب دیا:

"اگر آپؐ مجھے قتل کر دیں تو بلاشبہ ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس نے آپؐ کے صحابہ کرام کا خون بہایا ہے اور اگر آپ ﷺ معاف کر دیں تو یہ ایک قدردان پر مہربانی ہو گی۔ اگر مال چاہیے تو جتنا مال چاہیں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔"

ثمامہ کا جواب سن کر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور پھر وہاں سے تشریف لے گئے۔ اُسے اسی حالت میں رہنے دیا۔ البتہ اُسے صبح و شام کھانا اور دودھ باقاعدگی سے ملتا رہا۔ پھر دوسرے روز حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور پوچھا:

ثمامہ! تمہاری کیا رائے ہے؟

اُس نے جواب دیا:

میری وہی بات ہے جو پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر مجھے معاف کر دیں تو آپ ﷺ ایک قدردان اور احسان مند شخص پر مہربانی کریں گے۔ اگر مجھے قتل کریں گے تو ایسے آدمی کو قتل کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، جس نے آپ ﷺ کے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ اور اگر مال چاہتے ہیں تو جتنا مال چاہیں آپ ﷺ کو پیش کر دوں گا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ پھر خاموش رہے اور اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیا۔

تیسرے دن پھر حضور ﷺ اُسے ملے اور فرمایا:

"ثمامہ! کیا رائے ہے؟"

اُس نے جواب میں وہی بات دہرائی جو اس سے پہلے دو دفعہ کہہ چکا تھا۔

آخر نبیِ اُمن و آشتی ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس کے بندھن کھول کر اُسے آزاد کر دیا۔

آزاد ہوتے ہی ثمامہ مسجد نبوی سے باہر نکلا اور سیدھا بقیع کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں پہنچا۔ اُس میں پانی کا چشمہ بھی تھا۔ اس نے وہاں اچھی طرح غسل کیا، واپس مسجدِ نبوی میں آ کر سب کے سامنے بلند آواز سے کہا:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .))

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

سیرت ابن اسحٰق میں اس واقعے کو یوں بیان کیا گیا ہے:

((خرجت خيل لرسول الله ﷺ فأخذت رجلا من بني حنيفة، لا يشعرون من هو، حتى أتوا به رسول الله ﷺ فقال: أتدرون من اخذتم، هذا ثمامة بن أثال الحنفي، احسنوا اساره ...... ورجع رسول الله ﷺ إلى أهلة، فقلا: اجمعوا ما كان عندكم من طعام، فابعثوا به اليه، وأمر بلقحته أن يغدى عليه بها ويراح . فجعل لا يقع من ثمامة موقعًا ويأتيه رسول الله ﷺ فيقول: اسلم يا ثمامة . فيقول: إيها يا محمد، إن تقتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقتل ذا دم وإن ترد الفداء فسل ما شئت ، فمكث ما شاء الله أن يـمكث ، ثم قال النبی ﷺ يـومًـا: أطلقوا ثمامة ، فلما أطلقوه خـرج حتـی أتی البقيع ، فتطهر فأحسن طهوره ، ثم اقبل فبايع النبی ﷺ علی الاسلام .))

[السيرة النبوية، لابن اسحق، جلد دوم، صفحہ: 698]

اس کے بعد ثمامہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو مخاطب کر کے کہا:

"میرے پیارے محمد ﷺ! اللہ کی قسم! اسلام لانے سے پہلے روئے زمین پر مجھے آپؐ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ برا نہ لگتا تھا۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ پوری کائنات میں میرے لیے آپ ﷺ کا چہرہ ہی محبوب ترین ہے۔ اللہ کی قسم! آج سے پہلے آپ ﷺ کا یہ شہر مجھے تمام شہروں سے برا لگتا تھا، لیکن اب یہ شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔"

پھر اُس نے کہا:

"یا رسول اللہ ﷺ! مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے صحابہ کرام کو شہید کیا۔ اب اس جرم کی تلافی کیسے ہوگی؟"

اس پر نبی امن و آشتی ﷺ نے فرمایا:

"ثمامہ! گھبراؤ نہیں، اسلام لانے سے گذشتہ تمام گناہ خود بخود معاف ہو جاتے ہیں۔"

ثمامہ نے یہ سنا تو خوش ہو کر کہنے لگا:

"اللہ کی قسم! جاہلیت کے دور میں جتنے مسلمانوں کو میں نے شہید کیا اب اُن سے دُگنے مشرکین قتل کروں گا۔ اب میری جان، میری تلوار اور جو مال میرے پاس ہے، سب کچھ آپ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کے دین کے لیے حاضر ہے۔"

پھر ثمامہ نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اُسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دی اور عمرے کا اسلامی طریقہ بھی سمجھا دیا۔

اجازت ملنے پر حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ عمرہ ادا کرنے کے لیے چل پڑے۔ شہر مکہ پہنچ کر بلند آواز سے یہ کلمات (تلبیہ) پڑھے:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ .))

''حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

کہا جاتا ہے کہ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے مسلمان ہیں، جنھوں نے سب سے پہلے مکہ مکرمہ میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھا تھا۔

لیکن قریش کو یہ توحیدی کلمات کب گوارا ہو سکتے تھے۔ ان کو سنتے ہی وہ سخت غضب ناک ہو گئے۔ مشرکین تلواریں ہاتھوں میں لے کر گھروں سے نکل آئے تاکہ اس شخص کو سزا دے سکیں، جس نے اُن کے شہر میں آ کر اُن کے عقائد کے خلاف توحید کا علم بلند کیا ہے۔ جب وہ لوگ قریب آ گئے تو حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار پھر بلند آواز سے تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔ مشرکین نے اسلحہ تان لیا اور قریش کا ایک نوجوان نیزہ لے کر آگے آیا تاکہ آپ پر حملہ کرے، لیکن دوسرے لوگوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگے:

''ارے تمھیں کیا معلوم یہ کون ہے؟ یہ تو یمامہ کے علاقے کا بادشاہ ثمامہ بن اُثال ہے۔ واللہ! اگر تم نے اسے کوئی گزند پہنچایا تو اس کا قبیلہ ہماری اقتصادی ناکہ بندی کر کے ہمیں بھوکوں مار دے گا۔''

یہ سن کر سب نے اپنی تلواریں نیام میں کر لیں اور حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے:

''ثمامہ! تمھیں کیا ہوا؟ کیا تم بے دین (صابی) ہو گئے ہو؟ کیا تم نے اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

”میں بے دین نہیں ہوا۔ میں نے بہترین دین اختیار کیا ہے۔ ربِ کعبہ کی قسم! اب نجد کے علاقے سے تمہارے لیے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا، جب تک تم میرے پیارے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت اختیار نہیں کرو گے۔“

پھر قریش کے سامنے حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمرہ ادا کیا۔ عمرہ کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ایک جانور بھی قربان کیا اور اپنے وطن روانہ ہو گئے۔

وطن پہنچتے ہی ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کر دیا کہ قریش کی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے اور اُن کے لیے اناج کی ترسیل بند کر دی جائے۔

اس صورتِ حال نے قریش کو سخت پریشان کر دیا۔ اُن کے ہاں غلّے کی گرانی ہو گئی اور قحط کی سی صورت پیدا ہو گئی۔

اس پر قریش نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ خط لکھا:

”ہمیں اُمید تھی کہ آپ صلہ رحمی کریں گے۔ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں گے، مگر آپ نے قطع رحمی شروع کر دی ہے۔ ہمارے باپ دادا کو قتل کیا اور ہمارے بچوں کو بھوکوں مار رہے ہیں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ثمامہ بن اُثال نے ہماری اقتصادی امداد بند کر دی ہے۔ آپ اُسے حکم دیں کہ وہ ہماری اقتصادی امداد بحال کر دے اور ہمیں غلہ بھیجتا رہے۔“

[صور من حیاۃ الصحابہ، الدکتور عبدالرحمٰن رأفت پاشا، صفحہ: 56 تا 63]

یہ خط ملنے کے بعد نبیِ اَمن و آشتی ﷺ نے ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ کو نامۂ مبارک لکھا کہ تم قریش کی اقتصادی امداد بحال کر دو اور اُن کا غلہ نہ روکو، چنانچہ یہ نامۂ مبارک ملتے ہی حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے قریش کی اقتصادی امداد بحال کر دی اور اُن کو غلے کی ترسیل جاری کر دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھنے کے بعد قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ:

''اس قصہ سے نہ صرف یہی ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے کیوں کہ ایک شخص کی جان بخشی فرمائی جو خود بھی اپنے آپ کو واجب القتل سمجھتا تھا اور نہ صرف یہی ثابت ہوا بلکہ نبی ﷺ کے پاکیزہ حالات اور اخلاق کا کیسا گہرا اثر لوگوں پر پڑتا تھا کہ ثمامہ رضی اللہ عنہ جیسا شخص جو اسلام اور مدینہ اور آنحضرت ﷺ سے سخت عداوت رکھتا تھا، تین روز کے بعد بخوشی خود مسلمان ہوگیا تھا۔''

[رحمتہ للعالمین از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، جلد اوّل، صفحہ: 247]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

17۔ قیصرِ روم ہرقل کے نام خط اور ابوسفیان کی گفتگو

نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے قیصرِ روم ہرقل کے نام بھی 6 ہجری یا 7 ہجری میں دعوتی نامۂ مبارک بھیجا تھا، جسے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر گئے تھے۔ یہ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے کا واقعہ ہے۔ ہرقل سے بیت المقدس میں نبی کریم ﷺ کے سفیر کی ملاقات ہوئی۔ بادشاہ نے ان سے نبی ﷺ کے بارے میں کئی باتیں پوچھیں۔ مزید تحقیق کے لیے اُس نے حکم دیا کہ اگر وہاں مکے سے کوئی تاجر آیا ہوا ہو تو اُسے دربار میں پیش کیا جائے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ انھی ایام میں تجارت کی غرض سے ابوسفیان بھی دوسرے مکی تاجروں کے ساتھ شام میں موجود تھا۔ اُسے شاہی دربار میں لایا گیا اور اُس کے کئی ساتھی بھی اُس کے ہمراہ تھے۔ ہرقل نے ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ اگر ابوسفیان میرے سوالات کے غلط جوابات دے تو تم لوگ مجھے آگاہ کر دینا۔

ان دنوں ابوسفیان حضرت محمد ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ اُس کا اپنا بیان ہے اگر مجھے ساتھیوں کی طرف سے اپنے جھوٹ کے افشا ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ساری سچی باتیں نہ کرتا۔ اس لیے مجھے مجبوراً ہرقل کے سامنے سچ بولنا پڑ گیا۔

ہرقل اور ابوسفیان کے درمیان یہ مکالمہ ہوا:

ہرقل: محمد ﷺ کا خاندان اور حسب و نسب کیسا ہے؟

ابوسفیان: خاندانی طور پر وہ شریف اور معزز ہے۔

یہ جواب سن کر ہرقل نے کہا:

”انبیاء ہمیشہ شریف خاندان سے ہوتے ہیں، تاکہ اُن کی اطاعت میں کوئی عار نہ سمجھے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہرقل: عرب یا قریش میں محمد ﷺ سے پہلے بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان: نہیں!

یہ جواب سن کر ہرقل نے بولا:

"اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا کہ اس نے کسی اور کی نقل کی ہے۔

ہرقل: کیا نبوت کے دعوے سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا، یا اُسے جھوٹا کہا گیا۔

ابوسفیان: نہیں۔

اس جواب پر ہرقل نے کہا:

"یہ ممکن نہیں کوئی شخص لوگوں کے بارے میں جھوٹ نہ بولے مگر اللہ کے بارے میں جھوٹ کہے۔"

ہرقل: اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہو گزرا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

اس پر ہرقل بولا:

"اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھتا وہ نبوت کے بہانے اپنے باپ دادا کی حکومت حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

ہرقل: اُس کے ماننے والے غریب مسکین لوگ زیادہ ہیں یا امیر اور دولت مند؟

ابوسفیان: زیادہ تر غریب مسکین لوگ اس کے پیروکار ہیں۔

پھر ہرقل کہنے لگا:

"شروع میں ہر نبی کے ماننے والے زیادہ تر غریب مسکین لوگ ہی ہوتے ہیں۔"

ہرقل: اس کے ماننے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟

ابوسفیان: بڑھتی جا رہی ہے۔

ہرقل بولا: "ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ وہ آہستہ سے بڑھتا رہتا ہے۔ اور تکمیل پذیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔"

ہرقل: کیا اس کے دین کو کوئی شخص چھوڑ بھی جاتا ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔

اس پر ہرقل نے کہا:

"ایمان کی یہی تاثیر ہے۔ ایمان جب کسی کے دل میں اثر کرتا ہے تو پھر اس سے الگ نہیں ہوتا۔"

ہرقل: کیا اس نے کبھی کوئی عہد شکنی کی ہے؟

ابوسفیان: نہیں۔ البتہ اس سال اُس سے ہمارا معاہدہ ہوا ہے، دیکھئے اس کا کیا انجام ہوتا ہے؟

ہرقل بولا: "بے شک نبی عہد شکن نہیں ہوتا۔ دنیا دار لوگ عہد شکنی کرتے ہیں اور انبیاء دنیا کے طلب گار نہیں ہوتے۔"

ہرقل: کبھی اس سے تمہاری جنگ بھی ہوئی؟

ابوسفیان: جی ہاں۔

ہرقل: لڑائی کا کیا نتیجہ نکلا؟

ابوسفیان: کبھی وہ غالب رہے (غزوۂ بدر میں) اور کبھی ہم، (غزوۂ اُحد میں)۔

ہرقل بولا: "انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے، لیکن آخر کار اُن کو اللہ کی مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے اور وہ غالب آتے ہیں۔"

ہرقل: وہ کیا تعلیم دیتا ہے؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے ایک خدا کی عبادت کرو۔ باپ دادا کے بت پرستانہ طریقے کو چھوڑ دو۔ نماز پڑھو، روزہ رکھو، سچ بولو، پاک دامنی اختیار کرو اور صلہ رحمی کرو۔

اس پر ہرقل نے کہا:

"آنے والے نبی کی یہی نشانیاں ہمیں بتائی گئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نبی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہور ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ عرب سے ہوگا۔

اے ابوسفیان! اگر تم نے سچے جوابات دیے ہیں تو ایک دن وہ شخص میرے ملک (شام و بیت المقدس) کا مالک ہوگا۔ کاش میں اُس کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اُس نبی کے پاؤں دھوتا۔"

اس مکالمے کے بعد نبی کریم ﷺ کا نامۂ مبارک پڑھا گیا، جسے سن کر درباری لوگ بہت چیخے چلائے اور ہمیں (ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو) باہر نکال دیا گیا۔ اُسی دن سے میرے دل میں اپنی ذلت اور حضرت محمد ﷺ کی عظمت نقش ہوگئی۔

[صحيح بخاري، كتاب بدء الوحي، حديث: 7]

اس واقعے میں ایک اسلام دشمن شخص (حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اُس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے اور دین اسلام کی مخالفت میں پیش پیش تھے) نے بھی نبیٔ امن و آشتی ﷺ کے اعلیٰ اخلاقی اوصاف ...... نیکی، شرافت، صداقت، ایفائے عہد اور صلہ رحمی وغیرہ کی علانیہ گواہی دی ہے۔ ؏

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ.

"فضیلت اور خوبی وہ ہوتی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

18۔ فتح مکہ

فتح مکہ کا واقعہ (رمضان 8 ہجری بمطابق جنوری 630ء) بھی نبی امن و آشتی ﷺ کی امن پسندی اور صلح جوئی کا بہترین نمونہ ہے۔

فتح مکہ کا حال اس طرح سے ہے:

صلح حدیبیہ کے معاہدے کے مطابق مکے کا مضافاتی قبیلہ خزاعہ حضرت محمد ﷺ کا حلیف بن چکا تھا۔ بنوخزاعہ کا حریف قبیلہ بنوبکر قریش کا حلیف تھا۔ ان دونوں قبیلوں کے درمیان برسوں سے لڑائی چلی آتی تھی۔ صلح حدیبیہ کے بعد بنوبکر نے موقع غنیمت جان کر بنوخزاعہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ قریش کے سرداروں نے بھی بنوخزاعہ کے خلاف بنوبکر کی حمایت کی۔ بلکہ اس لڑائی میں قریش کے بعض افراد (جن میں عکرمہ بن ابی جہل، صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو شامل تھے) نے بھیس بدل کر اس لڑائی میں تلواروں کے ذریعے بنوبکر کی مدد کی۔ مجبور ہو کر بنوخزاعہ نے حرمِ کعبہ میں پناہ لی، مگر وہاں بھی اُن کا قتلِ عام کیا گیا۔

نبی کریم ﷺ مدینے میں مسجدِ نبوی میں تشریف فرما تھے کہ بنوخزاعہ کا چالیس سواروں پر مشتمل وفد آپ ﷺ کے پاس فریاد لے کر آیا۔ جب حضور ﷺ نے اُن کے حالات سُنے تو آپ ﷺ سخت مغموم ہوئے۔ فوراً قریش کے پاس ایک قاصد روانہ کیا اور اُن کے لیے تین شرطیں رکھیں کہ ان میں سے کوئی ایک منظور کی جائے۔

1: بنوخزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا ادا کیا جائے۔

2: قریش بنوبکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں۔

3: اعلان کر دیا جائے کہ صلح حدیبیہ کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔

قریش نے جوش میں آ کر تیسری شرط منظور کی۔ لیکن وہ قاصد کی روانگی کے بعد بہت نادم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ آخر اُنھوں نے ابوسفیان کو سفیر بنا کر بھیجا کہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کو برقرار رکھا جائے۔

ابوسفیان مدینے پہنچا تو اُس نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی مگر کچھ جواب نہ ملا۔ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سفارش کے لیے گیا تو وہاں بھی شنوائی نہ ہوئی۔ آخر مایوس ہو کر ابوسفیان نے مسجدِ نبوی میں اعلان کر دیا کہ میں نے صلح حدیبیہ کے معاہدے کی تجدید کر دی اور وہ برقرار ہے۔

لیکن جب ابوسفیان واپس مکہ پہنچا تو قریش نے اُس کی بات سن کر کہا کہ یہ نہ تو صلح ہے اور نہ جنگ ہے، اس لیے نہ ہم اطمینان سے بیٹھ سکتے ہیں اور نہ جنگ کی تیاری کر سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے کفارِ مکہ کی بدعہدی کے خلاف جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ اپنے اتحادی قبائل کو بھی مکے کی طرف پیش قدمی کرنے کا حکم دیا۔ اس بات کی احتیاط کی گئی کہ اہلِ مکہ کو اس کارروائی کی خبر نہ پہنچے۔

سوءِ اتفاق سے ایک بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو خط کے ذریعے اطلاع بھیجی کہ نبی ﷺ تم پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اس خط کے بارے میں وحی بھیجی۔ آپ ﷺ نے چند صحابہ کو بھیجا تاکہ وہ راستے ہی میں قاصد سے وہ خط حاصل کر لیں۔ اُنھوں نے وہ خط حاصل کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جیسے ثقہ صحابی کی اس حرکت پر بہت سے صحابہ کرام کو حیرت ہوئی اور وہ غصے کا اظہار کرنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اُن کی گردن اُڑانے کے لیے تیار ہو گئے، مگر نبیٔ رحمت ﷺ نے صحابہ کرام سے فرما دیا کہ:

”اللہ تعالیٰ نے تمام بدری صحابہ کو معاف کر دیا ہے۔ اس لیے ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔“

پھر حضور ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے اس ناپسندیدہ صورت کا سبب دریافت فرمایا تو اُنھوں نے عرض کیا چونکہ میرے بچے مشرکین مکہ کے نرغے میں ہیں۔ میں نے قریش پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

احسان کر کے اپنے رشتہ داروں کی جان بچانے کی کوشش کی ہے، تا کہ قریش کہیں میرے رشتہ داروں کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ میرا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا نہ تھا بلکہ اپنے عزیزوں کا تحفظ مقصود تھا۔

یہ سن کر نبیِ امن و آشتی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا عذر قبول کر کے اُن کو معاف کر دیا۔

نبی کریم ﷺ دس رمضان 8 ہجری کو مدینے سے مکے کی طرف اس شان سے روانہ ہوئے کہ آپ ﷺ کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر تھا۔ مکے کے قریب مرّ الظہران کے مقام پر قیام کیا گیا۔ مجاہدین کو الگ الگ ٹولیوں میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ رات کے وقت آگ روشن کرنے کا حکم فرمایا تا کہ دشمن مطلع ہو کر مسلمانوں کی قوت سے مرعوب ہو جائے۔

قریش کو نبی ﷺ کے لشکر کی آمد معلوم ہوئی تو اُنھوں نے تحقیق اور جائزے کے لیے حکیم بن حزام، ابوسفیان اور بدیل بن ورقہ کو خفیہ طور پر بھیجا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دستہ نبی کریم ﷺ کے خیمے پر متعین تھا۔ انھوں نے ابوسفیان کو دیکھ لیا اور پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! اب کفر کے خاتمے کا وقت آ گیا ہے۔“

لیکن حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جاں بخشی کے لیے درخواست کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دوبارہ دہرائی۔

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ بولے:

”اے عمر رضی اللہ عنہ! اگر یہ تمھارے قبیلے کا فرد ہوتا تو تم اتنی سختی نہ کرتے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

”آپ ایسا نہ کہیں۔ جس دن آپ ایمان لائے تھے، مجھے اتنی خوشی ہوئی تھی کہ اگر میرا باپ خطاب بھی ایمان لاتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔“

اب ابوسفیان قابو میں تھا۔ اُس کی اسلام دشمنی، مدینے پر بار بار حملے اور قبائل عرب کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنا اور خود نبی ﷺ کو خفیہ طور پر قتل کرانے کی سازش کرنا ایسے اسباب تھے، جن کی بنا پر ابوسفیان گردن زدنی تھا۔ لیکن نبیٔ امن و آشتی ﷺ کے فیاضانہ اور رحم دلانہ سلوک کے نتیجے میں اُس سے درگزر کی گئی۔ اس موقع پر ابوسفیان اور نبیٔ رحمت ﷺ کے درمیان کچھ گفتگو بھی ہوئی، جس کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔

پھر جب اسلامی لشکر مکے کی طرف بڑھنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ابوسفیان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کریں تاکہ وہ اسلامی لشکر کا جلال اور اُس کی شان و شوکت کا خود نظارہ کر سکے۔

اس کے بعد قبائل عرب کے دستے اپنے اپنے جھنڈے لہراتے ہوئے باری باری گزرنے لگے تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنے پاس کھڑے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے کہ یہ کون ہیں؟ جواب ملنے پر ہر بار کچھ مرعوب سے ہو جاتے۔ پھر جب انصار کے دستے اپنے سرو سامان سے مسلح پاس سے گزرے تو ابوسفیان ششدر رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا یہ انصار کے دستے ہیں۔ اچانک سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ اسلامی جھنڈا لہراتے ہوئے آگے بڑھے اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

أَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَة	أَلْيَوْمَ تَسْتَحِلُّ الْحُرْمَةِ

''آج خوں ریزی کا دن ہے۔ آج حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔''

لیکن جب اس شعر کی اطلاع نبیٔ رحمت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے غلط کہا۔ آج تو کعبے کی عظمت کا دن ہے، اور آج:

((أَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ .))

''آج رحم دلی کا دن ہے۔''

اس کے بعد حضور ﷺ نے حکم دیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے جھنڈا لے کر اُن کے بیٹے کو دے دیا جائے۔

آخر میں نبیٔ اکرم ﷺ کا دستہ سامنے سے گزرا تو ابوسفیان کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر نبی کریم ﷺ نے اسلامی لشکر کو مکے کے مختلف راستوں سے داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مکے کے زیریں حصے (مسفلہ) کی طرف سے داخل ہونے کا حکم دیا گیا۔

دوسرے راستوں سے دیگر اسلامی دستوں کو داخل ہونے کی ہدایات دی گئیں۔ خود نبیٔ کریم ﷺ مکے کے بالائی حصے حجون کی طرف سے داخل ہوئے۔

بدقسمتی سے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دستے پر حملہ کر دیا اور تیر اندازی شروع کر دی۔ مجبوراً حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بھی مقابلہ کیا، جس کے نتیجے میں مشرکین اپنی 12 لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

نبی کریم ﷺ کو جب اس واقعے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے قریش کی حرکت پر افسوس کا اظہار کیا اور مزاحمت و مدافعت کی وجہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کوئی باز پرس نہ کی، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: "قضائے الٰہی یہی تھی۔"

اعلان کر دیا گیا کہ:

"جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے اُسے امن حاصل ہوگا۔ جو اپنا دروازہ بند کر کے گھر میں رہے، اُسے بھی امن حاصل ہوگا اور جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے اُسے بھی امن حاصل ہوگا۔"

((مـن دخـل دار أبـي سـفيـان فهو آمن ، ومن أغلق بابه فهو آمن ، ومن دخل المسجد فهو آمن .))

[السيرة النبوية لابن اسحق، جلد دوم، ص: 524-525]

نبیٔ کریم ﷺ مہاجرین اور انصار کے ساتھ باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے رہے۔ پھر اپنی کمان سے حرمِ کعبہ میں رکھے گئے 360 بتوں کو توڑا۔ بتوں کو گراتے وقت زبانِ مبارک پر یہ قرآنی آیت جاری تھی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴾ [بنی اسرائیل: 81]

"حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل تو مٹنے والا ہی ہے۔"

پھر حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور خانہ کعبہ کی چابی اُن سے لی۔ خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا گیا۔ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ پھر جب نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دیں۔

فارغ ہو کر آپ ﷺ نے مجمع کے سامنے یہ خطبہ دیا:

"ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ اسی اکیلے نے سب لشکروں کو شکست دی۔ آج تمام فخر و غرور، خون کے دعوے، مالوں کے مطالبے میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ البتہ حرمِ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کے عہدے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اے قریش! اللہ نے تمہارے جاہلیت کے غرور اور حسب و نسب پر فخر کو مٹا دیا ہے۔ تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔"

پھر آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ [الحجرات: 13]

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قومیں اور برادریاں بنائیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ علم والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باخبر ہے۔"

خطبے کے بعد حضور ﷺ نے مجمع کو دیکھا تو قریش کے لوگ سامنے تھے۔ یہ کون لوگ تھے۔ ان کی کیفیت علامہ شبلی نعمانی کی زبانی سنیے:

"خطبے کے بعد آپ ﷺ نے مجمع کی طرف دیکھا تو جبارانِ قریش سامنے تھے۔ ان میں وہ حوصلہ مند بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں سب سے پیش رو تھے۔ وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ ﷺ پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔ وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان نے پیکر قدسی ﷺ کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں۔ وہ بھی تھے جنھوں نے آنحضرت ﷺ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ بھی تھے جو وعظ کے وقت آنحضرت ﷺ کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جن کی تشنہ لبی خونِ نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی۔ وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ کی دیواروں سے آ ٹکراتا تھا۔ وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی ریگ پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشیں مہریں لگایا کرتے تھے۔ رحمتِ عالم ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا: تم کو معلوم ہے میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟

یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے، شقی تھے، بے رحم تھے، لیکن مزاج شناس تھے، پکار اُٹھے کہ:

((أَخٌ كَرِيمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيمٍ .))

"تو شریف بھائی ہے اور شریف برادر زادہ ہے۔"

ارشاد ہوا:

((لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ، اِذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ .))

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، ص: 294]

"آج تم پر کچھ الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

یہی مضمون سیرتِ ابن اسحاق میں اس طرح بیان ہوا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((ثُمَّ قَالَ: یَا مَعْشَرِ قُرَیْشٍ! مَا تَرَوْنَ اَنِّی فَاعِلٌ فِیْکُمْ؟ قَالُوْا: خَیْرًا. أَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ أَخٍ کَرِیْمٍ. قَالَ: إِذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ.))

[السیرۃ النبویۃ لابن اسحق، جلد دوم، ص: 531]

یہ نبیٔ امن و آشتی ﷺ کی رحمدلی اور امن پسندی تھی، جنھوں نے اپنے خون کے پیاسوں کو بڑی فیاضی کے ساتھ معاف کر دیا۔

کیا تاریخِ عالم میں کوئی ایک واقعہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے، جس میں کسی فاتح نے اپنے جانی دشمن کو یوں معاف کیا ہو؟ ہرگز نہیں۔ یہ صرف اُس ہستی کا دامانِ عفو و کرم اور دربارِ امن و امان تھی، جس نے اپنے ستم گر اور ظالم مخالفین کو عام معافی دے دی۔

اس طرح فتح مکہ کے موقع پر نبیٔ امن و سلامتی ﷺ نے ابوسفیان اور اُس کی بیوی ہندہ، صفوان بن اُمیہ، عمیر بن وہب، عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن زبعری شاعر، ہبار بن اسود، وحشی بن حرب سمیت سینکڑوں دشمنانِ اسلام کو امن دیا تھا۔

عرب کے واسطے رحمت، عجم کے واسطے رحمت
وہ آیا لیکن آیا رحمۃ للعالمین بن کر

(مولانا ظفر علی خان)

4825

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19۔ ابوسفیان کی جان بخشی

ابوسفیان جس نے ابوجہل کی ہلاکت کے بعد قریش کی قیادت سنبھالی، برسوں تک اسلام دشمنی کی، جو مسلمانوں کا جانی دشمن رہا، مدینے پر بار بار حملے کرتا رہا اور جس نے نبی کریم ﷺ کو خفیہ طور پر قتل کرانے کی سازش بھی کی تھی...... اُس کو بھی نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر نہ صرف معاف کردیا بلکہ اُس کے گھر کو دار الامن قرار دیا۔

صحیح بخاری میں ابوسفیان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے:

((لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ (بْنُ حَرْبٍ) وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتّٰى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هٰذِهِ؟ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ، فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ .))

[صحيح بخاري، كتاب المغازي، حديث : 4280]

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کا لشکر فتح مکہ کے لیے روانہ ہوا اور مکے کے قریب پہنچ گیا تو قریش نے اس صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کو بھیجا۔ مگر ان تینوں کو راستے میں مسلمان پہرے داروں نے پکڑ لیا۔ پھر جب حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو پہچان لیا تو گرفتاری کی حالت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ اُنھوں نے ابوسفیان کو بتایا کہ مسلمانوں کا اتنا بڑا لشکر موجود ہے کہ تم اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

ابوسفیان نے کہا: اب کیا ہوگا؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری گردن اُڑادی جائے گی۔

خوف اور دہشت کے عالم میں ابوسفیان کہنے لگا:

''اے عباس! میرے ماں باپ تم پر فدا، تم میری مدد کرو۔''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اچھا، رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر میں تیرے لیے امان طلب کروں گا۔''

جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس خیمے میں پہنچے تو اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی خیمے میں داخل ہوگئے اور عرض کرنے لگا:

''یارسول اللہ ﷺ! آج اللہ کا دشمن ہمارے قبضے میں ہے۔ مجھے اجازت دیجیے کہ اس کی گردن ماردوں؟''

لیکن نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے ابوسفیان کی جان بخشی کی، اُسے معاف کردیا اور اُس کے گھر کو بھی دار الامن قرار دیا۔ ابوسفیان نے مسلمانوں کی قوت سے مرعوب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

سیرت ابن اسحٰق میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی زبانی بیان ہوا ہے کہ میں نے فتح مکہ سے قبل مرّ الظہر ان میں ابوسفیان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا تھا:

((فلما راٰه رسول الله ﷺ قال: ويحك يا أبا سفيان، ألم يأن لك أن تعلم أنه لا اله الا الله؟ قال: بأبى انت وأمى، ما أحلمك وأكرمك وأوصلك، والله قد ظننت أن لو كان مع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰه إله غيره لقد أغنى عنى شيئًا بعد، قال: ويحك يا أبا سفيان! ألم يأن لك أن تعلم أنى رسول اللّٰه ﷺ؟ قال: بأبى أنت وأمى، ما أحلمك وأكرمك وأوصلك! أما هذه واللّٰه فإن فى النفس منها حتى الآنَ شيئًا. فقال له العباس: ويحك! أسلم وأشهد أن لا إله إلّا اللّٰه وأن محمدًا رسول اللّٰه قبل أن تضرب عنقك. قال: فشهد شهادة الحق، فأسلم.))

[السیرۃ النبویۃ لابن اسحٰق، جلد دوم، ص: 524]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

20۔ وحشی بن حرب کے لیے معافی

ابو دسمہ وحشی بن حرب قریش کے ایک سردار جبیب بن مطعم کا حبشی غلام تھا۔ غزوۂ بدر میں جبیب بن مطعم کے چچا طیعمہ بن عدی کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا۔

جبیب بن مطعم کو اپنے چچا کے قتل کا بہت صدمہ ہوا۔ اُس نے لات و عزیٰ کی قسم کھاتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے چچا کے قاتل سے ضرور انتقام لے گا۔

اسی عرصے میں غزوۂ اُحد کا واقعہ پیش آ گیا۔ قریش نے غزوۂ بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لیے یہ جنگ چھیڑی تھی اور اس میں اُن کی عورتیں بھی شریک ہوئی تھیں۔ مشرکین کی طرف سے ابوسفیان نے لشکر کی قیادت کی تھی۔ اُس کی بیوی ہندہ بنت عتبہ بھی ساتھ دیں، کیونکہ اُس کا باپ، چچا اور بھائی بھی جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔

قریش جنگ اُحد کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ وحشی کے مالک جبیب بن مطعم نے اُس سے کہا کہ اگر تو میرے چچا کے قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کو قتل کر دے تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ وحشی اس پر راضی ہو گیا۔

جب یہ لشکر مکے سے مدینے کی طرف روانہ ہوا تو ہندہ بنت عتبہ نے بھی وحشی کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ بدر کے مقتولین کا بدلہ لے کر اُس کا کلیجہ ٹھنڈا کر دے۔

جب اُحد کا معرکہ برپا ہوا تو اس میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنی پگڑی میں شترمرغ کا پر لگائے ہوئے شریک ہوئے۔ اُس زمانے میں یہ عرب کے بہادر جنگجوؤں کی نشانی ہوتی تھی کہ وہ سر پر شترمرغ کے پر سجا کر میدانِ جنگ میں اُترتے تھے۔ چونکہ وحشی پہلے سے حضرت حمزہ کو جانتا تھا، اس لیے اُسے ان کو پہچاننے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ وہ جنگ میں برابر موقع کی تلاش میں رہا کہ کسی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے۔ اس جنگ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بہت سے کافروں کو واصل جہنم کیا تھا۔

لیکن وحشی نے ایک جگہ چھپ کر چھوٹے نیزے (حربہ) کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اُن کو شہید کر دیا۔

سیرت ابن اسحٰق میں یہ واقعہ خود وحشی بن حرب کی زبانی اس طرح بیان ہوا ہے:

((وقال وحشی غلام جبیر بن مطعم: واللّٰہ إنی لأنظر الی حمزۃ یھدُّ الناس بسیفہ ما یُلیق شیئًا مثل اجمل الأورق اذ تقد منی الیہ سباع بن عبد العزی فقال لہ حمزۃ ھلمَّ الیَّ یا ابن بنت مقطعۃ البظور فضربہ فکأن ما أخطا رأسہ، وززت حربتی حتی اذا رضیت منھا ذفقتھا علیہ حتی وقعت فی ثُنّتہ حتی خرجت من بین رجلیہ، وأقبل فقلب، فأمھلتہ حتی ازا مات جئت الیہ فأخذت حربتی، ثم تنحیت الی العسکر، ولم یکن لی بشیٔ حاجۃ غیرہ .))

[السیرۃ النبویۃ لابن اسحٰق، جلد اوّل، صفحہ: 338]

جنگ کے اختتام پر ابوسفیان کی بیوی ہندہ بن عتبہ قریش کی دوسری عورتوں کے ساتھ مسلمان شہیدوں کی لاشوں کے پاس گئیں اور اُنھوں نے اُن کا مثلہ کیا۔ کسی لاش کے کان کاٹ دیے۔ کسی کی آنکھیں نکال دیں اور پیٹ چاک کر دیے۔ پھر ان چیزوں کے ہار اور بالیاں بنا کر زیورات کی جگہ پہن لیں۔ ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبالیا، مگر وہ اُسے نگل نہ سکی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے پر وحشی کو ہندہ نے اپنے سونے کا ہار اور بالیاں انعام میں دے دیں۔ وحشی کو اُس کے مالک جبیب نے اپنے وعدے کے مطابق آزاد کر دیا۔

آزاد ہو جانے کے بعد وحشی کو یہ غم لاحق ہو گیا کہ مسلمان دن بدن طاقت پکڑ رہے ہیں اور وہ کسی وقت بھی اُسے قتل کر دیں گے۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر وحشی نے بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر یہ پڑھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .))

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

جب حضور ﷺ نے وحشی کی زبان سے کلمہ شہادت سنا تو اُس کی طرف دیکھا اور پھر اپنی نگاہیں دوسری طرف پھیر لیں اور فرمایا: "تم وحشی ہو؟" اُس نے جواب دیا: "جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ!" فرمایا: "بیٹھو، مجھے بتاؤ تم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو کیسے قتل کیا تھا؟" وحشی نے پورا واقعہ بیان کردیا، جسے سن کر حضور ﷺ نے رنج والم سے اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرا اور فرمایا: "وحشی تم پر افسوس ہے۔ ویسے تمھیں معاف کر دیا گیا ہے، لیکن آئندہ میرے سامنے نہ آیا کرو۔ تجھے دیکھ کر مجھے اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

[صور من حياة الصحابة، الدكتور عبدالرحمٰن رافت پاشا، ص: 333 تا 340]

اس طرح نبی اُمن وآشتی ﷺ نے اپنے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو بھی امان دے دی اور معاف فرما دیا۔

❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

21۔ ہبار بن اسود کے لیے امان

فتح مکہ کے موقع پر نبیِ امن و آشتی ﷺ نے ہبار بن اسود کا خون بھی معاف کر دیا اور اُسے امان دے دی تھی۔

یہ ہبار بن اسود وہی شخص تھا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر ہجرت کے موقع پر حملہ کر کے ان کو ایسی اذیت دی تھی کہ ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور بعد میں وہ اسی اذیت کی وجہ سے دنیا سے رُخصت ہو گئی تھیں۔

ہبار پہلے تو چھپا رہا پھر اُس نے خود ہی پیش ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور نبیِ امن و آشتی ﷺ کی خدمت میں سخت ندامت کا اظہار کیا اور اسلام قبول کر لیا۔

اس موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا:

”میں نے ہبار کو معاف کر دیا ہے۔“

[”رحمتہ للعالمین“ از قاضی محمد سلیمان منصور پوری، جلد اوّل، صفحہ: 297]

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ:

”جن لوگوں کو امن دیا جاتا تھا وہ اسلام پر مجبور نہیں کیے جاتے تھے۔“

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 298]

www.kitabosunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

22۔ فضالہ بن عمیر کے لیے معافی

فتح مکہ کے بعد کے زمانے کا واقعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ ایک مشرک فضالہ بن عمیر چھپ کر آپ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا۔ حضور ﷺ خود اُس کے پاس گئے اور اس کے دل کا ارادہ بتا دیا۔ فضالہ بن عمیر کو اس گرفت پر شرمساری ہوئی۔ آپ ﷺ نے اُسے استغفار کرنے کو کہا اور اس کے سینے پر دستِ مبارک پھیرا، جس سے اس کے دل کی دنیا بدل گئی۔ وہ ایمان لے آیا۔

اس کے بعد نبی امن و آشتی ﷺ نے فضالہ بن عمیر کو معاف فرما دیا، حالاں کہ وہ آپ ﷺ کو شہید کرنے کی نیت سے آیا تھا۔

[سیرت احمد مجتبیٰ از شاہ مصباح الدین شکیل، جلد 3، ص: 332-333]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

23۔ ہندہ بنت عتبہ کے لیے عفو و درگزر

ابتدا میں ابوسفیان کی بیوی ہندہ بنت عتبہ اسلام دشمنی میں اپنے شوہر سے کم نہ تھی۔ یہ وہی خاتون تھی، جس نے غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر کے اُن کا کلیجہ چبالیا تھا۔ اور اُن کے کان اور ناک کاٹ کر گلے کا ہار بنایا تھا۔ اُن کے قاتل وحشی بن حرب کو انعام کے طور پر اپنے سونے کا ہار اور بالیاں دی تھیں۔

جب مکہ فتح ہوگیا تو نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں اور اسلام کے مخالفوں کے لیے عفوِ عام کا اعلان فرما دیا۔ اس کے نتیجے میں بہت سے مشرکین نے اسلام قبول کرلیا۔

اس موقع پر بعض دوسری خواتین کے ساتھ ہندہ بنت عتبہ نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ وہ نقاب پہنے حضور ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا:

عہد کرو کہ آئندہ اللہ کے سوا کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی۔

وہ بولی: یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے سابقہ اعمال پر مواخذہ تو نہیں کریں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ان اعمال پر توبہ کرلو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر اُس نے اپنا نقاب اُلٹ دیا اور کہا: میں ہند ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ہوا کہ تم مسلمان ہوگئی ہو۔

ہند نے عرض کیا: آج سے پہلے آپ ﷺ کے خیمے سے زیادہ برا خیمہ کوئی نہیں تھا مگر اب آپ ﷺ کے خیمے سے بڑھ کر کوئی اور خیمہ محبوب نہیں۔

پھر ہند نے کہا: میں آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔''

اگرچہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس موقع پر ہندہ نے حضور ﷺ سے کچھ گستاخانہ کلام بھی کیا تھا۔ مگر اس کے باوجود نبی ٔ امن و آشتی ﷺ نے اپنے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ کچا چبانے والی ہندہ کو بھی معاف کر دیا اور اُسے امان دے دی۔

[سیرت النبیؐ، علامہ شبلی نعمانی، جلد اوّل، ص: 295]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

24۔ کعب بن زُہیر رضی اللہ عنہ کے لیے امان (9 ہجری)

نبی امن و آشتی ﷺ نے کعب بن زہیر جیسے واجب القتل شخص کو بھی امان دی اور اُسے معاف کر دیا گیا۔

یہ عرب کا مشہور شاعر تھا اور مکے کا باشندہ تھا۔ اس کی شاعری اسلام دشمنی کے لیے وقف تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے خلاف ہجو بھی کہتا تھا۔

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جن چار اسلام دشمنوں کی گردن زنی کا حکم دیا تھا اُن میں کعب بن زہیر بھی شامل تھا۔

کعب چونکہ اپنے قتل کا اعلان سن چکا تھا، اس لیے اپنے بھائی بجیر سمیت مکے سے بھاگ کر ابرق الغراف کے مقام پر پناہ گزین ہو گیا۔

پھر بجیر حالات کا پتہ چلانے مکہ مکرمہ واپس پہنچا تو اس نے کعب کو پیغام بھیجا کہ جو لوگ توبہ کر کے معافی کے طلبگار ہوئے تھے، رحمۃ للعالمین ﷺ نے اُن کی جاں بخشی کر دی تھی۔ اس کے بعد بجیر مدینے چلا گیا اور وہاں جا کر نبی کریم ﷺ سے ملا اور مسلمان ہو گیا۔

اگرچہ کعب کو اپنے بھائی کا اسلام لانا ناگوار گزرا لیکن اُس کے منظوم دعوتی پیغام نے کعب کے دل پر بہت اثر کیا اور حق کی کشش نے حب رسول کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اسی کیفیت میں قصیدہ "بَانَتْ سُعَادُ" لکھا اور مدینے روانہ ہو گیا۔ وہ وہاں ایک دوست کے گھر ٹھہرا۔ پھر علی الصبح مسجد نبوی میں پہنچا۔ نمازِ فجر کے بعد نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو ادب سے تھام لیا۔ اجنبی بن کر کہنے لگا:

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر کعب بن زہیر امان کا طالب ہو۔ اپنی خطاؤں پر نادم ہو تو کیا آپ ﷺ اُسے معاف کر دیں گے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے فرمایا:

"ہاں، کیوں نہیں۔"

پھر کعب نے سر جھکا کر عرض کیا کہ وہ خطا کار میں ہی ہوں۔

یہ سن کر ایک انصاری بولا:

"یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیں تو میں خدا کے اس دشمن کی گردن اُڑا دوں۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"تم اس سے دُور رہو۔ یہ اپنے گناہوں پر شرمسار ہے اور توبہ کے ساتھ معافی چاہتا ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے اُسے معاف کر دیا اور اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد کعب بن زہیر نے اپنا مشہور قصیدہ "بَـانَـتْ سُـعَادُ" پڑھا۔ اس قصیدے میں نبی کریم ﷺ کی شان بیان کی گئی تھی۔ جس سے خوش ہو کر آپ ﷺ نے اُسے اپنی یمنی دھاری دار چادر بھی عنایت فرما دی تھی۔

[سیرت ابن ہشام، البدایہ والنہایہ لابن کثیر، سیرت المصطفیٰ از مولانا محمد ادریس کاندھلوی]

اس طرح نبیؐ اَمن و آشتی ﷺ نے کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کی جان بخشی کر دی، حالانکہ وہ اپنی حرکات کی وجہ سے واجب القتل تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25۔ عکرمہ بن ابوجہل کے لیے امان

عکرمہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل کا بیٹا تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے باپ کی لاش میدانِ بدر ہی میں چھوڑ کر مکہ واپس چلا گیا۔ پھر غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کے خلاف بڑی بہادری سے لڑا۔ اس کے دل میں پہلے باپ کی حمایت کی وجہ سے اسلام سے نفرت تھی، اب باپ کا انتقام لینے کے لیے اسلام دشمنی انتہا کو پہنچ گئی۔

جنگ خندق کے موقع پر بھی عکرمہ قریش کے لشکر میں شامل تھا۔ وہ گھوڑے سمیت خندق پار کر گیا تھا مگر پھر جان بچا کر واپس بھاگا۔

پھر فتح مکہ کے موقع پر اگرچہ قریش کو اسلامی لشکر کے مقابلے کی طاقت نہ تھی۔ پھر بھی عکرمہ اور اُس کے چند ساتھیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے دستے سے پنجہ آزمائی کی، مگر شکست کھائی۔ عکرمہ کے کئی ساتھی جھڑپ میں مارے گئے اور وہ کچھ اور افراد کی طرح وہاں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔

فتح مکہ کے بعد اسلام کا غلبہ دیکھ کر عکرمہ کو سخت ندامت ہوئی۔ اگرچہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا تھا لیکن جن چند افراد کا خون مباح کیا تھا کہ یہ جہاں بھی پائے جائیں ان کو قتل کر دیا جائے اُن میں عکرمہ بھی شامل تھا۔ مکے سے فرار ہونے کے بعد عکرمہ نے یمن کا رُخ کرلیا۔ وہ ابھی تہامہ کے علاقے میں ساحل سمندر پر کشتی میں سوار ہونے لگا تھا کہ اُس کی بیوی اُمِّ حکیم جو مسلمان ہو چکی تھی، اپنے رومی غلام کے ہمراہ وہاں پہنچ گئی، اُس نے اپنے شوہر عکرمہ سے کہا:

"اے میرے چچا کے بیٹے! میں تمھارے پاس لوگوں میں سب سے افضل اور سب سے بڑی نیک ہستی کی طرف سے آئی ہوں، یعنی حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے۔ میں نے اُن سے تمہارے لیے پناہ طلب کی تو انھوں نے کمال شفقت سے پناہ دی ہے۔ اب اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو!''

عکرمہ بولا:

''کیا تم نے اُن سے خود بات کی ہے؟''

اُمّ حکیم نے جواب دیا:

''جی ہاں، میں نے خود بات کی ہے اور تمہارے لیے پناہ حاصل کر لی ہے۔''

اُمّ حکیم کے یقین دلانے پر عکرمہ اُن کے ساتھ واپس لوٹ آیا۔ راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو عکرمہ نے اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کیا تو اس نے سختی سے انکار کر دیا اور کہا:

''میں مسلمان ہو چکی ہوں اور تو مشرک ہے۔''

عکرمہ کو اس پر بڑا تعجب ہوا وہ کہنے لگا:

''اس کا مطلب ہے اب میرے اور تیرے درمیان بہت بڑی خلیج حائل ہو گئی ہے۔''

جب عکرمہ مکہ مکرمہ پہنچا تو اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا:

''عنقریب عکرمہ بن ابی جہل تمہارے پاس مؤمن اور مہاجر بن کر آئے گا۔ اس کے باپ کو گالی نہ دو۔ کیوں کہ میت کو گالی دینے سے اس کے لواحقین کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ گالی میت کو نہیں پہنچتی۔''

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ عکرمہ اور اُس کی بیوی اُمّ حکیم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچ گئے۔

جب نبی کریم ﷺ نے اُن کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ خوشی کے عالم میں اُن کی طرف لپکے۔

پھر جب حضور ﷺ بیٹھ گئے تو عکرمہ ادب سے کھڑا رہا۔ پھر کہنے لگا:

''یا رسول اللہ ﷺ! اُمّ حکیم نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے پناہ دے دی ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبیِ امن و آشتی ﷺ نے فرمایا:

''ہاں! یہ سچ کہتی ہے۔ تجھے پناہ حاصل ہے۔''

پھر عکرمہ نے پوچھا:

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں تمھیں اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں۔ نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو...... (اس طرح آپ ﷺ نے اسلام کے تمام ارکان بتا دیے۔)''

عکرمہ بولا:

''یقیناً آپ ﷺ نے حق بات کی طرف دعوت دی ہے اور بھلائی کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ اس دعوت سے پہلے بھی ہم میں سب سے زیادہ سچے اور نیک انسان تھے۔''

پھر عکرمہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔''

سیرت ابن اسحٰق میں حضرت عکرمہ کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح لکھا ہے:

((فأما عكرمة فهرب إلى اليمن، وأسلمت امرأته أم حكيم بنت الحارث من هشام، فاستأمنت له من رسول الله ﷺ فأمنه، فخرجت في طلبه إلى اليمن، حتى أتت به رسول الله ﷺ، فأسلم .))

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[السیرۃ النبویۃ، لابن اسحٰق، جلد دوم، صفحہ: 530]

اس کے بعد حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے مزید فرمان کے مطابق اقرار کیا کہ؛

"میں مسلمان مجاہد اور مہاجر ہوں۔"

اس طرح نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اسلام کے ایک دشمن اور مسلمانوں کے قاتل کا خون معاف کردیا۔ اُسے امان دی گئی اور اُس کی عزت افزائی کی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

26۔ صفوان بن اُمیہ کے لیے امان

نبیِّ امن و آشتی ﷺ نے مشرک صفوان بن اُمیہ کو بھی امان دی تھی جو قریش کے سرداروں میں سے تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا۔ اس نے عمیر بن وہب کو نبی ﷺ کے قتل پر مامور کیا تھا۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو اُس نے ڈر سے بھاگ کر سمندر کے راستے یمن جانے کا ارادہ کر لیا۔

عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مسلمان ہو چکے تھے، نبیِّ امن و آشتی ﷺ سے صفوان بن اُمیہ کے لیے امان طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اس کو امان ہے۔"

عمیر بن وہب نے دوبارہ درخواست کرتے ہوئے اس امان کے لیے حضور ﷺ سے کوئی نشانی طلب کی تا کہ اُسے دیکھ کر صفوان کو میرا اعتبار آئے، تو آپ ﷺ نے اُسے اپنا عمامہ مبارک عطا فرمایا۔ عمیر رضی اللہ عنہ اُسے لے کر صفوان کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا:

"مجھے وہاں جانے میں اپنی جان کا ڈر ہے۔"

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بولے:

"صفوان! ابھی تمھیں محمد ﷺ کے عفو و کرم کا علم نہیں۔"

یہ سن کر صفوان بن اُمیہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اُس نے سب سے پہلے حضور ﷺ سے یہ سوال کیا کہ:

"کیا آپ ﷺ نے مجھے امان دی ہے؟"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"ہاں، یہ سچ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفوان کہنے لگا:

''مجھے دو ماہ کی مہلت دے دیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمھیں دو نہیں چار مہینوں کی مہلت ہے۔''

اس مدت کے بعد صفوان بن اُمیہ اپنی خوشی سے دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔

[سیرت ابن هشام]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

27۔ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام (9 ہجری)

نبیِ امن و آشتی ﷺ نے اپنے ایک مخالف اور دشمن عدی بن حاتم کو بھی امان دی تھی اور اُسے معاف کر دیا تھا۔ یہ واقعہ بھی نبی کریم ﷺ کی امن پسندی اور صلح جوئی کا ثبوت ہے ورنہ آپ ﷺ چاہتے تو اُسے قتل بھی کرا سکتے تھے، مگر آپ ﷺ کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر وہ اسلام لائے۔

حدیث اور تاریخ و سیرت کی کتب میں حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ خود ان کی اپنی زبانی اس طرح بیان ہوا ہے:

سیرت ابن اسحٰق میں حضرت عدی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ اُن کی اپنی زبانی یوں بیان ہوا ہے:

((قال: فخرجت حتى أقدم على رسول الله ﷺ المدينة، فدخلت عليه، وهو في مسجده، فسلمت عليه. فقال: من الرجل؟ فقلت: عدي بن حاتم، فقام رسول الله ﷺ، فانطلق بي الى بيته، فوا الله إنه لعامد بي إليه، إذ لقيته امرأة ضعيفة كبيرة، فاستوقفته، فوقف لها طويلا تكلمه في حاجتها، قال، قلت في نفسي والله ما هذا بملك، قال، ثم مضى رسول الله ﷺ حتى إذا دخل بي بيته تناول وسادة من أدم محشو ليفا، فقذفها الي، فقال: اجلس على هذه، قال: قلت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بل أنت فاجلس عليها ، فقال: بل أنت . فجلست عليها ، وجلس رسول الله ﷺ بالأرض . قال: قلت في نفسي: والله ما هذا بأمر ملك ، ثم قال: إيه يا عدي بن حاتم! ألم تك ركوسيًا؟ قال: قلت: بلى ، قال: أو لم تكن تسير في قومك بالمرباع ، قال: قلت: بلى ، قال: فإن ذلك لم يكن يحل لك في دينك ، قال: قلت: أجل والله ، وقال: وعرفت أنه نبي مرسل ، يعلم ما يجهل ، ثم قال: لعلك يا عدي إنما يمنعك من دخول في هذا الدين ما ترى من حاجتهم ، فوالله ليوشكن المال أن يفيض فيهم حتى لا يوجد من يأخذه ، ولعلك إنما يمنعك من دخول فيه ما ترى من كثرة عدوهم وقلة عددهم فوالله ليوشكن أن تسمع بالمرء ة تخرج من القادسية على بعيرها حتى تزور هذا البيت ، لا تخاف ، ولعلك إنما يمنعك من دخول فيه أنك ترى أن الملك والسلطان في غيرهم ، وايم الله ليوشكن أن تسمع بالقصور البيض من أرض بابل قد فتحت عليهم ، قال: فأسلمت .))

[السیرۃ النبویۃ، لابن اسحق، جلد دوم، صفحہ: 652-651]

”جب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سنا تو میرے دل میں اُن کے لیے انتہائی نفرت پیدا ہوگئی۔ میں اپنے علاقے کا سردار تھا۔ میرا مذہب عیسائیت تھی۔ میں بھی اپنی رعایا سے، دوسرے عرب بادشاہوں کی طرح، اُن کے مال سے چوتھائی حصہ لیتا تھا۔

ابتدا میں نفرت اور حقارت کی وجہ سے میں نے کوئی پروانہ کی۔ پھر جب حضرت محمد ﷺ کو شان وشوکت میں بڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو جزیرۂ عرب میں فتوحات حاصل ہوئیں تو مجھے خطرہ محسوس ہوا اور اپنے اونٹ چرانے والے غلام سے کہہ دیا کہ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”آج سے تیز رفتار اونٹنیاں میرے لیے تیار رکھو۔“

ایک صبح میرے غلام نے مجھے اطلاع دی کہ:

”اگر آپ کے علاقے پر اسلامی لشکر حملہ کر دے تو آپ کیا کریں گے؟“

میں گھبرا گیا اور پوچھا آخر بات کیا ہے؟

غلام بولا: مجھے آج گھروں میں جھنڈے نظر آئے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلامی لشکر ہمارے علاقے پر حملہ کر کے کئی گھروں پر قبضہ کر چکا ہے۔

مجھے اپنی گرفتاری کا ڈر تھا اس لیے میں نے غلام سے کہا: میرے لیے وہ تیز رفتار اونٹنیاں لاؤ، جن کی تیاری کا میں نے حکم دیا تھا۔

چنانچہ وہ اونٹنیاں لے آیا۔ میں نے اپنے اہل و عیال کو ان پر سوار کیا اور ملک شام چلا گیا تاکہ وہاں اپنے ہم مذہب عیسائی لوگوں میں رہوں۔ جلد بازی اور گھبراہٹ میں خاندان کے تمام افراد بھی سفر پر نہ جاسکے۔ بعض راستے کی صعوبت میں برداشت نہ کر کے دورانِ سفر لقمہ اجل بن گئے۔ میری بہن بھی نجد میں کھوئی گئی۔ جس کا مجھے بہت صدمہ ہوا۔

میں ابھی شام ہی میں تھا کہ مجھے خبر ملی کہ ہمارے علاقے کو اسلامی لشکر نے فتح کر لیا ہے۔ میری بہن گرفتار ہو چکی ہے اور اُسے یثرب (مدینے) پہنچا دیا گیا ہے، جہاں وہ قید میں ہیں۔

ایک دن میری اُس بہن نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

”یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ مر چکا ہے۔ میرا سرپرست بھائی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ آپ ﷺ مجھ پر احسان کریں۔“

نبی کریم ﷺ نے پوچھا:

”تمہارا سرپرست کون ہے؟“

اُس نے بتایا کہ میرے بھائی کا نام عدی بن حاتم طائی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی راہ سے فرار ہو چکا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، آج سے تم آزاد ہو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اتفاق سے مدینے میں شام کا ایک قافلہ آیا ہوا تھا، جس میں ہمارے قبیلے کا ایک مسافر بھی شامل تھا۔ میری بہن اُس قافلے کے ہمراہ میرے پاس شام پہنچ گئی۔ اس کے سفر کے لیے حضورؐ نے اپنی طرف سے لباس، اونٹنی اور زادِ راہ بھی عنایت فرمایا تھا۔

آتے ہی بہن نے مجھ سے ناراض ہوتے ہوئے کہا:

"حاتم! تم اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے آئے مگر اپنی بہن کو کیوں نہ لائے۔ میں تمہارے باپ کی عزت تھی، مجھے خطرے میں ڈال کر تم ادھر بھاگ آئے۔ یہ تمہارے لیے شرم کی بات ہے۔"

میں نے کہا:

"میری بہن! تم ناراض نہ ہو۔ اطمینان سے بیٹھو تو سہی۔ تم تھکی ہوئی معلوم ہوتی ہو۔"

پھر میں نے اپنی بہن سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ بڑی سمجھ دار عورت تھی۔ اُس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں جلد از جلد حضور ﷺ سے ملاقات کے لیے چلا جاؤں۔ اگر وہ سچے نبی ہیں تو تمھیں اُن سے ملاقات کی سعادت حاصل کرنی چاہیے اور اگر وہ بادشاہ ہیں تو بھی تمھیں ذلیل نہیں کریں گے۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شام سے مدینے آنے کا عزم کر لیا۔ بغیر کسی پیشگی ضمانت کے براہِ راست نبی کریم ﷺ سے ملنے کے لیے چل پڑا۔

جب میں مدینے پہنچا تو اُس وقت رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد (مسجد نبوی) میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کون ہو؟"

میں نے عرض کیا: "میں عدی بن حاتم طائی ہوں۔"

یہ سن کر آپ ﷺ خوش ہوئے۔ میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک بڑھیا نے جس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا، آپ ﷺ کو روک کر آپ ﷺ سے اپنی کوئی ضرورت پیش کی۔ آپ ﷺ نے اُسے پورا وقت دے کر اُس کی بات توجہ سے سنی اور اُس کا کام کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے دل میں کہا: یقیناً یہ شخص بادشاہ نہیں ہے۔

پھر آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے۔ مجھے بیٹھنے کے لیے ایک تکیہ دیا اور خود زمین پر بیٹھ گئے۔

میں نے سوچا یہ طریقہ کسی بادشاہ کا نہیں ہو سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! شاید تم اس لیے اسلام قبول نہیں کرنا چاہتے کہ مسلمان مالی طور پر کمزور ہیں۔ اللہ کی قسم! عنقریب ایک دن ایسا آئے گا جب مسلمان اتنے امیر ہوں گے کہ اُن کو کوئی صدقہ لینے والا نہ ملے گا۔

اے عدی! شاید تم اس لیے اسلام قبول نہیں کرنا چاہتے کہ مسلمان کم ہیں اور اُن کے دشمن زیادہ ہیں۔ اللہ کی قسم! عنقریب تم سنو گے کہ جزیرۃ العرب مفتوح ہو گا اور قادسیہ سے ایک عورت اکیلی سواری پر قادسیہ (یا حیرہ) سے روانہ ہو گی اور بے خطر سفر کرتے ہوئی خانہ کعبہ کا طواف کرے گی۔

اے عدی! شاید تم اس لیے اسلام قبول نہیں کرتے ہو کہ آج غیر مسلموں ہی کی حکومتیں ہیں۔ اللہ کی قسم! عنقریب تم سنو گے کہ بابل کے سفید محلات مسلمانوں نے فتح کر لیے ہیں اور کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

میں نے تعجب سے پوچھا: کیا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اُسی کے۔

حضرت عدی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی یہ باتیں سن کر بہت متاثر ہوا اور میں نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی ان تینوں پیش گوئیوں میں سے دو پیش گوئیاں پوری ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہیں اور تیسری بھی ان شاء اللہ پوری ہو جائے گی۔ (تیسری پیش گوئی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں پوری ہوئی، جب امیر لوگ سونا چاندی لیے پھرتے تھے، مگر صدقہ لینے والا کوئی نہ ملتا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

28۔ ’’تمھیں اس وقت مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟‘‘

نبی کریم ﷺ کی امن پسندی اور عفو و درگزر کا ایک واقعہ حسب ذیل ہے۔

صحیح بخاری میں ایک دفعہ نبی کریم ﷺ ایک غزوے سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ راستے میں ایک وادی آئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دھوپ کی شدت کی وجہ سے وہاں درختوں کے نیچے بستر لگا لیے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنی تلوار درخت کی ٹہنی سے لٹکا دی۔

چونکہ کفار مسلمانوں کی تاک میں رہتے تھے۔ اچانک وہاں ایک بدو بے خبری میں آ گیا اور اُس نے درخت سے آپ ﷺ کی تلوار اُتار لی۔ حضور ﷺ دفعتہً بیدار ہوئے تو دیکھا ایک شخص سرہانے کھڑا ہے اور اُس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے۔ آپ ﷺ کو جاگتے دیکھ کر بدو بولا: ’’کیوں محمد! اب بتاؤ تمھیں ا ، وقت مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟‘‘

آپ ﷺ نے اطمینان سے فرمایا: ’’اللہ!‘‘

حضور ﷺ کی پر اثر آواز سن کر بدو نے تلوار نیام میں کر لی۔ اتنی دیر میں دوسرے صحابہ کرام آ گئے۔ حضور ﷺ نے اُن سے سارا واقعہ بیان فرمایا لیکن بدو کو امان دے کر اُسے چھوڑ دیا۔

صحیح بخاری میں یہ واقعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی اس طرح بیان ہوا ہے:

((أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرَةِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ ، ثَلَاثًا ، وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ .))

[صحيح بخاري، كتاب الجهاد، حديث: 2910]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

29۔ایک بدو کی گستاخی

نبیٔ امن و آشتی ﷺ ایسے لوگوں کو جو جہالت اور کم علمی سے آپ ﷺ کو ایذا پہنچاتے یا کوئی گستاخی کر بیٹھتے، کوئی سزا نہ دیتے تھے بلکہ اُن سے درگزر فرماتے تھے۔اسی طرح کا ایک بدو کا واقعہ حسب ذیل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ ہم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف رکھتے اور باتیں ہوتی تھیں۔ پھر جب آپ ﷺ اُٹھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے تو ہم لوگ بھی چلے جاتے تھے۔

ایک روز جب حسب معمول آپ ﷺ مسجد سے نکلے تو سامنے سے ایک بدو آیا۔اُس نے پیچھے سے آپ ﷺ کی چادر اتنے زور سے کھینچی کہ آپ ﷺ کی گردن سرخ ہوگئی۔ آپ ﷺ نے مڑ کر اُسے دیکھا تو وہ کہنے لگا:

"میرے اُونٹوں کو غلے سے لاد دے۔جو مال تیرے پاس ہے، وہ نہ تیرا ہے اور نہ تیرے باپ کا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"پہلے میری گردن کا بدلہ دو، پھر غلہ دیا جائے گا۔"

وہ بار بار یہ جواب دیتا رہا کہ میں ہرگز بدلہ نہ دوں گا۔آخر آپ ﷺ نے اس کے اونٹوں پر جو اور کھجوریں لدوائیں اور اُس سے کوئی انتقام نہ لیا۔

یہ واقعہ (ابوداؤد، بخاری و مسلم عن انس رضی اللہ عنہ) سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہوا ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهِ ، فَحَدَّثَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ، فَنَظَرْنَا إِلَى أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَكَانَ رِدَاءً خَشِنًا، فَالْتَفَتَ. فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، لَا. لَا أَحْمِلُكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِنْ جَبْذَتِكَ الَّتِي جَبَذْتَنِي. فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرَيْهِ هَذَيْنِ، عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى الْآخَرِ تَمْرًا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: انْصَرِفُوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ.))

[سنن أبي داود، كتاب الأدب، حديث: 4775]

یہ واقعہ معمولی تغیر کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی بیان ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

30۔ خطبۂ حجۃ الوداع

سلام اُس پر دیا منشور جس نے امنِ عالم کا
دیا ہے سرکشوں کو درس جس نے لطفِ باہم کا

10 ہجری میں نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا۔ مدینہ منورہ کے اردگرد کے قبائل سمیت قریباً ایک لاکھ فرزندانِ اسلام آپ ﷺ کے ہمراہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ذوالحلیفہ (موجودہ نام ابیار علیؓ) کے مقام پر احرام باندھا گیا۔ تلبیہ پڑھا گیا۔ قربانی کے جانوروں کو نشانِ زد کیا گیا۔

نبی کریم ﷺ 4 ذوالحجہ 10 ہجری کو مکہ شہر میں باب السلام سے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر سعی کی۔ 8 ذوالحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا۔ 9 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں جا کر وقوف کیا۔ اپنی قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہونے کی حالت میں خطبہ حجۃ الوداع فرمایا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

”لوگو! میری بات غور سے سنو! میں خیال کرتا ہوں کہ اس سال کے بعد اس مقام پر تم سے نہ مل سکوں گا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے تا کہ تم پہچانے جا سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ نہ کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر برتری حاصل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے۔

اے لوگو! تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں، جیسے آج کا دن (یومِ عرفہ)، یہ شہر (مکہ) اور یہ مہینہ (حرمت کا مہینہ ذوالحجہ)۔

اے لوگو! تم عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہو گے اور تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار، میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

اے لوگو! جاہلیت کی تمام رسمیں اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے تمام جھگڑے اور خون کے دعوے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون عمار بن ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں، جو بنی سعد میں پلا بڑھا اور بنو ہذیل نے اُسے ہلاک کر دیا تھا۔

میں جاہلیت کا سود کالعدم کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔

اے لوگو! اپنی بیویوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کے نام کی ذمہ داری سے اور اُس کے کلام سے وہ تمھارے لیے حلال ہوئیں، تمھارا حق اُن پر یہ ہے کہ وہ تمھارے بستر پر کسی دوسرے کو نہ آنے دیں (جس کا آنا تمھیں ناگوار ہو)، کسی کو بغیر تمھاری اجازت گھر میں نہ آنے دیں جس کا آنا تمھیں ناپسند ہو۔ وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے تمھیں اجازت دی ہے کہ تم ان کو سمجھاؤ اپنی خواب گاہوں سے جدا کر دو اور ایسی بدنی سزا دے سکتے ہو جو نشان ڈالنے والی نہ ہو۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو دستور کے مطابق اُن کا نان و نفقہ تمھارے ذمے ہے۔ خبردار کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔ تم عورتوں سے اچھا سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہاری نگرانی میں ہیں۔

بے شک شیطان اس سرزمین سے ناامید ہوگیا ہے کہ اُس کی یہاں عبادت کی جائے گی۔ لیکن وہ خوش ہے کہ اس کے سوا دوسرے اُن گناہوں میں تم اس کی پیروی کرو گے، جنھیں تم ہلکا سمجھتے ہو۔

قتل عمد میں قصاص لیا جائے گا۔ قتل خطا اور شبہ قتل عمد جو لاٹھی سے یا پتھر مارنے سے ہو اس کی دیت (خوں بہا) سو اونٹ ہے، جو اس میں اضافہ کرے وہ جاہلیت کا پیروکار ہے۔

اے لوگو! مہینوں کا ادل بدل کرنا (نسیئہ) کفر میں اضافہ ہے۔ اس کے ذریعے کفار اور زیادہ گمراہ ہوتے ہیں۔ ایک سال کسی مہینے کو حلال اور دوسرے سال حرام قرار دیتے ہیں، تاکہ اس طرح حرام مہینوں کی گنتی پوری کرلیں۔

زمانہ آج پھر اُس پہلی حالت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ (12) ہے، یہی نوشتۂ تقدیر ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مسلسل ذوقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ ایک اکیلا الگ رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔

اے لوگو! اللہ نے ہر حق دار کو (وراثت میں) اُس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

بچے کا نسب اس آدمی سے ثابت ہوگا جس کی وہ بیوی ہے اور جس شخص نے بدکاری کی اُس کے لیے سزا ہے۔

جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنا نسب ظاہر کیا یا کسی غلام نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔

قرض ادا کیا جائے گا۔ عادیت واپس ہوگی۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبردار! مجرم اپنے جرم کا خود ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم میں بیٹا، یا بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا۔

اے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ تمہارے غلام تمہارے ماتحت ہیں جو خود کھاؤ، اُن کو کھلاؤ اور جو خود پہنو اُن کو بھی پہناؤ۔

خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اسے صحیح طور پر واپس لوٹائے۔

لوگو! اگر کوئی نکٹا حبشی غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم اس کی اطاعت کرنا۔

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے اگر تم نے مضبوطی سے تھام لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن)۔

اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ دن رات میں پانچ وقت نماز ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اور اپنے مال سے خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرو۔ اللہ کے گھر کا حج کرو اور اپنے امراء کی اطاعت کرو۔ اس طرح تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

"اے لوگو! جب قیامت کے دن میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟"

سب نے کہا: "ہم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم تک اللہ کے احکام پہنچا دیے اور رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔"

اس وقت نبی امن و آشتی ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو تین بار آسمان کی طرف اُٹھایا اور پھر جھکایا اور آپ ﷺ ہر بار یہ فرماتے تھے کہ:

"اے اللہ! تو گواہ رہ۔ تیرے یہ بندے کیا کہہ رہے ہیں۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"دیکھو، جو لوگ یہاں حاضر ہیں وہ اُن لوگوں تک جو یہاں موجود نہیں، میری یہ باتیں پہنچا دیں۔ ممکن ہے بعض سننے والے بتانے والوں سے زیادہ بات کو یاد رکھنے والے اور حفاظت کرنے والے ہوں۔ تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمتیں ہوں۔"

• سیرت ابن اسحٰق میں خطبہ الوداع کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

((قال ابن اسحق: ثم مضى رسول الله ﷺ على حجة، فأرى الناس مناسكهم، وأعلمهم سنن حجهم، وخطب الناس خطبته التى بين فيها ما بين، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: ايها الناس، اسمعو قولى، فإنى لا أدرى لعلى ألقاكم بعد عامى هذا الموقف ابدًا۔ أيها الناس، إن دماء كم واموالكم عليكم حرام إلى أن تلقوا ربكم، كحرمة يومكم هذا، وكحرمة شهركم هذا، وإنكم ستلقون ربكم، فيسألكم عن اعمالكم، وقد بلغت، فمن كانت عنده أمانة فليؤدها الى من ائتمنه عليها، وإن كل ربا موضوع، ولكن لكم رء وس اموالكم، لا تظلمون ولا تظلمون قضى الله أنه لا ربا، وإن ربا عباس بن عبدالمطلب موضوع كله، وأن كل دم كان فى الجاهلية موضوع وإن أول دمائكم أضع دم ابن ربيعة بن الحارث بن عبدالمطلب، وكان مسترضعا فى بنى ليث، فقتلته هذيل فهو أول ما أبدأ به من دماء الجاهلية، أما بعد أيها الناس، فإن الشيطان قد يئس من أن يعبد بأرضكم هذه ابداً،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولكنه إن يطع فيما سوى ذلك فقد رضى به مما تحقرون من أعمالكم، فاحذروه على دينكم.

أيها الناس: إن النسيء زيادة فى الكفر، يضل به الذين كفروا يحلونه عاما ويحرمونه عاما، ليواطئوا عدة ما حرم الله، فيحلوا ما حرم الله، ويحرموا ما أحل الله، وإن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق السموات والأرض، وإن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً، منها أربعة حرم، ثلاثة متوالية، ورجب مضر، الذى بين جمادى وشعبان.

أما بعد أيها الناس، فإن لكم على نسائكم حقا، ولهن عليكم حقا، لكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم احداً تكرهونه، وعليهن أن لا يأتين بفاحشة مبينة، فان فعلن فإن الله قد أذن لكم أن تهجروهن فى المضاجع وتضربوهن ضربًا غير مبرح، فإن انتهين فلهن رزقهن وكسوتهن بالمعروف واستوصوا بالنساء خيراً، فانهن عندكم عوان لا يملكن لأنفسهن شيئاً وإنكم إنما أخذتموهن بأمانة الله، واستحللتم فروجهن بكلمات الله فاعقلوا أيها الناس قولى، فإنى قد أبلغت وقد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبداً، أمراً بينا، كتاب الله وسنة نبيه، أيها الناس: اسمعوا قولى واعقلوه تعلمن أن كل مسلم أخ للمسلم، وأن المسلمين إخوة، فلا يحل لامرئ من أخيه إلا ما أعطاه عن طيب نفس منه فلا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تـظـلـمـن أنـفسـكـم . اللهم هل بلغت؟ فذكر لي الناس قالوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ .))

[السيرة النبوية، لابن اسحق، صفحه: 671-670]

نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اپنے اس خطبۂ مبارک کے ذریعے انسانیت کو جو ہدایات دی ہیں وہ امنِ عالم کی ضمانت ہیں۔ یہ خطبہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی محیط ہے۔ اس میں عدل و انصاف پر زور دیا گیا ہے اور اخلاقی تعلیمات دی گئی ہیں۔

دنیا نے چودہ سو برس بعد اسی کی خوشہ چینی کر کے وہ منشور بنایا ہے جسے ''اقوامِ متحدہ کا منشور انسانی حقوق'' کا نام دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اونٹ کا واقعہ

شرح السنۃ میں یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ اچانک ایسی جگہ سے گزرے، جہاں ایک اونٹ پانی پلایا جا رہا تھا۔ جب اونٹ نے نبی ﷺ کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اُس نے اپنی گردن کا اگلا حصہ جھکا دیا۔ آپ ﷺ وہاں رُک گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے کہا: یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ وہ بولا: یا رسول اللہ! ہم تو آپ ﷺ کو اونٹ تحفے میں دے دیتے مگر یہ اونٹ ایسے لوگوں کا ہے جن کی گزر بسر ہی اسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو کوئی بات نہیں۔ (پھر میں اسے نہیں خریدتا)۔ لیکن معاملہ یہ ہے کہ:

((فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّتِ الْعَلَفِ ، فَأَحْسِنُوْا إِلَيْهِ .))

[شرح السنة بحواله مشكوٰة المصابيح، حديث : 5922]

”یعنی اس اونٹ نے مجھے کام زیادہ ہونے اور چارہ کم ملنے کی شکایت کی ہے۔ تمھیں چاہیے کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ کے نکاح بھی امن وسلامتی کے وسائل تھے!

حقیقت یہ ہے کہ نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے نکاح جیسے ذاتی معاملے کو بھی معاشرے میں امن وسلامتی اور صلح جوئی کا ذریعہ بنادیا۔ اس بارے میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی شہرۂ آفاق کتاب ''رحمۃ للعالمین'' سے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

''غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ نبی ﷺ نے جس قدر نکاح کیے اُن کی بنیاد فوائد کثیرہ دین اور مصالح جمیلہ ملک اور مقاصد حسنہ قوم پر قائم تھی اور ان فوائد و مصالح مقاصد کا اس قدیم ترین زمانہ اور عرب جیسے جمود پسند ملک میں حاصل ہونا تزویج کے بغیر ممکن ہی نہ تھا۔

مثلاً اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر غور کرو کہ اس سے پیشتر جس قدر جنگیں مسلمانوں کے ساتھ کفار نے کیں ان میں سے ہر ایک میں یہود کا تعلق سِرًّا یا علانیۃً ضرور ہوتا تھا۔ مگر تزویج صفیہ رضی اللہ عنہا کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے۔

مثلاً سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر غور کرو، اُن کا باپ ابوسفیان عمائد قریش میں سے تھا اور قوم کا نشانِ جنگ اس کے گھر میں رکھا رہتا تھا۔ جب یہ نشان باہر کھڑا کیا جاتا تو تمام قوم پر آبائی ہدایات اور قومی روایات کے اتباع میں لازم ہو جاتا تھا کہ سب کے سب اس جھنڈے کے نیچے فوراً جمع ہو جائیں۔ اُحد اور حمراء الاسد، بدر الاخریٰ، احزاب وغیرہ لڑائیوں میں ابوسفیان ہی اس نشان کو لیے ہوئے قائد قریش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر آتا ہے۔ اس تزویج مبارکہ کے بعد دیکھو کہ وہ کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خود بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے آکر پناہ لیتا ہے۔

مثلاً اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر غور کرو، اُن کا باپ مشہور رہزن ڈکیتی پیشہ تھا اور مسلمانوں سے خاص دلی عداوت رکھتا تھا۔ بنو مصطلق کا مشہور طاقتور اور جنگ جو قبیلہ جو چند در چند شعوب پر محتوی تھا، اس کے اشارہ پر کام کرتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس تزویج سے پیشتر ہر ایک جنگ میں جو مسلمانوں کے خلاف ہوئی اس قبیلہ کی شرکت ضرور ہی پائی جاتی ہے، لیکن اس نکاح کے بعد یہ مخاصمتیں نابود ہو جاتی ہیں۔ تمام قبیلہ قزاقی چھوڑ کر متمدن زندگی اختیار کر لیتا ہے اور پھر مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہیں ہوتا۔

علی ہذا اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر غور کرو۔ ان کی ایک بہن سردار نجد کے گھر میں تھی۔ اس نکاح نے ملک نجد میں صلح اور اسلام کے پھیلانے میں بہترین نتائج پیدا کیے، حالانکہ قبل ازیں نجد وہ تھے جنھوں نے ستر (70) واعظانِ دین رضی اللہ عنہم کو اپنے ملک میں لے جا کر غدر سے قتل کیا تھا۔ اہل نجد ہی وہ تھے جن سے چند بار نقض امن اور فساد انگیزی کے واقعات ظہور میں آچکے تھے۔ ہر ایک شخص کو جو امن عامہ اور اصلاح ملک کے فوائد کا منکر نہیں، تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ نکاح کس قدر بابرکت تھا۔"

["رحمتہ للعالمین" از قاضی سلیمان منصور پوری، جلد اوّل، صفحہ: 345]

اس سلسلے میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنی "تفسیر عثمانی" میں لکھا ہے کہ:

"گویا کثرتِ ازواج میں ایک بڑی حکمت یہ ہوئی کہ خانگی معاشرت اور نسوانی مسائل کے متعلق نبی ﷺ کے احکام اور اُسوۂ حسنہ کی اشاعت کافی حد تک بے تکلف ہو سکے۔ نیز مختلف قبائل و طبقات کی عورتوں کے آپ ﷺ کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رہنے سے اُن قبائل اور جماعتوں کو آپ ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح اُن کی وحشت و نفرت بھی کم ہوئی اور اپنے کنبہ کی عورتوں سے آپ ؐ کی پاک دامنی، خوبیِ اخلاق، حسنِ معاملہ اور بے لوث کیریکٹر کو سن کر اسلام کی طرف رغبت بڑھی۔"

[دیکھئے تفسیر عثمانی، سورۂ احزاب زیر تفسیر آیت 50]

یہ سیرتِ طیبہ کا اعجاز ہے کہ جس نے نکاح جیسے ذاتی اور معاشرتی معاملے کو ملک عرب میں امن دامان اور اسلام کی اشاعت کا وسیلہ بنا دیا۔ گویا تزویج زوجات ترویج اسلام کا ذریعہ ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حدود وتعزیرات کے نفاذ کے ذریعے قیامِ امن

نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے جزیرۂ عرب میں اسلامی حدود وتعزیرات کے بے لاگ نفاذ کے ذریعے بھی امن وامان قائم کیا اور بدامنی کا مکمل خاتمہ کر دیا۔

اسلامی شرعی سزاؤں کا یہ خاصہ ہے کہ اگر معاشرے میں اُن کا صحیح نفاذ کر دیا جائے تو اس کے نتیجے میں یقینی امن وامان قائم ہو جاتا ہے۔ موجودہ زمانے میں اس کی مثال سعودی عرب کا ملک ہے۔

اس کے برعکس انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کے ذریعے معاشرے میں امن وامان کی ضمانت نہیں دی جا سکتی، بلکہ بعض اوقات اِن کا الٹا یہ اثر ہوتا ہے کہ ؏

بڑھتا ہے یہاں ذوقِ جرم ہر سزا کے بعد

یہی وجہ ہے کہ مغرب بالخصوص امریکہ اب تک اپنے ہاں جرائم پر قابو نہیں پا سکا۔

اسلامی حدود وتعزیرات کا فلسفہ:

اسلام چونکہ دین فطرت ہے۔ اس لیے اس کے حدود وتعزیرات بھی اپنی ایک فطری بنیاد رکھتے ہیں۔ انسانی فطرت طبعاً جرم کو ناپسند کرتی اور اس کے ارتکاب پر مجرم کے لیے کوئی نہ کوئی سزا تجویز کرتی ہے۔ ''جرم پر سزا'' ایک فطری اصول ہے جس سے انکار کرنا بدیہیات کا انکار کرنا ہے۔ کوئی برخود غلط آدمی ہی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ کسی جرم پر کوئی سزا نہیں ہونی چاہیے اور یہ کہ مجرم تو ایک قسم کا ذہنی مریض ہوتا ہے اور ذہنی مریض کسی سزا کا نہیں بلکہ ہمدردی کا مستحق ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی معاشرے میں اگر جرم پر سزا کا دستور ختم ہو جائے تو وہ معاشرہ درندوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، جہاں سے انسانیت بالکلیہ مٹ جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں مختلف جرائم پر متعدد سزائیں دینے کے لیے قوانین موجود ہیں۔ جن کے عملی نفاذ کے لیے وہاں کی حکومتیں اپنے ماتحت مقننہ، عدلیہ اور پولیس کے محکمے قائم کرتی ہیں تاکہ مجرمین اپنے کیفرِ کردار کو پہنچیں، جس کے نتیجے میں معاشرہ امن و امان کا گہوارہ بنے اور انسانی جان و مال اور آبرو کا پورا پورا تحفظ ہو سکے۔

اسلام نے معاشرے میں نفاذِ حدود کے دو ہدف متعین کیے ہیں ایک جزا اور دوسرا نکال و عبرت۔ قرآنِ حکیم نے چوری کی سزا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ؛

﴿جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾ [المائدۃ:38]

”یعنی چوری کی یہ سزا اللہ کی طرف سے ایک تو جرم کی پاداش ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ عبرت کا سامان بھی ہے۔“

جزا کا مطلب یہ ہے کہ ہر جرم پر اس کی نوعیت کے اعتبار سے نسبتاً سخت سزا رکھی گئی ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں سزا کا خوف پیدا ہو اور وہ جرم کے ارتکاب کی ہمت نہ کریں۔ نکال و عبرت کا یہ مفہوم ہے کہ سزا کا نفاذ سرِعام کیا جائے تاکہ مجرم کو جب سزا ملے تو یہ سزا معاشرے کے دوسرے افراد کے لیے بھی تازیانۂ عبرت کا کام دے، جس کے بعد وہ بھی قانون شکنی سے باز رہیں۔

فلسفۂ سزا اور شرعی حدود و تعزیرات کی حکمت کے بارے میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ میں لکھتے ہیں:

”شریعت نے بعض جرائم پر حدود مقرر کی ہیں اور یہ وہ جرائم ہیں جن کی وجہ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں فتنہ و فساد پھیلتا ہے اور مسلم معاشرے کا امن و سکون غارت ہوتا ہے۔ دوسرے ان جرائم کے بار بار ارتکاب کے نتیجے میں نفس انسانی عادتِ بد کا شکار ہوجاتا ہے اور اس جرم کا چسکا پڑ جاتا ہے، پھر اُسے جرم سے باز رکھنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے۔ اکثر اوقات بے چارے مظلوم کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ ان مجرموں کے مقابلے میں اپنا تحفظ کر سکے۔ اگر ان جرائم کی روک تھام نہ کی جائے تو پھر یہ جرائم وبا کی طرح پھیل کر پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اس طرح کے جرائم کے خاتمے کے لیے محض آخرت کے خوف اور وعظ و تلقین سے کام نہیں چلتا بلکہ اس کے لیے سخت سزاؤں کا نفاذ ضروری ہوتا ہے تاکہ مجرم کا انجام سب کے سامنے ہو، جسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی جرم کے ارتکاب سے باز رہیں۔ مثال کے طور پر جرمِ زنا کو لیجیے۔ جنسی خواہش، عورتوں کا حسن و جمال اور لذت طلبی اس کے محرکات ہیں۔ اس فعلِ بد کے باعث مجرم کے اہلِ خاندان بھی رسوا ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے اور کشت و خون کی نوبت آجاتی ہے۔ بالعموم یہ فعل فریقین کی باہمی رضامندی سے خلوت گاہوں میں پوشیدہ طور پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اگر اس کے لیے عبرت ناک سزا نہ رکھی جائے تو اس جرم کو پھیلنے سے روکا نہیں جاسکتا۔"

((أعلم أن من المعاصي ما شرع الله فيه الحدو ذلك كل معصية جمعت وجوها من المفسدة بان كانت فسادًا في الأرض واقتضابا على طمانينة المسلمين، وكانت لها داعية في نفوس بني اٰدم لا تزال تهيج فيها، ولها ضراوة لا يستطيعون الاقلاع منها بعد أن اشربت قلوبهم لها، وكان فيه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرر لا يستطيع المظلوم دفعه عن نفسه في كثير من الاحيان، وكان كثير الوقوع فيما بين الناس، فمثل هذه المعاصي لا يكفي فيها الترهيب بعذاب الآخرة بل لا بدّ من إقامة ملامة شديدة عليها وإيلام ليكون بين أعينهم ذٰلك فيردعهم عمّا يريدون كالزنا فانّها تهيج من الشبق والرغبة في جمال النساء ولها شرّة وفيها عار شديد على أهلها، وفي مزاحمة الناس على موطوأة تغيير الجبلة الانسانية وهي مظنة المقاتلات والمحاربات فيما بينهم ولا يكون غالبا إلا برضا الزانية والزاني، وفي الخلوات حيث لا يطلع عليها إلا البعض، فلو لم يشرع فيها حد وجيع لم يحصل الردع.))

[حجة الله البالغه، جلد 2، ص: 158، طبع مصر]

الغرض جرائم کو روکنے کے لیے اسلام بہت سے اقدامات کرتا ہے۔ وہ اپنے عقائد، تعلیم و تربیت اور معاشرتی دباؤ کے ذریعے جرائم کو وقوع پذیر ہونے سے روکتا ہے۔ اور اگر پھر بھی کوئی شخص ارتکابِ جرم سے باز نہیں آتا تو اسلامی قانون اسے سخت اور عبرت ناک سزا دیتا ہے تاکہ خوفِ سزا سے دوسرے لوگ مجرم نہ بننے پائیں اور اس طرح اسلامی حدود و تعزیرات کا نفاذ معاشرے سے جرائم کا قریباً خاتمہ کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی مختلف جرائم پر شرعی سزائیں نافذ کیں، جیسے چوری پر ہاتھ کاٹنا، قاتل کو قصاص میں قتل کرنا، ڈاکوؤں کو عبرت ناک قرآنی سزائیں دینا (قتل، پھانسی، ہاتھ پاؤں الٹی سمت سے کاٹنا اور جلاوطنی)، قذف پر اسّی (80) کوڑوں کی حد جاری کرنا اور زانیوں پر کوڑوں اور سنگ ساری کی حدود نافذ کرنا وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی معاشرے میں امن و امان قائم کرنے میں بڑی مدد ملی۔

اس کے علاوہ قرآنِ مجید کی تعلیم، تزکیۂ نفس، اخلاق اور تقویٰ کا یہ اثر تھا کہ لوگ تنہائی میں بھی جرم و گناہ سے باز رہتے اور بعض اوقات مجرم خود اپنی آزاد مرضی سے اقبالِ جرم کر کے سزا پاتا تھا۔ ملک عرب میں نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے جو امن و امان قائم کیا، اُس کی گواہی مشہور صحابی عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے اس طرح دی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا سفر کر کے خانہ کعبہ پہنچی اور اُسے سفر میں اللہ کے خوف کے سوا کوئی اور خوف نہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:3

غزواتِ نبوی ﷺ پر ایک نظر

کتبِ سیرت میں نبی ﷺ کے غزوات کو اس قدر نمایاں کر کے پیش کیا گیا کہ سیرت اور مغازی ہم معنیٰ الفاظ بن کر رہ گئے، جس کے نتیجے میں سیرتِ طیبہ کے دوسرے اہم گوشے اور روشن پہلو ثانوی حیثیت اختیار کر گئے۔ حالاں کہ غزوات و سرایا رسول اللہ ﷺ کے ہمہ گیر انقلاب کا صرف ایک جزو ہے۔

چنانچہ مولانا نعیم صدیقی نے لکھا ہے کہ:

"دراصل حضور ﷺ کو چارو ناچار میدانِ جنگ میں اُترنا پڑا کیونکہ شہادت گہِ اُلفت کے باہر باہر سے کوئی راہ نصب العین کی طرف جاتی نہ تھی، لیکن آپ ﷺ زمین کے ٹکڑوں کے بجائے روحوں کو فتح کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ تلوار کے زور سے بدنوں کو مطیع بنانے کے بجائے دلیل سے دماغوں کو اور اخلاق سے دلوں کو مسخر کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ کا اصل معرکہ رائے عام کے میدان میں تھا اور اس میدان میں حریفوں نے زک پر زک اُٹھائی اور تیزی سے بازی ہرتے چلے گئے۔ جنگی کارروائی اس تصادم کا بہت چھوٹا جزو ہے، جو حضور ﷺ کو انقلاب دشمنوں سے پیش آیا۔"

["محسنِ انسانیت" از نعیم صدیقی، صفحہ: 386-387]

اسی حقیقت کو علامہ شبلی نعمانی نے اس طرح بیان کیا ہے:

"پیغمبر کو ناگزیر طور پر جنگی واقعات پیش آتے ہیں۔ اس خاص حالت میں وہ بظاہر ایک فاتح یا سپہ سالار کے رنگ میں نظر آتا ہے، لیکن یہ پیغمبر کی اصلی صورت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پیغمبر کی زندگی کا ایک ایک خط و خال تقدس، نزاہت، حلم و کرم، ہمدردیٔ عام اور ایثار ہوتا ہے، بلکہ عین اُس وقت جب کہ اُس پر سکندرِ اعظم کا دھوکا ہوتا ہے، ژرف بین نگاہ فوراً پہچان لیتی ہے کہ سکندر نہیں بلکہ فرشتۂ یزدانی ہے۔''

[سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 55]

نبی کریم ﷺ نے 13 برس تک مکہ میں دعوت و تبلیغ اور اصلاح کا کام کیا۔ اس دوران میں مشرکینِ قریش سے کوئی جنگ نہیں ہوئی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو ابھی جنگ کرنے کی اجازت نہ تھی۔

پھر جب حضور ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو قریش کی اسلام دشمنی پہلے سے شدید تر ہوگئی اور وہ لڑنے پر اُتر آئے۔

1: چنانچہ ہجرت کے چند روز بعد ہی قریش نے مدینے کے رئیس عبداللہ بن اُبی (جو بعد میں ''رئیس المنافقین'' مشہور ہوا اور جس کی تاج پوشی کی شاہانہ رسم ادا کرنے کی تیاری ہجرتِ نبویؐ سے قبل ہو چکی تھی) کو یہ دھمکی آمیز خط لکھا کہ:

''تم لوگوں نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں پناہ دی ہے۔ ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ یا تم لوگ ان کو قتل کردو، یا شہر سے نکال دو ورنہ ہمارے لشکر تم پر حملہ کریں گے اور تمھیں قید کر کے تمہاری عورتوں پر تصرف کریں گے۔''

سنن اُبی داؤد میں اس خط کے یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں:

((إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيحَ نِسَاءَكُمْ))

[ابو داؤد، کتاب الخراج والفیئ والامارۃ، حدیث: 3004]

جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ خود عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے سمجھایا کہ:

''کیا تم اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے لڑو گے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ۔"

www.KitaboSunnat.com

سنن اَبی داوٗد میں یہ الفاظ روایت ہوئے ہیں:

((تُرِيْدُوْنَ أَنْ تُقَاتِلُوْا أَبْنَاءَ كُمْ وَإِخْوَانَكُمْ؟))

[سنن أبي داؤد، كتاب الخراج والفيئ والامارة، حديث: 3004]

2: اس کے کچھ عرصہ بعد قبیلۂ اوس کے رئیس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ ادا کرنے کے لیے مدینے سے مکے پہنچے۔ اُن کی قریش کے ایک مشرک سردار اُمیہ بن خلف سے پرانی دوستی تھی جو اسلام لانے کے بعد بھی قائم رہی۔ اسی تعلق کی بنا پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مکے میں قیام کے دوران اُمیہ بن خلف کے گھر مہمان ٹھہرے۔

ایک روز وہ اُمیہ بن خلف کے ساتھ خانہ کعبہ کے طواف کے لیے نکلے تو اتفاقاً ابوجہل سے سامنا ہوگیا۔ ابوجہل نے اُمیہ بن خلف سے پوچھا: "یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟" اُمیہ نے بتایا کہ: "سعد بن معاذ ہے۔" اس پر ابوجہل نے سعد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"تم لوگوں نے صابیوں (مشرکین حضرت محمد ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کرام کو صابی یعنی "بدعقیدہ اور مرتد" کہا کرتے تھے) کو پناہ دے رکھی ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ تم لوگ کعبے کے طواف کے لیے آؤ۔ اللہ کی قسم! اگر تم اُمیہ کے ساتھ نہ ہوتے تو زندہ بچ کر نہ جاتے۔"

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا:

"اگر تم نے ہمیں کعبے میں آنے اور حج کرنے سے روکا تو ہم تمہارا مدینے کا راستہ (شام کی تجارت کا راستہ) بند کردیں گے۔"

صحیح بخاری میں یہ واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے:

((عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا، فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ، انْظُرْ لِي سَاعَةً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: هَذَا سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ؟ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ: أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ، طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ ....))

[صحيح بخاري، كتاب المغازي، حديث: 3950]

3: سیرت ابن ہشام میں بھی ہے کہ قریش نے ہی رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ چھیڑی تھی۔

سیرت ابن ہشام میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((وكانت قريش هي التي نصبت الحرب لرسول الله ﷺ.))

4: غزوۂ بدر سے پہلے مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان کئی چھوٹی جھڑپیں ہو چکی تھیں، جن کا سبب قریش کی غارت گری تھی۔ وہ بعض اوقات مدینے کے آس پاس پہنچ کر مسلمانوں کے چرواہوں کو قتل کرتے اور اُن کے اونٹ وغیرہ لوٹ کر لے جاتے تھے۔ جیسا کہ کرز بن جابر فہری نے اسی طرح کی غارت گری کی تھی۔ ایسی صورتِ حال میں مسلمانوں کو چوکنا رہنا پڑتا تھا۔ اس لیے اُن کے کئی محافظ گشتی دستے (جن کو سرایا بھی کہتے ہیں) اِدھر اُدھر قریش کی خبر گیری اور جاسوسی کے لیے بھیجے جاتے تھے۔ اسی طرح کا ایک بارہ افراد پر مشتمل گشتی دستہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے حالات معلوم کرنے کی خاطر نخلہ (مکے اور طائف کے درمیان ایک مقام) کی طرف بھیجا گیا۔ اتفاق سے اس دستے کا سامنا قریش کے ایک تجارتی قافلے سے ہو گیا جو شام سے واپس آ رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے اُس قافلے پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں قریش کا ایک شخص عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ اُن کے دو افراد گرفتار ہوئے اور کچھ مالِ غنیمت ملا۔ جب حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے مدینے آ کر حضور ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کے ساتھ ارشاد فرمایا:

"میں نے تمھیں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی۔"

اور آپ ﷺ نے وہ مالِ غنیمت بھی قبول نہ فرمایا۔

عمرو بن حضرمی کے قتل پر قریش مشتعل ہو گئے وہ تو پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف خار کھائے ہوئے تھے۔ اس طرح یہ واقعہ جنگِ بدر کا فوری سبب بن گیا۔

5: خانہ کعبہ قریش کے قبضے میں تھا۔ وہ مسلمانوں کو وہاں عبادت کرنے، عمرہ و حج کرنے سے روکتے تھے۔ اس کے جواب میں مسلمانانِ مدینہ کے لیے قریش کے تجارتی قافلوں کو روکنے کا جواز پیدا ہو گیا تا کہ اس طرح قریش کو مجبور کیا جائے کہ وہ اہلِ اسلام کو زیارت کعبہ کرنے کی اجازت دیں۔

چنانچہ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ:

"قریش نے مسلمانوں کو عموماً حج اور عمرہ سے روک دیا اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ اُن کا کاروانِ تجارت روک دیا جائے کہ وہ مجبور ہو کر مسلمانوں کو کعبہ کے اندر جانے کی اجازت دیں۔"

[سیرت النبیؐ از شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 333]

6: غزوۂ بدر میں قریش مکہ نے ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینے پر چڑھائی کر دی، اس لیے نبیِ امن و آشتی ﷺ کو اپنے دفاع میں جنگ لڑنی پڑی۔

7: غزوۂ اُحد میں بھی مشرکینِ قریش نے مدینے پر تین ہزار کا لشکر لے کر حملہ کر دیا۔ اور نبی کریم ﷺ کو دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور کیا۔

8: غزوۂ خندق (جسے غزوۂ احزاب بھی کہا جاتا ہے) کے وقت قریش نے دوسرے عرب قبائل کو ساتھ ملایا اور چوبیس ہزار (24000) کے لشکر جرار کے ساتھ مدینے پر حملہ آور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ اس موقع پر نبیٔ اکرم ﷺ کی طرف سے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق، خندق کھود کر مدافعت کی گئی۔

9: صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی قریشِ مکہ نے نبی ﷺ اور آپ ؐ کے چودہ سو (1400) صحابہ کرام کو عمرہ کرنے سے روکا۔ اس نازک موقع پر حضور ﷺ نے صلح کو جنگ پر ترجیح دی۔ اور بظاہر ایک مظلومانہ صلح کی۔

10: ابتدائی تمام بڑی جنگیں...... غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق وغیرہ مدافعانہ طور پر لڑی گئیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے دشمن کے خلاف پہل کا آغاز کیا اور فتح خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور سب سے آخر میں تبوک کی مہم میں اپنے مخالفین کے مقابلے میں پیش قدمیاں کیں۔

11: واقعہ یہ ہے کہ نبیٔ امن و آشتی ﷺ کو شروع میں اپنے دفاع میں تلوار اُٹھانی پڑی، پھر جو قبائل مدینے کی اسلامی ریاست کے لیے خطرہ تھے، اُن کے خلاف جنگ میں پہل کی گئی۔

چنانچہ علامہ شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ:

"غزوہ کی صرف دو صورتیں تھیں:

1۔ دشمنوں نے دارالاسلام پر حملہ کیا اور اُن کا مقابلہ کیا گیا۔

2۔ یہ معلوم ہوا کہ دشمن مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں اور پیش قدمی کی گئی۔"

[سیرت النبی ؐ از علامہ شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 330]

12: قرآنِ مجید میں بھی جہاد کی اجازت کا ابتدائی حکم مقاتلین اور ظلم و ستم کے خلاف مدافعت کے طور پر دیا گیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ ﴾ [الحج: 39]

"اُن لوگوں (مسلمانوں) کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اب لڑنے کی اجازت دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کیا جارہا ہے، اور اللہ اُن کی مدد کرنے پر یقیناً قادر ہے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا کہ:

﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ﴾ [البقرة:190]

"اور اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔"

13: بعثتِ نبوی ﷺ کا اصل مقصد دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ذریعے انسانی ہدایت و فلاح تھی اور یہ مقصد بغیر لڑائی کے بھی ممکن تھا، بشرطیکہ مخالفین جبر و طاقت کی بجائے دلیل سے کام لیتے۔ لیکن جب مخالفوں نے نبیٔ امن و آشتی ﷺ کی پُراُمن تحریک کو زبردستی روکنے اور طاقت سے مٹانے کی کوشش کی تو حضور ﷺ کو بھی مجبوراً تلوار اُٹھانی پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے حکمِ الٰہی کے مطابق اُس وقت تک تلوار نیام میں نہ رکھی، جب تک پورے جزیرۃ العرب سے فتنہ و فساد، بدامنی، غارت گری، ظلم و ستم اور کفر و شرک کا غلبہ و استیلا ختم نہیں ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:4

نبیٔ امن و آشتی ﷺ کا
جنگ سے متعلق ضابطۂ اخلاق

دشمن سے جنگ کی صورت میں نبیٔ امن و آشتی ﷺ کے عملی ضابطۂ اخلاق کے اہم نکات درج ذیل تھے:

1: عام طور پر جنگ میں پہل کرنے سے گریز کیا جائے۔

2: جنگ میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور عبادت گزاروں کو قتل نہ کیا جائے۔
سنن ابی داؤد میں ہے کہ:
((لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا امْرَءَةً.))
[سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، حديث: 2614]

3: جو شخص ہتھیار ڈال دے یا میدانِ جنگ سے بھاگ جائے اُس کا تعاقب نہ کیا جائے۔

4: دشمن کے جانوروں اور مویشیوں پر ظلم نہ کیا جائے۔

5: جنگ کے دوران میں سایہ دار اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ دشمن کی فصلوں کو تباہ نہ کیا جائے۔

6: کسی کو آگ میں نہ جلایا جائے کیوں کہ آگ کا عذاب دینا صرف خالق کائنات کا حق ہے۔

7: عبادت گاہوں (شفاخانوں اور تعلیمی اداروں) کو مسمار نہ کیا جائے۔

8: کسی ریاست کے سفیر کو قتل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب مسیلمہ کذاب کا سفیر حضور ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس آیا اور اُس نے نہایت گستاخانہ باتیں کیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: قاصد کا قتل کرنا روا نہیں ورنہ تو قتل کر دیا جاتا۔

9: زخمیوں اور قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے۔

10: جنگ میں مارے جانے والوں کی لاشوں کا مثلہ نہ کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں اُن کے کان، ناک، آنکھیں یا دوسرے اعضاء نہ کاٹے جائیں۔ گویا لاش کا حلیہ نہ بگاڑا جائے۔

((فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِدًا .))

[کتاب الخراج از امام ابو یوسف، ص: 130]

"پھر اگر وہ (دشمن) تم سے لڑائی کریں تو اُن سے فریب نہ کرو، کسی کا مثلہ نہ کرو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔"

11: دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لیے جنگ نہ کی جائے بلکہ اُسے اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اس بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ: "آنحضرت ﷺ کی سیاست قریش کو تباہ و نابود کرنے پر نہیں، بلکہ بالکل محفوظ رکھ کر بے بس اور مغلوب کر دینے پر مشتمل تھی۔"

[عہدِ نبوی میں نظامِ حکمرانی از ڈاکٹر حمید اللہ، صفحہ: 240]

12: قیدیوں سے حسن سلوک کیا جائے۔

اہل عرب بھی دوسری قوموں کی طرح جنگی قیدیوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے تھے۔ صلیبی جنگوں کے دوران میں یورپ کے عیسائیوں نے جن مسلمان مرد اور خواتین کو پکڑ کر قیدی بنالیا وہ ان سے جانوروں کی طرح کام لیتے تھے۔

دورِ جدید میں نام نہاد مہذب امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے عراق کی ابوغریب جیل افغانستان کی شرغان جیل اور گوانتاناموبے میں مسلمان قیدیوں سے جو سلوک کیا وہ سفاکی اور درندگی کی بدترین مثال ہے۔

لیکن نبی امن و آشتی ﷺ نے جنگی قیدیوں کے بارے میں تاکید فرمائی کہ ان کو کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح کی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ چنانچہ جنگ بدر کے کفار قیدیوں کے متعلق آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ ان کو کھانے پینے کی تکلیف نہ دی جائے۔ حضور ﷺ کی اس تاکید کا اثر یہ ہوا کہ صحابہ کرام خود کھجوریں کھا کر گزارہ کرتے مگر قیدیوں کو روٹی کھلاتے تھے۔

اسی طرح حضور ﷺ نے غزوۂ حنین کے چھ ہزار قیدیوں کو نہ صرف رہا کیا بلکہ اُن کو چھ ہزار کپڑوں کے جوڑے بھی عطا کیے۔ قیدیوں میں سے حاتم طائی کی بیٹی کو آپ ﷺ نے احترام کے ساتھ رکھا۔ اُس کے لیے اپنی چادر مبارک بچھائی اور فرمادیا کہ جب تمہارے شہر کا کوئی شخص آئے تو میں اس کے ساتھ تمھیں واپس بھیج دوں گا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد اُس کے لیے زادِراہ تیار کر کے اُسے ایک شخص کے ہمراہ یمن واپس بھیج دیا۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب: 5

نبیٔ امن و آشتی ﷺ وہ ہیں، جنھوں نے

1: نوجوانی میں حلف الفضول جیسے فلاحی معاہدے میں شرکت فرمائی۔

2: حجرِ اسود کی تنصیب کے معاملے کو ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ قریشِ مکہ کو ایک بڑے کشت و خون سے بچا لیا۔

3: مکی زندگی کے پر آشوب دور میں مشرکین کے ظلم و ستم، تشدد اور ایذا رسانی کے مقابل میں صبر و تحمل سے کام لیا۔ شعبِ ابی طالب میں 3 سال قید کاٹی۔

4: مدینے کے قبائل ...... اوس اور خزرج کی قدیم خاندانی عداوتیں اور لڑائیں ...... ختم کر دیں اور اُن کو باہم شیر و شکر کر دیا۔

5: اپنے مخالف سراقہ بن جعشم کو نہ صرف امان دی، بلکہ اُسے ایران کے کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے کی بشارت دی۔

6: مکے کے مہاجرین اور مدینے کے انصار کو مؤاخات کے ذریعے ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

7: میثاقِ مدینہ کے ذریعے دنیا کو سب سے پہلے بین الاقوامی تحریری دستور سے آشنا کیا۔

8: مدینے کے دو یہودی قبائل بنو نضیر اور بنو قریظہ کے درمیان دیت (خوں بہا) کا مساوی قانون جاری کیا۔

9: یہودیوں کی فتنہ انگیز سازشوں کو ناکام بنایا۔

10: رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کی امن دشمن سرگرمیوں کا صبر و حکمت میں توڑ کیا۔

11: اسیرانِ جنگ سے حسن سلوک کرنا سکھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12: عمیر بن وھب جیسے مشرک قاتل کو امان دے دی۔

13: صفوان بن اُمیہ جیسے اسلام دشمن کو معاف فرمادیا۔

14: مشرکینِ قریش سے جنگ کرنے کی بجائے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا۔

15: صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ کے کوہِ تنعیم سے اُتر کر مسلمانوں پر حملہ کرنے والے مشرکوں کو گرفتار کر کے بعد آزادی دے دی۔

16: جنگ سے پہلے دشمن کو دین اسلام کی دعوت دینے کا حکم جاری فرمایا، تا کہ اس طرح انسانوں کو جنگ کے نقصانات سے بچایا جا سکے۔

17: خیبر کی یہودی عورت زینب بنت حارث (جو یہودی سردار سلام بن مشکم کی بیوی تھی) کو، جس نے آپ ﷺ کو زہر سے شہید کر دینے کی کوشش کی، معاف کر دیا تھا۔

18: نجد کے سردار ثمامہ بن اُثال کو، جو کئی صحابہ کرام کا قاتل تھا، اپنے عمدہ سلوک سے ایسا رام کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

19: اپنے اور اسلام کے دشمن ابوسفیان کو قیصر روم ہرقل کے دربار میں آپ ﷺ کے اعلیٰ اوصاف بیان کرنے پر مجبور کر دیا۔

20: فتح مکہ کے موقع پر اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کے لیے عفو عام کا یہ اعلان فرمایا کہ:

((لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ، فَاذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ .))

''آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

21: ابوسفیان جیسے دشمن اسلام کی جاں بخشی کی۔

22: اپنے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی بن حرب کو بھی معاف فرمایا۔

23: ہبار بن الاسود، جس نے آپ ﷺ کی بڑی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کو جب کہ وہ ہجرت کر رہی تھیں، ایسی اذیت دی، جس سے اُن کا حمل ساقط ہو گیا تھا، کو بھی امان دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

24: فضالہ بن عمیر نامی مشرک کو، جس نے آپ ﷺ کو طواف کی حالت میں چھپ کر شہید کرنے کی سازش کی تھی، معاف کر دیا تھا۔

25: ہندہ بنت عتبہ (ابوسفیان کی بیوی) کو بھی عفوو درگزر سے نوازا، حالانکہ اُس نے آپؐ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کچا کلیجہ چبایا تھا۔

26: کعب بن زہیر نامی شاعر کو جس نے ہجو کے ذریعے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی، امان دے دی۔

27: فتح مکہ کے موقع پر عکرمہ بن ابی جہل جیسے اسلام دشمن کو بھی امان کا تحفہ دیا۔

28: بنو طے کے سردار عدی بن حاتم کو امان دی اور معاف فرمایا۔

29: ایک کافر بدو کو، جس نے آپ ﷺ کو سفر میں ایک درخت کے نیچے آرام فرما دیکھ کر بے خبری میں آپ ﷺ پر تلوار سونت لی تھی، معاف کر دیا تھا۔

30: ایک گستاخ بدو کو جس نے آپ ﷺ کی چادر زور سے کھینچ کر آپ ﷺ کی گردن سرخ کر دی تھی، نہ صرف معاف کر دیا بلکہ اُس کے دو اونٹوں کو غلے اور کھجوروں سے لدوا کر روانہ کیا۔

31: خطبہ حجۃ الوداع کے ذریعے دنیا کے سامنے سب سے پہلے انسانی حقوق کا جامع منشور پیش کیا۔

32: سب سے پہلے انسانی مساوات کا ایسا درس دیا کہ رنگ، نسل، زبان اور وطن کے امتیازات ختم کر دیے اور سلمان فارسیؓ، صہیب رومیؓ، بلال حبشیؓ، ثمامہ نجدیؓ، عدی طائیؓ، قریشی مہاجرین، مدنی انصار آقا اور غلام سب ایک ہی صف میں کھڑے نظر آنے لگے۔ گویا یہ منظر پیش کیا کہ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

33: نکاح کے ذریعے بھی قبائلِ عرب میں امن و امان کو فروغ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

34: عورت کو حقِ وراثت کے علاوہ وہ حقوق دیے جس سے وہ آج تک محروم چلی آتی تھی۔

35: زندہ درگور کی جانے والی بچیوں کی جانوں کو تحفظ دیا۔

36: دنیا کو پہلی دفعہ جنگ سے متعلق بہترین ضابطۂ اخلاق عطا فرمایا، ورنہ دنیا تو جنگ کی حالت میں سب کچھ جائز سمجھتی تھی۔

37: یتیموں، بیواؤں، کمزوروں، مظلوموں اور غلاموں کی حمایت کی۔ پہلی دفعہ دنیا کو جانوروں کے حقوق سے بھی آشنا کیا۔

38: غلامی کو مٹانے کے لیے زکوٰۃ میں سے ایک حصہ مقرر کرنے کا قانون دیا۔

39: شراب اور دوسری تمام نشہ آور اشیاء (Intoxicants) کی حرمت کے ذریعے انسانیت کو ان کے مضر اثرات سے بچانے کا اہتمام فرمایا۔

40: ان پڑھ اور جاہل عربوں (اُمیین) کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا، یہاں تک کہ بدر کے قیدیوں کا فدیہ یہی قرار پایا کہ جو قیدی دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے، وہ آزاد ہے۔

41: مردار کھانے والی قوم کو پاکیزہ اور حلال روزی کھانے کی تعلیم دی۔

42: دین اور دنیا، روح اور مادہ کی تفریق مٹا دینے والا نظامِ حیات پیش کیا۔

43: بے لاگ عدل وانصاف کی اعلیٰ ترین روایت قائم کی کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو اُس کے ہاتھ بھی کاٹ دیے جائیں گے۔

44: جاہلیت کے رسوم ورواج اور اوہام کے طوق وسلاسل سے انسانیت کو آزادی بخشی۔

45: سرزمینِ عرب سے کفر وشرک اور بت پرستی کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔

46: ایسی اعلیٰ تعلیمات دیں جن پر صحیح عمل کیا جائے تو وہ آج بھی امنِ عالم کی ضمانت بن سکتی ہیں۔ میدانِ جنگ میں بھی ایفائے عہد کی مثالیں پیش کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

47: غصے پر قابو پانے والے کو اصلی پہلوان قرار دیا۔

48: اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا۔

49: اللہ تعالیٰ سے ﴿ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴾ کے عنوان سے اعلیٰ اخلاق سے متصف ہونے کی حاصل کی۔

50: رب العالمین کی طرف سے ''رحمۃ للعالمین'' کا لقب پایا۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب: 6

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دورِ مابعد کے مسلمانوں پر اثرات

نبیٔ امن و آشتی ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو جس امن پسندی، صلح جوئی، ایفائے عہد، رحم دلی، عفوو درگزر اور قیدیوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم فرمائی اور خود جس کا عملی نمونہ پیش کیا، اُس کے اثرات آگے چل کر آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور مابعد کے مسلمانوں کے ہاں بھی پائے جاتے ہیں۔

اس حوالے سے ذیل میں چند معتبر تاریخی واقعات پیش کیے جا رہے ہیں:

1: غزوۂ اُحد کے دوران میں جب حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کی زد میں ہندہ (ابوسفیان کی بیوی) آئی تو انھوں نے اُس پر اس لیے تلوار نہیں چلائی کہ اسلامی ضابطۂ جنگ کی رُو سے کسی عورت کو قتل کرنا منع تھا، حالاں کہ وہ عورت اُس وقت اسلام کی سخت دشمن تھی۔

اُس واقعے کے بارے میں علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

> ”حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ فوجوں کو چیرتے، لاشوں پر لاشے گراتے بڑھتے چلے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہند سامنے آ گئی، اس کے سر پر تلوار رکھ کر اُٹھالی کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار اس قابل نہیں کہ عورت پر آزمائی جائے۔“

[سیرت النبیؐ، علامہ شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 214]

2: مشہور صحابی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ جن کو تاریخِ اسلام میں مشرکین نے سب سے پہلے سُولی دی تھی کا واقعہ ہے کہ اُنھوں نے اپنے جانی دشمن اور آقا ابن حارث کی قید کے دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں قابو پانے کے باوجود اُس کی حقیقی بھانجی کو قتل نہ کیا۔

علامہ شبلی نعمانی واقعۂ رجیع (3 ہجری) بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید (بن دشنہ) کافروں کے وعدہ پر اعتماد کر کے ٹیکرے سے اُتر آئے۔ کافروں نے بدعہدی کر کے اُن کی مشکیں کس لیں اور مکہ میں لے جا کر بیچ ڈالا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جنگ اُحد میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، اس لیے اُن کو حارث نے لڑکوں نے خریدا کہ باپ کے بدلہ میں قتل کریں گے۔ چند روز اُنھی کے گھر میں رہے۔ ایک دن حارث کی نواسی کو کھیلا رہے تھے۔ اتفاق سے ہاتھ میں چھری تھی۔ بچی کی ماں اتفاقاً کہیں سے آ گئی۔ دیکھا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ننگی چھری ہے، کانپ اُٹھی۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہا: کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا؟ ہمارا یہ کام نہیں۔“

[سیرت النبیؐ از علامہ شبلی نعمانی، جلد اوّل، صفحہ: 225]

3: علامہ شبلی نعمانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب ”الفاروق“ میں لکھا ہے کہ:

”فلسطین کی فتح کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہر میں داخل ہوئے ہیں تو حکم دیتے ہیں کہ راہبوں پر تلوار نہ اُٹھاؤ، عبادت گاہوں کو مسمار نہ کرو، اور پھر آپ نے وہاں کھلے میدان میں نماز ادا کی تھی۔“

4: ایک اور مقام پر علامہ شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ:

”سب سے مقدم چیز مسلمانوں کی راست بازی اور دیانت داری تھی۔ جو ملک فتح ہو جاتا تھا وہاں کے لوگ مسلمانوں کی راست بازی کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے تھے کہ باوجود اختلاف مذہب کے ان کی سلطنت کا زوال نہیں چاہتے تھے۔ یرموک کے معرکہ میں مسلمان جب شام کے اضلاع سے نکلے تو تمام عیسائی رعایا نے پکارا کہ: ”خدا تم کو پھر اس ملک میں لائے۔“

[”الفاروق“ از شبلی نعمانی، صفحہ: 184]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

5: اس سلسلے میں ''الفاروق'' کتاب کا ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فتوحات میں کبھی سرمو قانون، انصاف سے تجاوز نہیں ہوسکتا تھا۔ آدمیوں کا قتل عام ایک طرف، درختوں کے کاٹنے تک اجازت نہ دی تھی۔ بچوں اور بوڑھوں سے بالکل تعرض نہیں کیا جاسکتا تھا۔ بجز عین معرکہ کارزار کے کوئی شخص قتل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ دشمن سے کسی موقع پر بدعہدی یا فریب دہی نہیں کی جاسکتی تھی۔ افسروں کو تاکیدی احکام دیے جاتے تھے:

((فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَلَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلَدًا .))

[كتاب الخراج، صفحه: 130]

''یعنی دشمن تم سے لڑائی کریں تو ان سے فریب نہ کرو، کسی کی ناک کان نہ کاٹو، کسی بچے کو قتل نہ کرو۔''

[''الفاروق'' از شبلی نعمانی، صفحه: 185-186]

6: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومی عیسائی حکومت کے درمیان ایک معاہدے کی رُو سے ایک خاص مدت تک کے لیے جنگ بندی ہوئی تھی۔ جب وہ مدت ختم ہونے کے قریب آئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کے ساتھ دشمن ملک کی طرف کوچ کرنا شروع کر دیا۔ اُن کا خیال تھا کہ معاہدے کی مدت کے اندر جنگ تو نہیں کریں گے لیکن اُن کے قریب جا پہنچیں گے۔ پھر جب جنگ بندی کی مدت ختم ہوگی تو اچانک حملہ کر دیں گے۔

اسی دوران میں ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دُور سے ایک سوار آتا ہوا دکھائی دیا، جو بلند آواز سے پکار پکار کر کہہ رہا تھا:

''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، عہد کو پورا کرنا ہے، توڑنا نہیں ہے۔''

لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ بولے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"جس شخص کا کسی قوم سے معاہدہ ہو چکا ہو تو وہ اس معاہدے میں کوئی ردّ و بدل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اُس معاہدے کی مدت گزر نہ جائے یا اُس قوم کو اطلاع نہ دی جائے۔"

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی فوج کے ساتھ واپس آ گئے۔

[سنن أبي داود۔ جامع ترمذي]

7: ایک عیسائی مصنف جان بیگٹ (John Bagot) نے اپنی کتاب "The Life & Time of Muhammad" میں لکھا ہے کہ:

"صلیبی جنگوں کے دوران جب 1099ء میں عیسائیوں نے یروشلم فتح کیا تو اُنھوں نے ستر ہزار سے زیادہ مسلمانوں مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا۔"

مغرب کی اس سفاکی اور قتل و غارت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ شبلی نعمانی نے "الفاروق" میں لکھا ہے کہ:

"عیسائیت کا اصل چہرہ یہ ہے کہ یروشلم میں صلیبی سپاہیوں نے مسجد عمرؓ میں گھس کر نہتے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا۔ ایک عینی شاہد لکھتا ہے کہ اس وقت دل ہلا دینے والے شور و غل میں کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ مسجد عمرؓ کے صحن میں خون سواروں کے ٹخنوں اور گھوڑوں کی رکابوں تک پہنچ رہا تھا۔ ستر ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔"

بعد میں جب سلطان صلاح الدین نے عیسائیوں سے جنگ کر کے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کر لیا تو بڑی فراخ دلی، رواداری اور عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے تمام عیسائی رعایا کو عام معافی دے دی۔ فدیہ نہ دے سکنے والے قیدیوں کو ویسے ہی آزاد کر دیا گیا۔

صلیبی جنگوں ہی کے دوران میں جب ایک موقع پر انگلستان کے عیسائی بادشاہ رچرڈ کا گھوڑا مارا گیا تو صلاح الدین نے اُسی وقت رچرڈ کو اپنا قیمتی گھوڑا بھیج دیا، تاکہ بادشاہ پیادہ پا ہو کر نہ لڑے، بلکہ سوار ہو کر جنگ کرے۔ اسی طرح ایک اور مرتبہ جب رچرڈ بیمار ہوا تو صلاح الدین طبیب بن کر دشمن کے لشکر میں بلاخوف و خطر جا کر اُس کا علاج کرنے چلا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8: ترکی اور یورپ کے کسی ملک کے درمیان ایک جنگ کے دوران جب ترک مسلمانوں کے لشکر کی رسد ختم ہوگئی تو اُنھوں نے چاہا کہ ذمیوں کا مال زبردستی لے لیا جائے مگر ایک عالم دین کے اس فتوے کے اعلان کے بعد اُنھوں نے اپنے ہاتھ روک لیے کہ اسلام میں کسی ذمی کا مال ناجائز طور پر لے لینا حرام ہے۔

علامہ اقبال نے اس واقعے کو ''محاصرۂ ادرنہ'' کے نام سے اس طرح نظم کیا ہے:

یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی
حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا
گردِ صلیب ، گردِ قمر حلقہ زن ہوئی
شکری حصارِ درنہ میں محصور ہوگیا
مسلم سپاہیوں کے ذخیرے ہوئے تمام
روئے اُمید آنکھ سے مستور ہوگیا
آخر امیرِ لشکرِ ترکی کے حکم سے
''آئینِ جنگ'' شہر کا دستور ہوگیا
ہر شے ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل
شاہیں گدائے دانۂ عصفور ہوگیا
لیکن فقیہِ شہر نے جس دم سُنی یہ بات
گرما کے مثلِ صاعقۂ طور ہوگیا
''ذمّی کا مال لشکرِ مسلم پہ ہے حرام''
فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہوگیا
چھوتی نہ تھی یہود و نصاریٰ کا مال فوج
مسلم خدا کے حکم سے مجبور ہوگیا

(بانگِ درا)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

9: طالبان کی قید میں برطانوی صحافی نومسلم خاتون کا واقعہ:

یہ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد کا واقعہ ہے۔ جب برطانیہ کے مشہور اخبار ''سنڈے ایکسپریس'' میں کام کرنے والی ایک عیسائی خاتون صحافی یوآنے رِڈلے (Ridley Yuonne) اسلام آباد پہنچی۔ وہ افغانستان جا کر وہاں ممکنہ امریکی حملے سے قبل کے حالات معلوم کرنا چاہتی تھی۔ اُس وقت کے غیر یقینی صورتِ حال کی وجہ سے اُسے ویزہ نہ مل سکا تو وہ مقامی افراد کی مدد سے بغیر ویزہ لیے برقع پہن کر اور بھیس بدل کر طورخم کے راستے جلال آباد پہنچ گئی۔

سفر میں اُس کے پاس قلم، کیمرے اور تین جوڑے کپڑوں کے سوا کوئی اور سامان نہ تھا۔ افغانستان کا یہ سفر اس خاتون صحافی کے لیے بڑا کٹھن اور دشوار گزار تھا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے کیمرے میں جتنی تصاویر محفوظ کرنی تھیں وہ کرلیں۔ عام لوگوں کے تاثرات بھی لیے اور پھر واپسی کا سفر اختیار کیا۔ وہ گدھے پر سوار تھی۔ پاکستان کی سرحد طورخم تک پہنچنے میں صرف 20 منٹ کا سفر باقی تھا کہ گدھے کے بدک کر بے قابو ہو جانے کے باعث وہ طالبان کے ہاتھوں گرفتار ہوگئی۔ چونکہ اس کے پاس کوئی سفری دستاویزات نہ تھیں، اس لیے طالبان نے اُسے جاسوس سمجھا اور جلال آباد لے جا کر زیرِ تفتیش رکھا۔ قیدِ تنہائی میں اُس نے طالبان کے اچھے اخلاقی کردار کا قریب سے مشاہدہ کیا، اور ان سے بہت متاثر ہوئی۔ حالانکہ وہ خود تین شوہروں کی مطلقہ اور ایک ناجائز بیٹی ڈیزی کی ماں تھی۔ آخر کار اُسے ملا عمر کے حکم سے رہا کر دیا گیا۔ رہائی سے پہلے طالبان نے اُسے دین اسلام کی دعوت دی، جس کے جواب میں اُس نے کہا کہ وہ واپس جا کر اسلام کا مطالعہ ضرور کرے گی۔ برطانیہ واپس آجانے کے بعد وعدے کے مطابق اُس نے اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ طالبان کے حسنِ سلوک سے وہ پہلے ہی متاثر تھی۔ اب جب اُس پر دین اسلام کی حقیقت کھلی تو وہ مسلمان ہوگئی۔ اُس کا اسلامی نام ''مریم'' رکھا گیا۔ اُس نے یہ ساری سرگزشت اپنی کتاب ''In the Hands of Taliban'' میں تفصیل سے لکھی ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ ''طالبان کی قید میں'' کے نام سے لاہور (پاکستان) میں چھپا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب:7

اسلام میں جہاد کا تصور

تمہید:

"جہاد" کے لفظی معنی "انتہائی کوشش اور جدوجہد کرنے" کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں جہاد اُس بھرپور جدوجہد کو کہا جاتا ہے جو اللہ کی راہ میں اُس کے دین کی سربلندی کے لیے کی جائے۔

اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے۔ وہ پوری انسانیت کے لیے امن وسکون کا پیغام ہے۔ لیکن وہ ظلم و جبر کے خلاف جہاد کا حکم دیتا ہے۔

ہم چاہتے ہیں امن مگر ظلم کے خلاف
گر جنگ لازمی ہے تو پھر جنگ ہی سہی

جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔

جہاد بالمال، جہاد بالقلم، جہاد باللسان، جہاد بالنفس اور جہاد بالسیف وغیرہ۔

جہاد بالمال یہ ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور دین کی سربلندی کے لیے اپنا مال خرچ کرے۔

جہاد بالقلم یہ ہے کہ تحریر کے ذریعے دین کے غلبے کی کوشش کی جائے۔

جہاد باللسان یہ ہے کہ زبان کے ذریعے اعلاء کلمۃ اللہ اور دعوتِ دین کا کام کیا جائے۔

جہاد بالنفس یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کیا جائے۔ اور ان پر قابو پاتے ہوئے نفس کو اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت پر لگایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد بالسیف یہ ہے کہ تلوار وغیرہ اسلحے کے ذریعے باطل اور کفر کی طاقتوں کے خلاف جہاد کیا جائے۔اس جہاد کو قتال بھی کہتے ہیں۔یہ دفاعی بھی ہوتا ہے اور جارحانہ بھی۔

یاد رہے کہ اُردو زبان میں جہاد کا لفظ جہاد کی تمام اقسام کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور صرف قتال کے معنوں میں بھی جہاد کا لفظ بولا جاتا ہے۔

جہاد و قتال اسلام میں ایک اہم اور مقدس فریضہ ہے۔یہ اگرچہ بنیادی ارکانِ اسلام میں سے نہیں ہے، لیکن اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جہاد و قتال کے وقت دوسرے تمام دینی فرائض کی حیثیت ثانوی ہو کر رہ جاتی ہے۔

قرآن و حدیث میں جہاد و قتال کی فرضیت اور اس کے بارے میں تفصیلی فضائل اور احکامات موجود ہیں۔اس حوالے سے ہم سب سے پہلے قرآنی آیات درج کریں گے اور ان کے بعد احادیث بیان کی جائیں گی۔

1۔قرآن اور جہاد و قتال:

قرآنِ مجید میں جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر 26 مقامات پر آیا ہے اور قتال کا تذکرہ 79 جگہ پر ہے۔

1۔ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ؕ﴾ [البقرة:216]

”(اے مسلمانو!) تم پر قتال (جہاد) فرض کیا گیا ہے۔“

2۔ ﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝﴾

[البقرة:244]

”اور (اے مسلمانو!) اللہ کی راہ میں لڑو اور یقین رکھو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

3۔ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾

[التوبة:29]

”(اے مسلمانو!) تم لڑو اُن اہل کتاب سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ آخر کے دن پر۔ جو ان چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے، جنہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ وہ سچے دین کو مانتے ہیں، یہاں تک کہ وہ مغلوب ہو کر خود اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔“

4. ﴿ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴾ [النساء:75]

”اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم جہاد و قتال نہیں کرتے، اللہ کی راہ میں۔ اُن بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر جو اللہ کے آگے فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس میں ظالموں کا راج ہے۔ ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی پیدا کر دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار کھڑا کر دے۔“

5. ﴿ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ﴾ [محمد:4]

”پھر جب (اے مسلمانو!) کافروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو۔“

6. ﴿ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ ﴾

[البقرة:190]

”اور (اے مسلمانو!) تم اللہ کے راستے میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔“

7. ﴿ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴾ [التوبۃ:36]

”اور (اے مسلمانو!) تم سب مل کر مشرکین سے جنگ کرو، جیسے وہ سب مل کر تم سے جنگ کرتے ہیں۔“

8. ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً ﴾ [التوبۃ:123]

”اے ایمان والو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے آس پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر سختی پائیں۔“

9. ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ [التوبۃ:41]

”(اے مسلمانو!) تم نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔“

10. ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْہُ شَیْئًا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ [التوبۃ:38-39]

”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلو تو تم زمین سے چپک جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے معاملے میں دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے؟ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا سامان بہت تھوڑا ہے۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا اور تم اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

11۔ ﴿ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ﴾
[الانفال:39]

''اور تم کافروں سے لڑو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے۔''

12۔ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ﴾ [الانفال:65]

''اے نبیؐ! مومنین کو جہاد کا شوق دلائیں۔''

13۔ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ﴾
[التوبة:73]

''اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کریں اور اُن پر سختی کریں۔''

14۔ ﴿ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴾ [آل عمران:139]

''اور تمہی سربلند اور غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔''

15۔ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ﴾ [النساء:71]

''اے ایمان والو! اپنے دفاع کی تیاری کرو۔ پھر دستے بنا کر یا اکٹھے مل کر جہاد کے لیے نکلا کرو۔''

16۔ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴾ [محمد:7]

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا۔ اور تمہارے قدم جما دے گا۔''

17۔ ﴿ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴾ [التوبة:81]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”پیچھے رہ جانے منافقین اللہ کے رسول ﷺ سے پیچھے رہنے پر بہت خوش ہوئے اور انھیں گراں گزرا کہ وہ اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ اُنھوں نے لوگوں سے کہا: ”گرمی میں نہ نکلو۔“ آپ اُن سے کہیں: ”دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔“ کاش! اُنھیں سمجھ ہوتی۔“

18۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ۝﴾ [الصف:4]

”بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔“

19۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾ [الانفال:45]

”اے ایمان والو! جب کسی گروہ سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

20۔ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝﴾

[التوبۃ:20 تا 22]

”جو لوگ ایمان لائے، اُنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا، اُن کا درجہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اُن کا رب اُن کو خوش خبری دیتا ہے، اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ایسے باغوں کی جن میں اُن کے لیے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

21۔ ﴿ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ [التوبة:74]

”اور جو اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرے، پھر شہید ہو جائے یا غازی ہو، تو ہم اُسے بڑا اجر دیں گے۔“

22۔ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

[الصف:10 تا 13]

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچالے۔ تم اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانو۔ پھر اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا، تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا، جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں تمہیں عمدہ گھر عطا کرے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی! اور ایک اور چیز جس کی تم تمنا رکھتے ہو، وہ ہے اللہ کی مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح۔ اور (اے نبیؐ!) آپ ایمان والوں کو خوش خبری دے دیں۔“

23۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمَصِيرُ ۝﴾ [الانفال:16-15]

''اے ایمان والو! جب تمہارا مقابلہ کافروں کے لشکر سے ہو تو پیٹھ نہ دکھاؤ اور جس نے ایسے موقع پر پیٹھ دکھائی تو اُس پر اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ البتہ اگر پیچھے ہٹنا جنگی چال کے لیے ہو یا اپنے دوسرے لشکر سے جا ملنے کے لیے ہو تو اس کی اجازت ہے۔''

24۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ﴾ [التوبة:111]

''بے شک اللہ نے مومنوں سے اُن کے جان و مال خرید لیے ہیں کہ وہ انہیں ان کے بدلے میں جنت دے گا، وہ اللہ کی راہ میں دوسروں کو ہلاک کرتے ہیں اور خود بھی شہید ہوتے ہیں۔''

25۔ ﴿قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝﴾ [التوبة:24]

''کہہ دیجیے، اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارا وہ مال جو تم نے کمایا، تمہارا وہ کاروبار جس کے مندا ہونے کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے رہنے کے گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو، (یہ ساری چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درج بالا قرآنی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں جہاد و قتال کی بڑی اہمیت ہے۔
ایک اندازے کے مطابق قرآنِ مجید میں تین پاروں کے حجم کے برابر ایسی آیات موجود ہیں جن کا تعلق جہاد و قتال سے ہے۔

جہاد قرآن کی رو سے فرض کفایہ ہے۔ یہ دفاعی بھی ہوتا ہے اور جارحانہ بھی۔ جہاد اللہ کی راہ میں اُن کافروں کے خلاف جہاد کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے ملک پر حملہ کریں یا اسلام کے لیے خطرہ بن جائیں۔ یا اسلام کی راہ میں اپنے کفر و شرک اور ظلم و ستم کی وجہ سے رکاوٹ بنیں۔ غیر مسلموں کے کافرانہ اور ظالمانہ اقتدار کا خاتمہ کر کے اُن کو ذمی بنانا بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ پہلے قریب کے کفار سے نپٹا جائے گا، پھر دور والوں سے۔ یہ جہاد و قتال اُس وقت تک جاری رہے گا، جب تک دنیا میں کفر و شرک کے غلبے کا فتنہ باقی ہے۔ اگر مسلمان جہاد نہیں کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کے مستحق ہوں گے۔ جہاد ہر حال میں کیا جائے گا۔ خواہ وسائل کم ہوں یا زیادہ۔ اقدامی جہاد کے لیے چند شرائط ہیں، مگر مدافعانہ جہاد کے لیے کوئی شرط نہیں۔ وہ مجاہدین اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں جو اُس کی راہ میں صف باندھ کر اس طرح لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلایا گیا ہے۔ وہ اپنا تحفظ اور دفاع بھی کریں گے اور میدانِ جنگ میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے ثابت قدمی بھی دکھائیں گے۔ اللہ سبحانہٗ کا وعدہ ہے کہ وہ سچے مسلمانوں کو ہمیشہ فتح و کامرانی عطا فرمائے گا۔ جہاد سے جی چرانا منافقت کی علامت ہے۔ جو مجاہد فتح پائے وہ غازی ہے اور جو مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں سے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے۔

2۔ احادیث اور جہاد و قتال:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 27 غزوات میں حصہ لے کر جہاد کیا۔ 56 سرایا بھیجے۔ ذیل میں جہاد سے متعلق احادیث پیش کی جاتی ہیں:

1۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَیُّ الْعَمَلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ . قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: " اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ . " قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: " حَجٌّ مَبْرُوْرٌ . "))

[بخاری و مسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا: اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا: اس کے بعد؟ فرمایا: مقبول حج۔"

2۔ ((عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ . ...)) [بخاری و مسلم]

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اُس کی راہ میں جہاد کرنا۔"

3۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَثَلُ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ ، لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ .))

[بخاری و مسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال ایسے شخص کی ہے جو روزے رکھتا ہو، قیام کرتا ہو، قرآن کی تلاوت کرتا ہو، روزے اور (نفل) نماز میں کوتاہی نہ کرتا ہو، یہاں تک کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا مجاہد واپس لوٹ آئے۔"

4۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ ، اَنْ اَرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[بخاری ومسلم]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اُس کے راستے میں جو شخص جہاد کرے گا، اُسے صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ گھر سے نکالے گا، تو میں ایسے شخص کو ثواب یا مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا، یا اُسے جنت میں داخل کروں گا۔"

5- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالاً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلُ .)) [بخاری و مسلم]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے (مگر) میں اُن کے لیے سواری کا انتظام نہیں کرسکتا...... تو میں کبھی کسی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہوں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہوں۔"

6- ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ، مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ .))

[صحیح مسلم]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال میں مرا کہ اس نے نہ جہاد کیا اور نہ اُس کے دل میں جہاد کا شوق اُبھرا تو وہ منافقت کے ایک حصے پر مرا۔"

7۔ ((عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَمْ یَغْزُ ، وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا ، اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ ، اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ ...... قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ .)) [سنن ابی داؤد]

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نہ خود جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو جہاد کا سامان فراہم کیا اور نہ کسی مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی، تو اُسے اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے کسی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔"

8۔ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رِبَاطُ یَوْمٍ ...... فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا .))

[بخاری و مسلم]

"سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن سرحدوں پر پہرہ دینا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔"

9۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا . "))

[بخاری و مسلم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک صبح جانا اور ایک شام جانا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اُس سے بہتر ہے۔"

10۔ ((عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَهْرٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقِيَامِهٖ ، وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ .)) [صحيح مسلم]

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحدوں پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ شخص اسی حالت میں فوت ہو جائے تو جو عمل وہ کرتا تھا، وہ برابر جاری رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

11۔ ((عَنْ اَبِىْ عَبْسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ .))

[صحيح بخاری]

''حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔''

12۔ ((عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ .))

[بخاری و مسلم]

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کروں، جب تک وہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ پھر جو اس کا قائل ہو گیا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا، سوائے اُس کے حق کے اور اُس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

نوٹ:...... بعض حالات میں صلح بھی ہو سکتی ہے اور جزیہ لے کر بھی ذمیوں کے خلاف جہاد نہیں کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13۔ ((عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا ، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ ...... فَقَدْ غَزَا .)) [بخاری و مسلم]

"حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا، اُس نے بھی جہاد کیا۔ اور جس نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی دیکھ بھال کی اُس نے بھی جہاد میں حصہ لیا۔"

14۔ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ فِيْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .)) [ترمذی]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی۔ دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں رات بھر پہرہ دیتی رہی۔"

15۔ ((عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ ، فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

[بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی]

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے پوچھا: ایک شخص مالِ غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک شہرت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے اور ایک اس لیے لڑتا ہے کہ اُس کی بہادری کی نمائش ہو تو ان میں سے کوئی اللہ کے راستے میں لڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لیے جہاد کرتا ہے کہ اللہ کا حکم بلند ہو، صرف وہی اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہے۔"

16۔ ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً ...... فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ ، وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ . وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ ...... فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ .)) [ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی]

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جس کسی نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر جہاد کیا، اُس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگا، یا چوٹ لگی تو وہ زخم یا چوٹ قیامت کے دن اتنی بڑی ہوگی جتنی دنیا میں بڑی سے بڑی ہو۔ اُس کے خون کا رنگ زعفران کی طرح ہوگا۔ اُس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ اور جس آدمی کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکل آیا تو بے شک اس پر شہیدوں کا نشان ہے۔"

17۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ ﴾ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ . قَالَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رِجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهٖ ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ . ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی اٰکُلَ تَمَرَاتِیْ اِنَّھَا لَحَیَاۃٌ طَوِیْلَۃٌ. قَالَ: فَرَمٰی بِمَا کَانَ مَعَہٗ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَھُمْ حَتّٰی قُتِلَ.))

[صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر: 4915]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ اتنے میں مشرکین بھی آ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کھڑے ہو جاؤ! اُس جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔" یہ سن کر حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہما نے کہا: "واہ واہ۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: "یہ تم نے کیوں کہا؟" اُس نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! صرف اس اُمید پر کہ میں جنتی ہو جاؤں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تو جنتی ہے۔" راوی نے کہا: "اُس شخص نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور کھانے لگا۔ پھر کہنے لگا: اگر میں یہ کھجوریں کھاتا رہا تو زندگی لمبی ہو جائے گی۔ راوی نے کہا: پھر اُس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں اور لڑ کر شہید ہو گیا۔"

18۔ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ.))

[صحیح مسلم]

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں شہید ہونا قرض کے سوا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

19۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ، یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ، اِلَّا الشَّھِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا، فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یَرٰی مِنَ الْکَرَامَةِ .)) [بخاری ومسلم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جو جنت میں جائے گا، کبھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند نہیں کرے گا، اگرچہ اُسے روئے زمین کی ساری دولت دی جائے، لیکن شہید یہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جا کر دس بار شہید ہو۔ کیونکہ اُسے شہادت کا مقام و مرتبہ معلوم ہوگا۔"

20۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ ...... اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ ...... دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْكِ .)) [بخاری ومسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے...... اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ اُس کی راہ میں کون زخمی ہوا...... تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا، مگر خوشبو کستوری جیسی خوشبو ہوگی۔"

21۔ ((عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ، فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کَیْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ: اَرَءَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَیُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّیْنَ، فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ .)) [صحیح مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو بتایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل کام ہیں۔

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! اگر تو اللہ کی راہ میں ثابت قدم ہو اور ثواب کی خاطر ایسا کرے، آگے بڑھے، پیچھے نہ ہٹے اور پھر شہید ہو جائے تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اُس آدمی سے دریافت فرمایا: "تو نے کیا پوچھا تھا؟"

وہ بولا: "اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! جب تو ثابت قدم ہو، ثواب کی نیت رکھے، آگے بڑھے، پیچھے نہ ہٹے۔ البتہ قرض معاف نہ ہوگا۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے۔"

22۔ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ، سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ.)) [سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: 3462]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جب تم بیع عینہ کرو گے، بیلوں کی دُمیں تھامے کھیتی باڑی سے خوش رہو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، جسے اُس وقت تک تم سے نہیں ہٹائے گا، جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں لوٹو گے۔ (اور جہاد نہیں کرو گے۔)"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور کیجیے اس حدیث میں صرف جہاد کو دین قرار دیا گیا ہے۔

23۔ ((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا ، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .)) [صحيح مسلم]

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین (اسلام) ہمیشہ قائم رہے گا۔ قیامت تک مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر جہاد کرتی رہے گی۔"

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں جہاد وقتال کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے کہ جہاد وقتال ایک فریضہ ہے۔ ایمان لانے کے بعد جہاد افضل عمل ہے۔ جہاد ایک عبادت ہے۔ مجاہد سے فتح و نصرت اور مالِ غنیمت کا وعدہ ہے یا پھر جنت کا وعدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود جہاد کیا اور صحابہ کرام کو اس کی ترغیب فرمائی۔ جہاد سے جی چرانا منافقت ہے۔ جہاد کو چھوڑ دینے میں ذلت اور مصیبت ہے۔ ایک دن رات اسلامی سرحدوں پر پہرہ دینا، ساری دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے۔ راہِ جہاد میں جن قدموں پر گردو غبار پڑ جائے اُن قدموں کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ مجاہد کے لیے ساز و سامان مہیا کرنا بھی جہاد ہے۔ قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

دفاعی اور جارحانہ جہاد:

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ اسلام میں دفاع کے لیے جنگ کی اجازت ہے اور جارحانہ جہاد جائز نہیں۔

لیکن اسلام اپنے دفاع کے لیے بھی مسلمانوں کو جہاد کرنے کی اجازت دیتا ہے اور اپنے خلاف کسی ممکنہ خطرے کے خلاف جارحانہ جہاد کا اعلان بھی کرتا ہے۔ اس بارے میں قرآن و احادیث کی تصریحات واضح ہیں۔

جب مسلمانوں کے علاقے پر کفار حملہ کر دیں تو اس صورت میں اسلام اپنے ماننے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو دفاعی جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ اسے قتال فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں لڑنے کا نام دیتا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں اس کی مثالیں غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق ہیں۔ دفاعی جہاد کے لیے کسی قسم کی کوئی شرط نہیں۔ یہ ہر حال میں اور ہر صورت میں کیا جائے گا۔ البتہ جارحانہ جہاد کے لیے چند شرائط ہیں۔

اسی طرح اسلام اپنے خلاف دشمنوں کے ممکنہ خطرے کے پیش نظر اپنے پیروکاروں کو جارحانہ جہاد کی اجازت بھی دیتا ہے۔ سیرتِ طیبہ میں اس کی درج ذیل مثالیں موجود ہیں۔

1۔ فتح مکہ　　2۔ غزوۂ حنین

3۔ غزوۂ طائف　　4۔ غزوۂ تبوک

اس کے علاوہ خلافتِ راشدہ کے دور میں ایران اور مصر کے خلاف جنگ میں بھی جارحانہ جہاد کی مثالیں ہیں۔

آج خود امریکہ نے اعلان کر رکھا ہے کہ وہ حفظ ما تقدم کے طور پر حملہ (Pre Emtaine Strike) کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اس کے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے طور پر جس ملک کو بھی خطرہ سمجھے اُس پر پیشگی حملہ کر دے گا۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانک لیا کریں۔

جہاد و قتال کا بنیادی مقصد:

اسلام میں جہاد و قتال کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دے اور غازی یا شہید بن جائے۔

اسلام کی رو سے جو جنگ مالِ غنیمت کے لیے یا محض ملک فتح کرنے کے لیے کی جائے، وہ حرام ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

لیکن جو جنگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کی جائے وہ جہاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، جس میں فتح مند ہونے والا غازی اور مرنے والا شہید کہلاتا ہے۔ یہ اسلام میں بہت بڑی عبادت ہے۔

جہاد دہشت گردی نہیں ہے، اسے دہشت گردی کہنے والے خود دہشت گرد ہیں۔

جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑ رکھا ہے، ذلت و رسوائی اور غلامی اُن کا مقدر بن گئی ہے۔

آج غیر مسلم قومیں مسلمانوں کے جہاد کو دہشت گردی کہہ رہی ہیں، کیونکہ اُن پر مسلمانوں کے اسی جذبۂ جہاد کا خوف طاری ہے۔ عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی مشترکہ کوشش ہے کہ وہ کسی طرح اہل اسلام کے دلوں سے جہاد کے جذبے کو ختم کر دیں۔ اس کے لیے اُنھوں نے نئی نسل کے لیے تن آسانی، عیش و عشرت، فضول کھیلوں اور فحاشی کے جال بچھا رکھے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند غزوات النبی ﷺ کا حال

نبی اکرم ﷺ نے کل ستائیس غزوات میں بنفسِ نفیس حصہ لیا، جن میں سے چند غزوات کا مختصر حال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

غزوۂ بدر (رمضان 2 ہجری):

2 ہجری میں قریش کا ایک تجارتی قافلہ ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے مکہ کو جا رہا تھا۔ اس میں مال سے لدے ہوئے ایک ہزار اونٹ تھے اور اس کی حفاظت کے لیے تیس سوار اور دس پیادہ ہمراہ تھے۔

قافلے کی خبر پا کر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو نکلنے کا اچانک حکم دیا۔ 82 مہاجر اور 231 انصار یعنی 313 صحابی نکلے۔ جلدی میں چند لوگ شامل ہونے سے رہ بھی گئے۔ چونکہ نخلہ میں قریش کا ایک آدمی قتل ہو چکا تھا اور دو قیدی بھی بنا لیے گئے تھے، اس لیے مکہ سے لشکر کے نکلنے کا امکان بھی تھا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اس امکان کی خبر بھی دی اور مسلمانوں پر خوف بھی طاری ہوا مگر آپ ﷺ نے ہر حال میں فتح کا یقین دلایا۔ آپ ﷺ کی دلی خواہش لشکر سے ٹکرانے کی تھی تا کہ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دیا جائے۔

یہ وہ قافلہ تھا جس کا پتہ لگانے کے لیے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا تھا۔

اسلامی لشکر میں صرف چند گھوڑے اور سواری کے ستر اونٹ تھے۔ اس لیے لوگوں کو باری باری پیدل چلنا پڑا۔ اصرار کے باوجود، رسول اللہ ﷺ بھی اپنی باری پر پیدل چلتے اور پچپن (55) برس کے ہو کر کہتے کہ میں قوت میں تم سے کہیں کم نہیں ہوں اور میں بھی اللہ سے اجر کا امیدوار ہوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جو انہی دنوں حبشہ سے واپس آئے تھے۔ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مرض الموت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے پیچھے رہنے کی اجازت دے دی گئی اور اسی وجہ سے انہیں بعد میں مالِ غنیمت میں حصہ بھی دیا گیا تاکہ ان میں جنگ میں شامل نہ ہونے کا احساسِ محرومی پیدا نہ ہو۔

ادھر چونکہ ابوسفیان کو بھی اس حملے کا ڈر تھا اور مسافروں کی زبانی بھی اسے معلوم ہوا تھا کہ مسلمان باہر نکل رہے ہیں اس لیے اس نے ایک تیز رفتار قاصد کو پیغام دے کر مکہ روانہ کیا کہ اپنے قافلے کو بچانے کے لیے نکلو۔ چونکہ اس قافلہ میں ہر گھر کا سرمایہ لگا ہوا تھا اس لیے مکہ میں کہرام مچ گیا اور لوگ یکبارگی ابوجہل کی سرکردگی میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک ہزار مرد، ایک سو گھوڑوں اور سات سو زرہوں کے ساتھ، فی الفور تیار ہو گئے۔ ان میں مکہ کے سب سے بڑے سردار شامل تھے۔ البتہ ابولہب ڈر کے مارے پیچھے رہا اور بعد میں چیچک سے مرا اور اس کی لاش کئی دن تک پڑی سڑتی رہی۔

رسول اللہ ﷺ 12 رمضان کو مدینہ سے نکلے۔ شہر سے ایک میل باہر آ کر آپ ﷺ نے لشکر پر نظر ڈالی اور کمسن بچوں کو واپس کیا۔ تھوڑا آگے چل کر آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو بھیجا کہ ابوسفیان کے قافلے کا پتہ لگائیں۔ وہ بدر کے کنویں تک پہنچے اور وہاں دو پانی بھرنے والی عورتوں کی گفتگو سے خبر لائے کہ ابوسفیان ایک دو دنوں میں وہاں پہنچنے والا ہے۔ تھوڑی دور آگے جا کر جاسوسوں نے اطلاع دی کہ مکہ سے قریش بھی مدد کے لیے چل پڑے ہیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے مشورہ مانگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اطاعت کا دم بھرا مگر آپ ﷺ کا روئے سخن انصار کی طرف تھا۔ انصار نے جواب میں کہا کہ ہم قومِ موسیٰ علیہ السلام نہیں، جنہوں نے کہا تھا کہ "اے موسیٰ! جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑو۔" ہم تو آپ ﷺ کے حکم پر سمندر میں چھلانگ لگانے اور پہاڑ سے ٹکرانے کو تیار ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے بدر کی طرف کوچ کا حکم دے دیا۔

ادھر جب ابوسفیان بدر میں پہنچا تو اسے دو اجنبی آدمیوں کے آنے کی خبر ملی۔ اس نے اونٹ کی مینگنی توڑ کر کھجور کی گٹھلی نکالی اور کہا کہ یہ مدینے کی کھجور ہے اس لیے مسلمانوں کا لشکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرور یہاں آنے والا ہے۔ وہ فوراً وہاں سے چل دیا۔ آگے اسے قریش کا لشکر ملا۔ اس نے قریش کو مشورہ دیا کہ قافلہ بچ کر نکل آیا ہے اس لیے وہ واپس چلیں۔ لیکن ابوجہل نہ مانا اور کہنے لگا کہ اب تو ہم بدر میں پہنچ کر ہی دم لیں گے۔ اسے اندازہ تھا کہ مسلمانوں کی تعداد کم ہے اور وہ انہیں تباہ کرنے کے لیے بے قرار تھا۔

مسلمانوں کا لشکر 16 رمضان کو بدر پہنچا۔ آپ ﷺ نے اونچی جگہ پڑاؤ ڈالا اور چشمہ پر قبضہ کر لیا۔ شام کو چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو خبر لانے کے لیے بھیجا۔ وہ دو غلاموں کو پکڑ لائے۔ غلاموں نے کہا کہ ہم قریش کے سقے ہیں۔ جب لوگوں نے مارا تو کہنے لگے کہ ہم ابوسفیان کے آدمی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نماز میں مشغول تھے۔ فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے کہا کہ جب وہ سچ کہتے ہیں تو تم انہیں مارتے ہو اور جب جھوٹ کہتے ہیں تو چھوڑ دیتے ہو۔ یہ قریش کے آدمی ہیں، ابوسفیان کے نہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پوچھنے پر ان غلاموں نے بتایا کہ قریش اس ٹیلے کے پیچھے ہیں۔ ان کی تعداد معلوم نہیں مگر روزانہ نو یا دس اونٹ ذبح کرتے ہیں اور فلاں فلاں بڑے سرداران کے ہمراہ ہیں۔ اونٹوں کی تعداد سے رسول اللہ ﷺ نے اندازہ کر کے بتایا کہ ان کی تعداد نو سو سے ایک ہزار تک ہے۔ اور دوسروں کے نام سن کر کہا کہ آج مکہ نے اپنے جگر گوشوں کو تمہارے آگے ڈال دیا ہے۔

دوسرے دن 2 ہجری بروز جمعہ آپ ﷺ نے صف بندی کرائی اور تیر ہاتھ میں لے کر تیر کی طرح صفیں سیدھی کرائیں اور حکم دیا کہ مکمل خاموشی رکھی جائے اور کفار کو نزدیک آنے دیا جائے۔ گویا جنگ کی ابتداء دفاع سے ہو۔ تیر اس وقت پھینکے جائیں جب کفار بالکل زد میں آجائیں تاکہ تیر ضائع نہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے لیے اونچی جگہ ایک چھپر بنایا گیا تاکہ لڑائی کو اپنی نگاہ میں رکھ سکیں۔

قریش نے بھی صف بندی کی اور ان کے تین آدمی باہر نکلے اور للکار کر اپنا مقابل طلب کیا۔ لشکرِ اسلام سے تین انصار نکلے لیکن لشکرِ قریش نے قبول نہ کیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ علی رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ، اور عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث جو سب آپ کے دادا عبد مناف کی اولاد تھے باہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلے۔ مقابلے میں قریش کے تینوں آدمی مارے گئے۔ مگر عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث بھی سخت زخمی ہو گئے۔ انہیں حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اٹھا کر پیچھے لے آئے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

''یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید ہوں؟''

آپ نے فرمایا: ''ہاں!''

پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''ابوطالب زندہ ہوتے تو یقین کرتے کہ آج ہم ان کے اس شعر کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم محمد ﷺ کو صرف اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے جب ہم سب ان سے پہلے قتل کر دیئے جائیں اور اپنے بیٹوں اور بیویوں سے بے خبر ہو جائیں۔''

اب میدانِ کارزار گرم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ چھپر میں رہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ ان کی حفاظت پر مامور ہوئے۔ ابوجہل پر انصار کے دو کم عمر لڑکے معاذ رضی اللہ عنہ بن عمرو اور معوذ رضی اللہ عنہ بن عفراء باز کی طرح جھپٹے اور اسے قتل کر دیا۔ (عفراء کے سات بیٹے بدر میں شامل تھے) بالآخر کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

اس لڑائی میں چھ مہاجر اور آٹھ انصار یعنی کل 14 مسلمان شہید ہوئے۔ ستر (70) قریش قتل ہوئے اور اتنے ہی قیدی ہوئے۔ مقتولوں میں مکہ کے چوبیں بڑے بڑے سردار بھی تھے اور قیدیوں میں عباس اور آپ ﷺ کے داماد ابوالعاص بھی تھے۔ مسلمان شہداء میں سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے جنہیں کم عمری کی وجہ سے واپس جانے کے لیے کہا گیا تھا مگر ضد کر کے آئے تھے۔

آپ ﷺ نے تین شب بدر میں قیام کیا (اور یہ دستور ہر لڑائی میں آپ ﷺ کا رہا) تیسرے دن مکہ کے بڑے سرداروں کی لاشوں کو آپ ﷺ نے ایک کنوئیں میں ڈالنے کا حکم دیا اور ہر ایک کا نام لے کر کہا کہ ''اے فلاں! تمہیں یہ تو اچھا معلوم نہ ہوا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے۔ بے شک جس چیز (فتح) کا اللہ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے اسے پایا۔ بتاؤ کیا تم نے بھی اپنے وعدے کو حق پایا؟''

اس کے بعد آپ ﷺ نے واپس کوچ کا حکم دیا۔ مقام صفرا میں پہنچ کر مالِ غنیمت تقسیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اور ایک قیدی نضر بن حارث کے قتل کا حکم دیا۔ تھوڑی دور آگے چل کر ایک قیدی عقبہ بن معیط کے قتل کا حکم دیا۔ یہ دونوں مکہ میں سخت ایذا رسانی کرتے تھے بد زبان اور تمسخر کرنے والے تھے۔ عقبہ وہ تھا جس نے آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر آپ کو گرا دیا تھا اور سجدہ کی حالت میں آپ ﷺ کی گردن پر اونٹ کی اوجھ رکھ دی تھی۔ نضر بن حارث قرآن کے مقابل رستم کے قصے سناتا۔

فتح کی خبر لے جانے والا قاصد جب مدینہ کے باہر پہنچا تو آپ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا زوجہ عثمان کا جنازہ لے کر جایا جا رہا تھا۔

مدینہ پہنچ کر قیدیوں کے متعلق مشورہ کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ انہیں قتل کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے۔

اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا اور ایک ہزار سے چار ہزار درہم حسب استطاعت تاوان مقرر ہوا۔ بعض ناداروں کو اس وعدہ پر بھی چھوڑ دیا گیا کہ آئندہ لڑنے نہ آئیں گے اور ہجو نہ کریں گے۔ بعض کو بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے بدلے چھوڑا گیا۔ ابوالعاص کے لیے آپ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بھیجا جو شادی پر انہیں ان کی ماں نے دیا تھا۔ آپ ﷺ ہار کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور مفت چھوڑنا چاہا مگر لوگوں کے اعتراض پر اسے اس وعدہ پر چھوڑا کہ وہ زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ بھیج دے۔ وہ مان گیا اور حسب وعدہ زینب رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیا۔

لیکن جب زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے چلیں تو ایک بدبخت ہبار بن اسود نے ہودج پر نیزہ مارا جس سے زینب کا حمل ساقط ہو گیا اور سخت بیمار ہوئیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ہبار کو قتل کرنے اور جلانے کا حکم دیا۔ بعد میں جلانے کا حکم واپس لے لیا، جلانا صرف اللہ کو ہی زیبا ہے۔ فتح مکہ کے بعد اسے معافی دے دی گئی۔

قیدیوں کے متعلق قرآن نے بعد میں کہا کہ کسی نبی کو جائز نہیں کہ وہ قیدی بنائے جب تک خود خونریزی نہ کر لے۔ چنانچہ آپ اس فرد گذاشت پر روتے رہے اور کہا کہ اس قصور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر عذاب نازل ہو جاتا تو عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ بچتا۔

غزوۂ بدر کو قرآن نے یوم الفرقان یعنی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا دن کہا۔ اس دن پندرہ (15) سال کی کش مکش کے بعد قریش کے ساتھ پہلی باقاعدہ جنگ ہوئی جس میں ان کو شکست فاش ہوئی اور مکہ ماتم کدہ بن گیا۔ قریش کے اقتدار کو سخت دھکا لگا، مسلمانوں کو امتیازی شان نصیب ہوئی اور اللہ کا ابدی قانون کہ ایمان والے ہمیشہ سر بلند ہوں گے، پورا ہوا۔

غزوۂ اُحد (شوال 3ہجری):

بدر کی شکست کا انتقام لینے کے لیے قریش نے مدینہ پر حملے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جو تجارتی قافلہ جنگ بدر کا باعث ہوا تھا اس کا کل نفع اس مہم پر خرچ کرنے کے لیے جمع کر لیا گیا اور ابو سفیان کی سرکردگی میں کہ اب وہی سردارِ مکہ تھا، تین ہزار کا لشکر تیار ہوا۔ ان میں دو سو گھڑ سوار اور سات سو زرہ پوش شامل تھے۔ جوش دلانے کے لیے چند عورتیں بھی ہمراہ ہوئیں۔

شوال 3ھ میں یہ لوگ مدینہ کو خفیہ طور پر روانہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو چچا عباس رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کی خبر ایک تیز رفتار قاصد کے ہاتھ بھیج دی مگر اس وقت قریش مدینہ کی چراگاہوں تک پہنچ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے کمزور ذرائع کو دیکھتے ہوئے قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا مگر مشاورت میں نوجوانوں نے مخالفت کی۔ چنانچہ آپ ﷺ گئے اور ہتھیار لگا کر آ گئے۔ لوگوں نے معذرت کی مگر آپ ﷺ نے کہا کہ نبی ہتھیار پہننے کے بعد اتارا نہیں کرتا۔ مسلمانوں کے ایک ہزار آدمی لڑائی کے لیے نکلے۔ ان میں پچاس سوار اور پچاس تیر انداز تھے۔ مدینہ میں نابینا صحابہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد روانگی ہوئی۔

شہر سے نکلنے کے بعد آپ ﷺ نے فوج کا معائنہ کیا اور کم عمر لڑکوں کو واپس کیا۔ مشہور منافق عبداللہ بن ابی اپنے تین سو (300) ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر علیحدہ ہو گیا کہ یہ کوئی جنگ نہیں۔ اب آپ ﷺ کے ساتھ صرف سات سو (700) اللہ کے سپاہی رہ گئے۔ یہود سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدد نہ مانگی گئی۔ ایک یہودی مرضی سے شامل ہوا۔

قریش نے اُحد کی وادی میں پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے پہاڑ کو پشت پر رکھ کر اونچی جانب قبضہ کر لیا۔ ساتھ ہی ایک درہ تھا جہاں سے دشمن کے حملے کا خطرہ ہو سکتا تھا۔ آپ نے وہاں عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جبیر کی ماتحتی میں پچاس (50) تیر اندازوں کا ایک دستہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ ہم جیتیں یا ہاریں تم اس درہ کو نہ چھوڑنا جب تک میں تمہیں آدمی بھیج کر نہ بلاؤں۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ہم مشکل تھے، علم دیا گیا۔

قریش اپنی کثرت پر نازاں تھے اس لیے وادی میں بڑھتے ہوئے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تلوار گھمائی اور کہا کہ کون اس کا حق ادا کرتا ہے؟ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کہا کہ میں ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے تلوار انہیں عطا کر دی۔ قریش کے سات علمبردار یکے بعد دیگر مارے گئے۔ اور گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ کفار کے کئی اور آدمی مارے گئے حتیٰ کہ ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگنے لگے۔ ساتھ آئی ہوئی عورتیں بھی پناہ ڈھونڈنے لگیں۔

مسلمان مال غنیمت سمیٹنے لگے۔ یہ دیکھ کر وہ درہ والوں نے درہ چھوڑ دیا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جبیر انہیں روکتے ہی رہ گئے۔

خالد رضی اللہ عنہ بن ولید نے جو اس وقت کافروں کے ساتھ تھے موقع کو غنیمت جانا اور درہ سے داخل ہو کر مسلمانوں پر عقب سے حملہ کر دیا۔ مشہور ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے۔ مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی شہید ہوئے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں بھی مسلمان مارے گئے مگر رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ جمے رہے اور پتھروں اور تیروں سے مقابلہ کرتے رہے۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ ﷺ کے پاس صرف طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص رہ گئے۔ دوسرے چند لڑنے والے مسلمان آپ ﷺ سے دور تھے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کفار نے یلغار کر دی۔ پتھر لگنے سے ایک دانت مبارک شہید ہوا۔ ایک اور حملے سے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخم آیا اور خود کی کڑیاں رخساروں میں گھس گئیں۔ اس موقع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر آپ ﷺ نے کہا کہ کون ہمارے لیے اپنے آپ کو بیچتا ہے ((مَنْ يَشْرِيْ لَنَا نَفْسَهٗ)) چھ انصار آگے بڑھے اور ایک ایک کر کے شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج انصار بازی لے گئے۔ پھر انہی میں سے ایک انصاری زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو جو زخمی ہو کر گر گئے تھے قریب لانے کا حکم دیا اور زیاد رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ محبوب کے زانو پر سر رکھ کر جان دی۔ ابودجانہ رضی اللہ عنہ ڈھال بن کر آگے کھڑے ہو گئے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دو کمانیں ٹوٹیں اور ایک بازو شل ہو گیا۔

سعد رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اپنے تیر دے کر مشہور عرب محاورہ استعمال کیا۔ ”تم پر میرے ماں باپ قربان! تیر چلاتے جاؤ۔“

اب آپ ﷺ نے پیچھے پہاڑی پر مورچہ لگا لیا۔ وہاں بھی خالد نے چڑھنے کی کوشش کی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیچھے دھکیل دیا۔ ایک کافر ابی بن خلف خاص آپ ﷺ پر حملہ آور ہوا۔ آپ ﷺ نے نیزہ گھما کر اس زور سے اس کی گردن پر مارا کہ گھر پہنچ کر مر گیا۔ ابو سفیان نے اچانک یہ کہہ کر لڑائی ختم کر دی کہ ہم نے بدلہ لے لیا ہے۔ اب اگلے سال بدر میں ملیں گے۔

www.kitabosunnat.com

عارضی غلبہ کے باوجود ابوسفیان کا لڑائی کو جاری نہ رکھنا اور مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کی کوشش نہ کرنا اس غیر محسوس جذبۂ خوف کی وجہ سے تھا جو ہر باطل کے وجود میں ہوتا ہے اور اس کی ہمتوں کو پست کر کے اسے مقابلہ اور فتح کا نااہل بناتا ہے۔ اسے ڈر تھا کہ مسلمان دوبارہ جم رہے ہیں اور اگر لڑائی جاری رہی تو کہیں وہی بدر والا حشر نہ ہو۔

اس لڑائی میں ستر (70) مسلمان شہید ہوئے جن میں (65) صرف انصار تھے۔ ان میں سے بہتوں کا کفار نے مثلہ کر دیا تھا یعنی کان ناک کاٹ دیئے تھے۔

حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک حبشی غلام وحشی نے اپنا خاص خنجر ناف پر مار کر شہید کیا تھا۔ ان کا پیٹ اور سینہ کھلا تھا اور ہندہ نے کلیجہ چبانے کی کوشش کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا کہ تو کہا یہ سید الشہداء ہیں۔ پھر رو کر کہا کہ صفیہ (حمزہ کی بہن) کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہاری لاش

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہیں رہنے دیتا تا کہ اسے درندے اور پرندے کھاتے اور تم قیامت کے دن ان کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ گویا مسلمانوں کو اشارہ کیا کہ اللہ کی راہ میں لاشوں کی بے حرمتی کوئی بڑی بات نہیں۔ جنت کو حاصل کرنا ہے تو یہ سب قبول کرنا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کھائی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے بدلے میں ستر (70) کفار کا مثلہ کروں گا۔ بعد میں آپ ﷺ نے اسے مکروہ فعل جان کر قسم توڑ دی اور کفارہ ادا کیا۔ اور فتح مکہ کے بعد وحشی اور ہندہ کو معاف کر دیا۔ ہاں! شہداء میں غسیل الملائکہ (فرشتوں کے نہلائے ہوئے) بھی تھے جو شوق شہادت میں غسلِ جنابت کے بغیر چلے آئے تھے۔ اور ان میں وہ بھی تھے جو اسلام لاتے ہی جنگ میں شریک ہوئے اور بغیر ایک نماز پڑھے جنت میں داخل ہوئے۔

عمرو رضی اللہ عنہ بن جموع لنگڑے ہونے کے باوجود لڑے اور شہید ہوئے۔ ایک صحابیہ عمارہ رضی اللہ عنہا بھی لڑ کر زخمی ہوئیں۔ کفار کے مقتولین کا ٹھیک علم نہیں۔ وہ غالباً بائیس تھے۔ رات وہیں گزاری گئی تا کہ اگر دشمن لوٹ آئے تو اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔

اگلے دن معلوم ہوا کہ ابو سفیان ابھی تک ادھر ہی ٹھہرا ہوا ہے۔ آپ نے دوبارہ کوچ کا حکم دیا۔ ستر (70) آدمی نکلے اور آپ مدینہ سے آٹھ میل باہر حمراء الاسد تک گئے اور وہاں تین دن تک قیام کیا۔ ابو سفیان یہ خبر سن کر مکہ کو لوٹ گیا۔

اس تعاقب کو غزوہ حمراء الاسد کا علیحدہ نام بھی دیا گیا ہے۔

قلت تعداد کے باوجود مسلمانوں نے اپنے سے چار گناہ کفار کے قدم اکھاڑ دیئے تھے۔ اور قریب تھا کہ ان کا انجام بدر والا ہو، لیکن نافرمانیٔ رسول ﷺ اور غنیمت کے لالچ نے فتح کو شکست میں بدل دیا اور مسلمانوں کو یہ عبرت انگیز سبق ملا کہ اگر غلبہ چاہتے ہو تو ہر لالچ سے دور رہو اور جانوں پر کھیل کر اپنے سردار کی اطاعت کرو۔ یہ صرف رسول اللہ ﷺ کا استقلال اور ہمت تھی جس نے مسلمانوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔

غزوۂ احزاب (ذی قعدہ 5 ہجری):

مدینہ سے نکلے ہوئے یہودی قبیلہ بنو نضیر نے خیبر پہنچنے کے بعد انتقام کی ٹھانی۔ ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرار، عرب کے دو بڑے اور طاقتور قبیلوں قریش اور غطفان کے پاس گئے اور انہیں اسلام دشمنی پر آمادہ کیا اور انہیں خیبر کی کھجوروں کی آمدنی کا لالچ بھی دیا۔ وہ تو پہلے سے ہی دشمن تھے تیار ہو گئے۔ پھر سب نے مل کر اپنے حلیف قبیلوں مثلاً بنی سلیم اور بنی اسد کو بھی اس بات پر آمادہ کر لیا تا کہ بڑی تعداد میں مدینہ میں یکبارگی یورش کر کے مسلمانوں کو فنا کر دیں۔ چنانچہ ذی قعدہ 5 ہجری میں ابوسفیان کی قیادت میں بڑا لشکر مدینہ کو روانہ ہو گیا۔ صحیح تعداد کا تعین مشکل ہے۔ بعض نے دس ہزار بعض نے چودہ ہزار اور بعض نے چوبیس ہزار کہا ہے۔ اندازہ ہے کہ وہ چودہ ہزار سے کم نہ ہوں گے۔

چونکہ یہ لشکر بہت سے قبائل کو مجموعہ تھا اس لیے اسے غزوۂ احزاب کہا جاتا ہے، اور چونکہ اس میں خندق کھودی گئی اس لیے اس کا دوسرا غزوۂ خندق بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو بروقت اطلاع مل گئی۔ اتنے بڑے ہجوم سے مقابلہ کی کوئی صورت نہ پا کر آپ ﷺ نے خندق کے پیچھے مورچہ لگانے کا فیصلہ کیا۔ مدینہ سے باہر سلع پہاڑی کے سامنے جگہ منتخب کی گئی اور ہر دس آدمیوں کو دس گز لمبی پانچ گز گہری اور اتنی چوڑی کہ گھوڑا اسے پھلانگ نہ سکے خندق کھودنے کا حکم دیا گیا۔ آپ خود بھی کھودنے میں شامل ہوئے۔ اگرچہ عمر شریف اس وقت اٹھاون برس کی ہو چکی تھی۔

آپ ﷺ نے تین ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کو خندق کے پیچھے صف آرا کیا۔ مستورات اور بچوں کو شہر کے قلعہ میں چھوڑا اور ان کی حفاظت کے لیے دو سو (200) آدمیوں کو مقرر کیا۔ خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل تھی۔

خندق کھودتے وقت ایک سخت چٹان نمودار ہوئی۔ آپ نے اسے تین ضربوں سے توڑ ڈالا۔

پہلی ضرب پر کہا: ”مجھے شام کی کنجیاں دی گئیں، میں شام کے سرخ محلوں کو دیکھ رہا ہوں۔“

دوسری ضرب پر کہا: ”مجھے فارس (ایران) کی کنجیاں دی گئیں۔ میں مدائن کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیسری ضرب پر کہا کہ: ’’مجھے یمن کی کنجیاں دی گئیں۔ میں صنعاء کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں۔‘‘

یہ وقت اتنا نازک تھا کہ ہر لمحہ دشمن کے ہاتھوں پس جانے کا ڈر تھا۔ مگر آپ ﷺ کے انتہائے ایمان کا عالم یہ تھا کہ انہی لمحات میں دنیا پر اپنے غلبے کا اعلان کر رہے تھے۔

جونہی خندق کی کھدائی اور صف بندی ختم ہوئی دشمن نمودار ہو گیا اور خندق کے باہر خیمہ زن ہو گیا۔ چونکہ لڑائی ممکن نہ تھی اس لیے دور سے تیر اندازی ہوتی رہی۔ ایک دن قریش کے چند بہادر خندق کو ایک جگہ تنگ پا کر اسے پھلانگے اور لڑے۔ ان میں سے چار مرے اور باقی واپس ہوئے۔ اس لڑائی میں کل چھ مسلمان شہید ہوئے۔

یہودی قبیلہ بنو قریظہ ابھی تک مدینے میں ہی آباد تھا۔ بنی نضیر نے انہیں بھی بھڑکایا کہ اتنے بڑے لشکر کا مسلمان مقابلہ نہیں کر سکتے اس لیے اس بار ضرور فنا ہوں گے۔ پہلے وہ نہ مانے مگر پھر مان گئے اور ان سے مل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کے لیے آدمی بھیجے تو جواب ملا ’’کیسا معاہدہ؟ کون محمد ﷺ؟‘‘ ان میں ایک یہودی، مستورات کے قلعہ کے پاس بھی آ گیا اور مشہور شاعر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا نے خود اس کے سر پر ڈنڈا مار کر اسے مار دیا اور اس کا سر کاٹ کر باہر پھینک دیا۔

یہود اور قریش کے درمیان حکمت عملی سے بدظنی بھی ڈالی گئی۔ پھر اس ڈر سے کہ طویل محاصرہ سے گھبرا کر انصار بد دل نہ ہو جائیں رسول اللہ ﷺ نے غطفان کو مدینہ کی تہائی پیداوار دے کر واپس کرنے کی تجویز لگی مگر انصار نے انکار کیا اور کہا کہ اس قدر تو ہم زمانہ کفر میں بھی نہ دبے تھے اور اب تو ہم اسلام پر ہیں اور ہمیں اللہ کی نصرت حاصل ہے۔

یہ محاصرہ اکیس دن رہا۔ خندق میں محصور مسلمانوں پر فاقوں کی نوبت آئی۔ قبائل کی خوراک بھی ختم ہو گئی۔ سردی کا موسم تھا اور راتیں سخت ٹھنڈی تھیں اور یہ ساری مشق بے نتیجہ اور لاحاصل تھی اس لیے اکثر قبائل اس سے بیزار ہو گئے۔ ادھر نصرتِ غیبی سے طوفان آ گیا اور خیمے اکھڑنے لگے۔ قبائل میں مزید ٹھہرنے کا حوصلہ نہ رہا۔ ابوسفیان نے واپسی کا طبل بجا دیا اور لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ساتھ ہی اعلان کیا، "اب تم ان پر چڑھائی کرو گے وہ نہ آئیں گے۔"

فتح خیبر (7 ہجری):

صلح حدیبیہ سے قریش کا خطرہ قطعاً ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے مزید تاخیر کیے بغیر خیبر کے یہود کو مغلوب کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان یہود نے ہی جنگ احزاب بھڑکائی تھی۔ محرم 7ھ میں آپ ﷺ 1400 پیادے اور دو سو (200) سوار لے کر ادھر روانہ ہو گئے۔ ذی قعدہ 6ھ میں مکہ کو عمرہ کے لیے جانے سے پہلے، آپ ﷺ نے خیبر کے دو یہودی سرداروں کو قتل کرا دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خیبر کو فتح کرنے کا ارادہ اسی وقت تھا۔ بہر حال آپ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ خیبر کو صرف وہی چلیں جو بیعت رضوان میں تھے۔ آپ ﷺ دن رات چلتے گئے اور نیند اور تکان اس قدر غالب آ گئیں کہ ایک جگہ آپ ﷺ اونٹ سے گرنے لگے تھے کہ کسی نے سہارا دے دیا۔

آپ ﷺ نے غطفان اور خیبر کے درمیان ڈیرہ ڈالا تا کہ وہ آپس میں اتحاد نہ کر سکیں۔ پھر صبح صبح اچانک خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور ان قلعوں کو ایک ایک کر کے فتح کر لیا۔ سب سے زیادہ مشکل قلعہ قاموص ثابت ہوا۔ بیس دن تک اس کا محاصرہ رہا اور آخر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

اس لڑائی میں بیس مسلمان شہید ہوئے اور ترانوے (93) یہودی قتل ہوئے۔ صلح کی شرط یہ ہوئی کہ یہودی سونا چاندی اور سامانِ حرب چھوڑ کر جلا وطنی قبول کریں۔ یہود نے درخواست کی نصف پیداوار کی شرط پر انہیں بطور مزارع رہنے دیا جائے۔ یہ بات مان لی گئی۔ زمینیں اور مال مجاہدوں میں بانٹ دیئے گئے۔ پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو تین حصے ملے۔ ان زمینوں کے حصول کے بعد مہاجروں نے انصار کے باغات واپس کر دیئے۔ اور مسلمانوں کو فارغ البالی نصیب ہوئی۔ ان حصوں میں سے آپ ﷺ اپنی ازواج کو فی زوجہ 80 وسق کھجور، 20 وسق جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک اونٹنی دودھ والی ہر سال دیتے۔ خیبر کی فتح کے فوراً بعد ایک بھنی ہوئی بکری آپ کے سامنے لائی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک لقمہ لے کر ہاتھ کھینچ لیا۔ ایک اور صحابی پیٹ بھر کر کھا گیا اور فوت ہوا۔ جس عورت نے یہ زہر ملایا تھا وہ قتل کے جرم میں قتل کی گئی۔

یہاں یہ جان لینا چاہیے کہ قبیلہ قریظہ کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی قبیلہ کے مردوں کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ اور اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ انہوں نے قبائل کے حملہ کے وقت جو نازک ترین وقت تھا غداری کی تھی۔

فتح مکہ (رمضان 8 ہجری):

قریش کے حلیف قبیلہ بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر پرانی دشمنی کی بنا پر اچانک حملہ کر دیا اور قریش نے در پردہ بنو بکر کی ہر طرح سے مدد کی۔ خزاعہ نے حرم میں پناہ لی مگر پھر بھی قتل کیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ خزاعہ کے 40۔ اونٹ سواروں نے امداد کے لیے پکارا۔ آپ نے قریش کو قاصد بھیجا اور تین شرطیں پیش کیں کہ ان میں سے ایک مان لی جائے۔

1۔ مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔

2۔ قریش بنو بکر کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں۔

3۔ معاہدہ حدیبیہ کو ختم سمجھا جائے۔

قاصد کو جواب ملا کہ تیسری بات منظور ہے۔ قاصد کے جانے کے بعد قریش پریشان ہوئے اور تجدید عہد کے لیے ابو سفیان مدینہ گیا۔ پہلے اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول ﷺ) سے ملا۔ جب بیٹھنے لگا تو بیٹی نے بستر لپیٹ دیا۔ وہ حیران ہوا تو بیٹی نے کہا جس بستر پر رسول اللہ ﷺ بیٹھتے ہیں اس پر مشرک نہیں بیٹھ سکتا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا حتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو ہی کہہ دیں کہ امان کا اعلان کر دے۔ مگر کسی نے نہ سنا۔

اس کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے مکہ جانے کے لیے صحابہ کو تیاری کا حکم دے دیا۔

10 رمضان 8 ہجری کو آپ ﷺ دس ہزار صحابہ کو لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راہ میں چچا عباس رضی اللہ عنہ ملے جو اسلام لا کر اب ہجرت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں ازراہِ تفنن کہا کہ "میں تو آخری نبی تھا ہی، تم بھی آخری مہاجر نکلے" (فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہ رہی اور جہاد اور اسلام پر بیعت لی جانے لگی)۔ کچھ آگے چل کر آپ ﷺ نے دن کے وقت ہی روزہ افطار کر دیا اور سب صحابہ نے تقلید کی۔ اس سفر میں روزہ نہ رکھا گیا کیونکہ یہ جہاد کا وقت تھا۔

مکہ پہنچ کر آپ ﷺ نے شہر کے باہر پھیل جانے اور پڑاؤ ڈالنے اور آگ جلانے کا حکم دیا۔ ابوسفیان بھنک پا کر وہاں پہنچا اور پکڑا گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سابقہ مظالم پر قتل کرنا چاہا کیونکہ بغیر عہد و پیمان کے ہاتھ آیا مگر رسول اللہ ﷺ نے ایک رات کی مہلت دی۔ دوسری صبح جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تو یقین کرے کہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں!"

ابوسفیان نے کہا:

"ہاں! خدا کی قسم اگر کوئی اور خدا ہوتا تو آج ہماری مدد کرتا۔

آپ ﷺ نے پھر کہا:

"اے ابوسفیان! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تو یقین کرے کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔"

www.kitabosunnat.com

ابوسفیان نے کہا:

"باوجود آپ ﷺ کی مہربانی کے جو آپ ﷺ کر رہے ہیں مجھے اس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردد ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد عباس رضی اللہ عنہ کے سمجھانے اور عمر رضی اللہ عنہ کے دھمکانے سے ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان سے کہا کہ جو آدمی تمہارے گھر میں داخل ہو جائے، مسجد حرام میں داخل ہو جائے یا اپنا دروازہ بند کر لے وہ امن میں رہے گا۔

26 رمضان کو آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بن حارثہ آپ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر بیٹھے تھے اور آپ ﷺ سورۂ فتح تلاوت کر رہے تھے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ "ہم نے تمہیں صاف فتح دی" آپ ﷺ مکہ کے بالائی طرف سے داخل ہوئے، خالد رضی اللہ عنہ بن ولید اپنے جیش کے ساتھ زیریں طرف سے آئے۔ کفار نے مقابلہ کیا۔ دو مسلمان شہید اور تیرہ (13) کافر قتل ہوئے۔

پھر آپ ﷺ کعبہ میں آئے اور طواف کیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ، اسامہ رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ (کنجی بردار) کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ بتوں اور تصویروں کو گرایا اور مٹایا۔ دو نفل نماز پڑھی اور باہر آ کر خطبہ دیا۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ تنہا ہے اور لاشریک۔ اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور لشکروں کو تنہا شکست دی۔ آج سب غرور، خون اور مال میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ آج تم سے جاہلیت کا غرور اور نسب کا فخر ختم ہوا۔ سب انسان آدم علیہ السلام سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے تھے۔"

پھر آپ ﷺ نے قریش سے پوچھا:

"تم مجھ سے کس بات کی امید رکھتے ہو؟"

انہوں نے کہا:

"آپ ﷺ مہربان بھائی ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔"

آپ ﷺ نے جواب دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کعبہ پر چڑھ کر اذان دے۔ پھر صفا پر بیٹھ کر لوگوں سے بیعت لی۔ بیعت کرنے والوں میں ہندہ بھی آئی جس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا۔ اس کا خون مباح کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اسلام لائی اور اسے معاف کر دیا گیا۔

مکہ میں آپ ﷺ شعب ابی طالب میں ٹھہرے اور ان مکانوں کی باز پرس نہ کی جو کفار نے ہتھیا لیے تھے۔

مکہ میں عفو عام دیا گیا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے بعض مرتدوں، فتنہ پردازوں اور ہجو گوؤں کے قتل کا عام حکم پہلے سے دے رکھا تھا۔ عبداللہ بن خطل بھی ان میں تھا وہ مرتد ہو گیا تھا اور قتل کا مرتکب بھی ہوا تھا۔ فتح کے وقت اس نے کعبہ کے پردے پکڑ لیے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے کہا کہ اسے وہیں قتل کر دو اور وہ قتل ہوا۔ خطل کی دو لونڈیاں بھی ہجو میں شعر پڑھتی تھیں۔ ایک قتل کی گئی مگر دوسری نے بروقت امان مانگی اور چھوڑ دی گئی۔ ایک ہجو گو شاعر حویرث بھی قتل کیا گیا۔ ایک اور مرتد قاتل مقیس بھی قتل کیا گیا۔

عکرمہ بن ابو جہل کے قتل کا حکم بھی دیا گیا تھا مگر وہ بھاگ گیا۔ اس کی بیوی اسلام لائی اور اس کے لیے امن کی خواستگار ہوئی۔ چنانچہ عکرمہ کو امن دے دیا گیا۔ ہبار بن اسود جس نے آپ کی بیٹی کے ہودج پر نیزہ مارا تھا اس کا خون بھی مباح کیا گیا تھا مگر اس نے معافی مانگی اور معافی دے دی گئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کا خون بھی مباح تھا۔ وہ طائف کو بھاگ گیا۔ پھر اس نے مدینہ آکر اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے اتنا کہا: "کیا تم مجھ سے دور ہو سکتے ہو؟" وحشی نے اپنے جرم کی تلافی مسیلمہ کذاب کو اسی ہتھیار سے قتل کر کے کی جس سے حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

کعب بن زہیر مشہور شاعر تھا اور ہجو گو تھا۔ وہ حاضر ہوا اور اس نے مشہور قصیدہ "بانت سعاد" پڑھا اور معافی مانگی۔ آپ ﷺ نے معاف کر دیا اور چادر عنایت کی۔ کل تین مرد اور ایک لونڈی قتل ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ پندرہ دن تک مکہ میں رہے اور بتوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ گھر گھر میں بت تھے لوگوں نے وہ سب توڑ پھینک دیئے۔ ان کے علاوہ اطراف میں بعض بڑے بت نصب تھے۔ ان کے لیے مہمیں روانہ کی گئیں۔

غزوۂ حنین وطائف واوطاس:

فتح مکہ کے بعد آپ کو اطلاع ملی کہ حنین اور طائف کے قبیلے ہوازن اور ثقیف حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے مخبر بھیجے تو تصدیق ہوئی۔ آپ ﷺ اگرچہ بڑی لڑائی کے تیار ہو کر نہ آئے تھے مگر نکلنا پڑا۔ مکہ سے تیس ہزار درہم اور سو زرہیں قرض لیں۔ دو ہزار مکہ کے نومسلم اور غیر مسلم بھی شامل ہوئے۔ اور آپ ﷺ چل پڑے۔

طائف کے سردار مالک بن عوف نے لوگوں کو مکہ اور طائف کے درمیان حنین کی وادی میں جمع کیا۔ بچوں، عورتوں اور جانوروں کو بھی ساتھ لانے کا حکم دیا تا کہ غیرت سے کوئی بھاگنے نہ پائے۔

مسلمان اپنی کثرت، طاقت اور فتح کے باعث غرور میں جھومتے جھامتے چلے۔ جب حنین کے درے میں داخل ہوئے تو اچانک تیروں کی بوچھاڑ ہوئی اور چند آدمی لڑکھڑا کر گرے اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔ مکے والوں میں سے ایک نے کہا کہ ''اب یہ سمندر سے ادھر نہ رکیں گے۔'' دوسرے نے کہا ''شکر ہے آج جادو ٹوٹ گیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ چند لوگ کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے نعرہ لگایا '' میں نبی ہوں، جھوٹا نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' اور لوگوں کو آواز دی۔ لوگ دوبارہ جمع ہو گئے اور مقابلہ کیا۔ (70) ستر کافر مارے گئے۔ بنی ثقیف طائف کو بھاگے۔ اور قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ بنو ہوازن نے اوطاس جا کر دم لیا۔ چار مسلمان شہید ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے حنین میں قیام کیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کو اوطاس پر حملہ کے لیے بھیجا۔ وہ شہید ہوئے مگر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری نے فتح پائی اور چھ ہزار عورتیں اور بچے 24 ہزار اونٹ اور 40 ہزار بکریاں گھیر کر لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو جعرانہ میں محفوظ کیا اور طائف جا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا محاصرہ کرلیا۔ قلعہ بڑا مضبوط تھا۔ شہر میں کافی خوراک جمع تھی۔ فصیل پر منجنیقیں لگی تھیں۔ مسلمانوں نے بھی پہلی بار منجنیقیں استعمال کیں۔ بیس دن کا محاصرہ رہا۔ مگر طائف فتح نہ ہوا۔ آخر آپ ﷺ نے فتح کیے بغیر محاصرہ اٹھانے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو حملہ کی اجازت دی۔ جب کچھ زخمی ہوئے تو صلح پر راضی ہو گئے۔ آپ ﷺ نے شاید اندازہ کرلیا تھا کہ یہ صرف وقت کی بات ہے۔ فتح مکہ کے بعد اب طائف والے کہاں کافر رہ سکیں گے۔ یہاں بارہ مسلمان شہید ہوئے۔

پھر آپ ﷺ واپس جعرانہ آئے اور مال غنیمت تقسیم کیا۔ بنو ہوازن کے سرداروں نے اپنے مال، عورتوں اور بچوں کا مطالبہ کیا۔ اور ماں کا دودھ یاد دلایا۔ (حلیمہ ہوازن میں سے تھیں) آپ ﷺ نے کہا کہ میں صرف اپنے خاندان کا حصہ چھوڑ سکتا ہوں۔ باقیوں کے لیے نمازِ ظہر کے بعد مسلمانوں سے درخواست کرو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عورتیں اور بچے بخوشی آزاد کر دیئے گئے۔ یہاں آپ ﷺ کو اپنی ایک دودھ شریک بہن بھی ملی اور ثبوت میں دانتوں سے کاٹنے کے نشان دکھائے۔ بعض کہتے ہیں کہ حلیمہ خود بھی آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی چادر پر بٹھایا۔

مکہ کے نومسلموں کا دل لینے کے لیے آپ ﷺ نے انہیں مالِ غنیمت کا بہت بڑا حصہ دیا۔ عام آدمی کو چار اونٹ ملے تو ابوسفیان کو دو سو اونٹ وغیرہ۔ انصار میں چہ میگوئیاں ہوئیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے لوگ یاد آ گئے ہیں۔ ابھی تو ان لوگوں کے خون ہماری تلواروں پر لگے ہیں۔ آپ ﷺ نے سنا تو اکابر انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور پوچھا ”کیا تم لوگوں نے ایسا کہا؟“ انہوں نے کہا ”ہاں۔“ سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ نے کہا کہ ”میرا بھی یہی موقف ہے۔“ تب آپ ﷺ نے فرمایا:

”کیا یہ سچ ہے تم گمراہ تھے اور میرے ذریعہ سے خدا نے تمہیں ہدایت دی؟ تم بکھرے ہوئے تھے اور میرے ذریعہ سے اللہ نے تمہیں جمع کیا؟ تم مفلس تھے اور میرے ذریعے سے اللہ نے تمہیں دولت مند کیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہر فقرے پر انصار نے کہا کہ

"اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا احسان ہم پر بہت ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے کہا:

"نہیں! تم کہہ سکتے ہو کہ تمہیں لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے تمہاری تصدیق کی۔ تم بے سہارا تھے اور ہم نے تمہیں پناہ دی۔ تم مفلس تھے اور ہم نے تمہاری مدد کی۔ لیکن اے انصار! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم محمد ﷺ کو ساتھ لے جاؤ۔"

یہ سن کر لوگ چیخ اٹھے اور روتے روتے ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔ پھر آپ نے کہا:

"میں نے مکہ والوں کو زیادہ اس لیے دیا کہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔"

پھر آپ ﷺ مکہ آئے اور ایک اٹھارہ سال کے نوجوان عتاب رضی اللہ عنہ بن اُسید کو والی بنا کر واپس مدینہ تشریف لے گئے۔

غزوۂ تبوک (رجب۔رمضان 9 ہجری):

اطلاعیں آئیں کہ غزوہ موتہ اور فتح مکہ کے باعث شام میں فتنہ اٹھ رہا ہے اور سرحدِ شام کے غسانی قبائل لڑائی کے لیے جمع ہو رہے ہیں۔ انتظار کرنے یا دشمن کو اپنے گھر پر حملہ کرنے کا موقع دینے کی بجائے رسول اللہ ﷺ نے حسب معمول شام کی طرف کوچ کا فیصلہ کر لیا۔ اس دفعہ مہم کو خفیہ بھی نہ رکھا۔ بلکہ جہاد کی دعوتِ عام دے دی اور مالی امداد (صدقات) پیش کرنے کی تحریک بھی کی۔

یہ انتہائی گرمی کا مہینہ تھا۔ طویل سفر تھا اور گرمی اور پیاس کی وجہ سے انتہائی کٹھن تھا۔ کھجوریں پک رہی تھیں اور روانگی کے بعد ان کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ لیکن اب ایمان کی وہ حرارت پیدا ہو چکی تھی کہ دس ہزار سوار اور بیس (20) ہزار پیادہ فوج تیار ہو گئی۔ بڑے بڑے اصحاب نے کھل کر مدد دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا کل مال چار ہزار درہم دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نصف مال لائے، عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سو گھوڑے، تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دیئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں نے زیور دیئے، البتہ مشہور منافق عبداللہ بن ابی بے دلی پھیلاتا رہا اور اسی (80) منافق اور تین مومن پیچھے مدینہ میں رہ گئے۔

طویل سفر کی وجہ سے یا شام کے خطرات کے پیش نظر گھر والوں کی حفاظت کے لیے آپ ﷺ نے اس مرتبہ علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا (پہلے نابینا صحابی ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو ہی کافی سمجھا جاتا رہا)۔ علی رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کہ مجھے عورتوں کے پاس چھوڑ رہے ہیں تو فرمایا کہ

"تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے مگر ہاں! اب نبی کوئی نہ ہوگا۔"

دس دن کے بعد شام کی سرحد پر چودہ منزل دور، مقام تبوک پر پہنچ کر لشکرِ اسلام نے پڑاؤ ڈال دیا اور وہاں بیس دن قیام کیا۔ کوئی فوج مقابلے میں نہ آئی۔ آپ نے اطراف میں قاصد بھیجے تا کہ اسلام کی دعوت دیں، یا انہیں دنیاوی اطاعت پر لائیں۔ مختلف عیسائی حاکموں نے جزیہ دے کر اطاعت کی۔ مگر اکیدر والئی دومتہ الجندل نے انکار کیا۔

اس کی طرف خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا۔ اکیدر کو مغلوب کیا گیا اور اس کا بھائی قتل ہوا۔ اس کا خوب صورت حلہ لایا گیا تو اسے دیکھ کر سب مسلمان دنگ رہ گئے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو رومال سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کے جسم پر ہیں، وہ اس سے بدرجہا اچھے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ وہ تھے جو جنگ احزاب کے زخم سے شہید ہو گئے تھے اور جنہوں نے سات سو یہودی مردوں کے قتل کا فیصلہ سنایا تھا۔ اکیدر نے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو گھوڑے، چار سو زرہیں اور چار سو نیزے بطور جزیہ پیش کیے۔ بیس دن کے قیام اور موجودہ کامیابی کو کافی سمجھ کر آپ ﷺ نے واپسی کا حکم دے دیا۔ یہ آخری غزوہ تھا۔ جس میں آپ ﷺ خود شریک ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر اکسٹھ (61) برس ہو چکی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:8

شہید کے فضائل

کشادِ درِ دل سمجھتے ہیں اس کو
ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں

اسلام میں شہید کے لیے بڑی فضیلت ہے اور اُسے اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔

شہید وہ شخص ہے جو دین کی سربلندی کے لیے کافروں اور اسلام کے دشمنوں سے لڑتا ہوا اپنی جان دے دیتا ہے اور اس طرح اپنے ایمان پر سچائی کی گواہی دے دیتا ہے۔

قرآن و حدیث میں شہید کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

1۔ قرآن اور شہید:

قرآنِ مجید میں شہید کے لیے شُهَدَآءُ کا لفظ جمع کی صورت میں درج ذیل مقامات پر آیا ہے۔ پہلے مقام کی تصریح امام ابن جریر طبریؒ نے اپنی تفسیر میں اور امام بغویؒ نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں کردی ہے کہ اس سے مراد وہ مسلمان ہیں جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں۔

1۔ ﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ [النساء:69]

”اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ نے انعام کیا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کیسی اچھی ہے ان کی رفاقت۔“

دوسرا مقام سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 141 ہے، جس میں یہ الفاظ آئے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

2۔ ﴿ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ﴾ [آل عمران: 141]

"اور وہ (اللہ) تم میں سے کچھ کو شہید بنائے۔"

اس کی تفسیر میں بھی شُھَـــدَآءَ سے وہ لوگ مراد لیے گئے ہیں جو راہِ حق میں شہید ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اس کی تفسیر میں امام قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ:

((اَیْ یُـکْرِمکُمْ بِالشَّهَادَةِ ، اَیْ لِيُقْتَلَ قَوْمٌ فَيَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ بِاَعْمَالِهِمْ .))

[تفسیر قرطبی، جلد 4، ص: 218]

"یعنی تمہیں شہادت کا اعزاز بخشے۔ کچھ لوگ شہید ہو کر اپنے اعمال کے ذریعے لوگوں پر گواہ بنیں۔"

اسی آیت کی تفسیر میں شیخ احمد مصطفیٰ مراغی لکھتے ہیں کہ:

((اَیْ وَلِيُكْرِمَ نَاسًا مِنكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَالْقَتْلِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

[تفسیر مراغی، جلد 4، ص: 80]

"مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں میں سے بعض کو اللہ کی راہ میں شہادت کے مرتبے پر فائز کرے۔"

اس کے علاوہ شہیدوں اور شہادت کے حوالے سے قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات دیکھیے:

3۔ ﴿ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [التوبة: 111]

"بے شک اللہ نے مومنوں سے اُن کے جان و مال خرید لیے ہیں کہ وہ انہیں ان کے بدلے میں جنت دے گا۔ وہ اللہ کی راہ میں دوسروں کو ہلاک بھی کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور خود شہید بھی ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے ایک پکا وعدہ ہے جو توریت، انجیل اور قرآن میں لکھا ہوا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا (اے مسلمانو!) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ کے ساتھ کیا ہے، خوشیاں مناؤ اور یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔“

4۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴾ [محمد:4]

”اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، اللہ اُن کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا۔“

5۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ ﴾ [الحج:58-59]

”اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ پھر وہ شہید کر دیے گئے یا فوت ہو گئے، اللہ ضرور اُنہیں اچھا رزق دے گا۔ بے شک اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ وہ اُن کو ایسا ٹھکانہ دے گا، جسے وہ پسند کریں گے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور تحمل والا ہے۔“

6۔ ﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾ [البقرۃ:154]

”اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں، اُنہیں مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں مگر تمہیں اُن کی زندگی کی خبر نہیں۔“

7۔ ﴿ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ [النساء:74]

”اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے پھر شہید ہو جائے یا غازی، تو ہم اُسے بڑا اجر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیں گے۔"

8۔ ﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ o﴾

[آل عمران:154]

"پھر وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی، اپنا گھر بار چھوڑا، جو میری راہ میں ستائے گئے، جنہوں نے جہاد کیا اور شہید ہوئے، میں ضرور اُن کی خطائیں اُن سے دور کروں گا اور اُنہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا، جن میں نہریں جاری ہوں گی اور یہ سب اللہ کی طرف سے اُنہیں اجر ملے گا۔ اور بہترین اجر تو اللہ ہی کے پاس ہے۔"

9۔ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ o فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o﴾ [آل عمران:169-170]

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں، اُنہیں مردہ نہ سمجھو، وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور اُنہیں روزی ملتی ہے۔ وہ اس پر خوش ہیں جو اللہ نے اُن پر فضل فرمایا۔ اور جو لوگ اُن کے پیچھے دنیا میں ہیں اور ابھی تک اُن سے نہیں ملے، اُن کے بارے میں بھی یہ خیال کر کے خوش ہوتے ہیں کہ ان کے لیے بھی نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

10۔ ﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ o وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ o﴾

[آل عمران:157-158]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور اگر تم اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ یا وفات پاؤ، دونوں صورتوں میں تمہیں اللہ کی طرف سے جو بخشش اور رحمت نصیب ہوگی، وہ اس مال و دولت سے بہتر ہے، جسے لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر تم وفات پاؤ یا شہید ہو جاؤ، ہر حال میں اللہ ہی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔"

11۔ ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا o ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا o﴾

[النساء:69-70]

"اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں گے، وہ آخرت میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ کیسی اچھی ہے ان کی رفاقت! یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کا علم کافی ہے۔"

غزوۂ اُحد کے موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں:

12۔ ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ o اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ط وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ o﴾ [آل عمران:139-140]

"اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو، بلکہ تمہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن بن جاؤ۔ اگر تم نے چوٹ کھائی ہے تو کیا ہوا، اس سے پہلے تمہارا دشمن بھی اسی طرح کی چوٹ کھا چکا ہے۔ اور ہم ایسے واقعات کو لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔ یہ واقعہ بھی اللہ کی طرف سے ایک آزمائش تھی، تاکہ اللہ سچے اور مخلص مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہچان کرا دے اور تم میں سے کچھ کو شہید بنا دے۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا...... اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو چھانٹ لے اور ان کے ہاتھوں کافروں کا زور توڑ دے۔"

مذکورہ بالا آیات سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں شہید کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ:

1۔ شہید کو قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کی صف میں جگہ ملے گی۔ اور اُن کی معیت نصیب ہوگی۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے اُن اہل ایمان کے جان و مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد و قتال کر کے غازی بن جاتے ہیں یا شہید ہو جاتے ہیں۔

3۔ آخرت میں شہید کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔ اُن کو خاص رزق عطا ہوگا۔

4۔ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اُسے مردہ نہ کہا جائے، بلکہ اُسے شہید کہا جائے۔

5۔ مجاہد غازی ہو یا شہید دونوں صورتوں میں بڑے اجر کا مستحق ہے۔

6۔ شہید کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور وہ جنت کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

2۔ احادیث اور شہید:

قرآنی آیات کے بعد اب ہم چند ایسی احادیث درج کریں گے، جن میں شہید کے فضائل و درجات بیان کیے گئے ہیں:

1۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْیٰی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ أُقْتَلُ .)) [بخاری و مسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے، مگر میں اُن کے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر پاتا، تو میں کبھی ایسے لشکر کے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلتا۔ اُس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔"

2۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ، یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہُ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّھِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا ، فَیُقْتَلُ عَشَرَ مَرَّاتٍ ، لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ .)) [بخاری و مسلم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جو جنت میں چلا گیا کبھی واپس دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا، اگرچہ اُسے روئے زمین کی تمام دولت دے دی جائے، مگر شہید یہ تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار شہید کیا جائے، کیونکہ اُسے شہادت کا مقام و مرتبہ معلوم ہو چکا ہوگا۔"

3۔ ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَۃٍ یَقْبِضُھَا رَبُّھَا ، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ ، وَاَنَّ لَھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ، غَیْرُ الشَّھِیْدِ ...... قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَیْرَۃَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ)) [سنن نسائی]

"حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوائے شہید کے کوئی مسلمان جس کی رب نے جان قبض کی ہوگی تمہاری طرف واپس آنا پسند نہ کرے گا، اگرچہ اُسے دنیا بھر کا مال و دولت دے دیا جائے۔" ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس سے زیادہ پسند ہے کہ مجھے خیموں اور عمارتوں میں رہنے والوں کا مالک بنادیا جائے۔"

4۔ ((عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ .)) [سنن ابی داؤد]

"حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے میرے چچا نے بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا، جنت میں کون جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نبی جنت میں، شہید جنت میں، بچے جنت میں اور زندہ درگور کیے گئے بچے جنت میں جائیں گے۔"

5۔ ((عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ . " فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى! اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ . فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ، فَقَالَ: اَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ، فَاَلْقَاهُ ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ .)) [صحیح مسلم]

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔“ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا جو پراگندہ حال تھا۔ اُس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے خود سنا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ (یہ سن کر) وہ اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور اُن کو سلام کیا۔ اس کے بعد اُس نے تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی اور تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا۔ پھر تلوار چلاتے چلاتے شہید ہو گیا۔“

6۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ .))

[ترمذی، نسائی، دارمی]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کو شہید ہوتے وقت صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے، جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔“

7۔ ((عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ .))

[ترمذی ، ابن ماجه]

”حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کے لیے چھ انعامات ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(1) اُس کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(2) اُسے جنت میں اُس کا مقام دکھایا جاتا ہے۔

(3) وہ قبر کے عذاب سے بچ جاتا ہے اور اُسے قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن حاصل ہوتا ہے۔

(4) اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک یاقوت دنیا بھر سے زیادہ قیمتی ہے۔

(5) اُس کا نکاح بہتر (72) حوروں سے کیا جاتا ہے۔

(6) وہ اپنے ستر (70) رشتہ داروں کی شفاعت کرے گا۔"

8۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰی بَدْرٍ ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ. ﴾ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَّامِ: بَخٍ بَخٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰی قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ . قَالَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهٖ ، فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ . ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰی اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ . قَالَ: فَرَمٰی بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰی قُتِلَ .)) [صحيح مسلم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔ اتنے میں مشرکین بھی آ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کھڑے ہو جاؤ! اُس جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔"

یہ سن کر حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے کہا: "واہ واہ۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: "یہ تم نے کیوں کہا؟" اُس نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! صرف اس اُمید پر کہ میں جنتی ہو جاؤں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تو جنتی ہے۔" راوی نے کہا: "اُس شخص نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور کھانے لگا۔ پھر کہنے لگا: اگر میں یہ کھجوریں کھاتا رہا تو زندگی لمبی ہو جائے گی۔ راوی نے کہا: پھر اُس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں اور لڑ کر شہید ہو گیا۔"

9۔ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ .))

[صحیح مسلم]

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں شہید ہونا قرض کے سوا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

10۔ ((عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ ، فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

نَعَمْ ، اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ .

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کَیْفَ قُلْتَ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: اَرَءَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اَيُكَفِّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ، اِلَّا الدَّيْنَ ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ .)) [صحیح مسلم]

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو بتایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا افضل کام ہیں۔

یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تو اللہ کی راہ میں ثابت قدم ہو اور ثواب کی خاطر ایسا کرے، آگے بڑھے، پیچھے نہ ہٹے اور پھر شہید ہو جائے تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اُس آدمی سے دریافت فرمایا: ''تو نے کیا پوچھا تھا؟''

وہ بولا: ''اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! جب تو ثابت قدم ہو، ثواب کی نیت رکھے، آگے بڑھے، پیچھے نہ ہٹے۔ البتہ قرض معاف نہ ہوگا۔ مجھے جرائیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے۔''

11۔ ((عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝﴾

قَالَ: اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ ، لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَآءَتْ ، ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ ، فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمُ الطِّلَاعَةَ فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا؟ قَالُوْا: اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا . فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا ...... قَالُوْا: یَا رَبِّ! نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی ، فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا .)) [صحیح مسلم]

''مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ o ﴾ [آل عمران:169]

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں اُن کو مردہ نہ سمجھو، وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور اُنہیں روزی ملتی ہے۔''

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اس آیت کے بارے میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

شہیدوں کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہیں۔ جن کے لیے عرش کے پاس فانوس لٹکے ہوئے ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں اُڑتے پھرتے ہیں۔ پھر واپس ان فانوسوں میں آ کر بسیرا کرتے ہیں۔ ان کا رب اُن سے پوچھتا ہے، تمہیں اور کچھ چاہیے؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہمیں اور کیا چاہیے۔ ہم جنت میں ہیں۔ جہاں چاہتے ہیں اُڑتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے تین بار پوچھتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہر بار وہ یہی جواب دیتے ہیں۔ جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان سے مزید پوچھا جاتا رہے گا تو عرض کرتے ہیں:

اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں دوبارہ لوٹا دے، تاکہ ہم تیری راہ میں ایک دفعہ پھر شہید ہوں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ اقرار لے لیتا ہے کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان سے پوچھنا چھوڑ دیتا ہے۔"

12۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"میں نے اُس رات کو دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے۔ پھر وہ مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو اتنا خوب صورت اور عمدہ تھا کہ اُس جیسا مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ دونوں بولے:

((هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ .)) "یہ مکان شہیدوں کا گھر ہے۔"

[صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1386]

13۔ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ اُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ ...... وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ ...... اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ ، اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ . قَالَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى .))

[صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2809]

"حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ اُمّ ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جو کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ مجھے حارثہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے؟ (کہ اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ حارثہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک اندھا تیر لگنے سے شہید ہوئے تھے۔) اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرلوں اور اگر کہیں اور ہے تو میں اُسے خوب رولوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سے درجے ہیں۔ تیرا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔''

14۔ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ . قَالُوْا: وَكَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: یُقْتَلُ هٰذَا فَیَلِجُ الْجَنَّةَ . ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْاٰخَرِ فَیَهْدِیْهِ اِلَی الْاِسْلَامِ ، ثُمَّ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ .))

[صحیح بخاری ؛ حدیث نمبر: 2826 ، صحیح مسلم ، حدیث نمبر: 4892 ، 4894 ، سنن نسائی، موطا امام مالکؒ ، السنن الکبریٰ ، بیہقی ، مشکوٰۃ المصابیح ، حدیث نمبر: 3807]

''اللہ تعالیٰ کو ان دو آدمیوں پر ہنسی آئے گی جن میں سے ایک نے دوسرے کو شہید کیا ہوگا، مگر دونوں جنت میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی شہید ہوگا وہ تو جنت میں جائے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس کے شہید کرنے والے کو توبہ کی توفیق دے گا، پھر اُسے اسلام کی ہدایت دے گا، پھر وہ بھی مسلمان ہونے کے بعد اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگا۔ (وہ بھی جنت میں جائے گا۔)''

15۔ ((عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ . قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُقَاتِلَ اَوْ اُسْلِمُ؟

قَالَ: اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ .

فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

عَمِلَ قَلِیْلًا وَاُجِرَ كَثِیْرًا .))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2808]

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص لوہے کی (جنگی) ٹوپی پہن کر آیا اور عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں قتال کروں یا اسلام لاؤں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام لاؤ، پھر قتال کرو۔

چنانچہ وہ آدمی ایمان لایا اور پھر اسی وقت جہاد میں لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پا گیا۔“

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں شہید کا مقام و مرتبہ یوں واضح ہو جاتا ہے کہ:

1۔ خود نبی ﷺ نے بار بار شہید ہونے کی تمنا کی ہے۔

2۔ شہید جنت میں جانے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو کرے گا، تاکہ وہ دوبارہ شہید ہو کر جنت کا اعلیٰ ترین مقام حاصل کرے۔

3۔ شہادت کا درجہ دنیا بھر کے مال و دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

4۔ شہید کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ شہادت کا صلہ جنت ہے۔

5۔ شہادت کے وقت شہید کو اتنی تکلیف بھی نہیں ہوتی، جتنی تکلیف ایک چیونٹی کے کاٹنے سے انسان کو ہوتی ہے۔

6۔ شہید کو قبر ہی میں اُس کا جنت میں ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے۔

7۔ شہید قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

8۔ شہید قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

9۔ قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

10۔ شہید کو آخرت میں عزت و وقار کا تاج پہنایا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور جہاد

قرآن و حدیث کے ان منصوص احکام کے باوجود مسلمانوں میں ایک سازش کے تحت انگریز کے خود کاشتہ پودے اور جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو منسوخ اور حرام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ:

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم، مؤلف میر قاسم علی، ص ۴۹)

مرزا صاحب نے ایک اور جگہ تلوار کے جہاد کو ختم کرتے ہوئے لکھا ہے:

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کر دیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔" (مرزا غلام احمد قادیانی۔ اربعین ص ۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت اور علامہ اقبالؒ

قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبالؒ کا تجزیہ یہ تھا:

''سلطان ٹیپو کے جہاد حریت سے انگریز نے اندازہ کیا کہ مسئلہ جہاد اس کی حکومت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ جب تک شریعت اسلامیہ سے اس مسئلہ کو خارج نہ کیا جائے، انگریز کا مستقبل مطمئن نہیں۔ چنانچہ اسی زمانے سے مختلف ممالک کے علماء کو آلۂ کار بنانا شروع کیا۔ ہندوستانی علماء سے بھی ایسے فتاویٰ حاصل کیے۔ لیکن ایک منصوص قرآنی مسئلہ کو مٹانے کے لیے علماء کو ناکافی سمجھ کر ایک جدید نبوت کی ضرورت محسوس ہوئی جس کا بنیادی مسئلہ یہی ہو کہ اقوامِ اسلامیہ میں نسخ جہاد کی تبلیغ کی جائے۔ احمدیت کے اسبابِ وجود پر آج تک جو کچھ لکھا گیا، اس کی وقعت سطحیت سے زیادہ نہیں۔ اس کا حقیقی سبب اسی ضرورت کا احساس تھا۔'' [1]

اسی طرح ایک انگریزی اخباری مضمون میں پنڈت نہرو کے جواب میں علامہ اقبال نے قادیانیوں کے بارے میں اپنی رائے کا یوں اظہار فرمایا تھا:

" I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors both to Islam and to India" [2]

''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

واضح رہے کہ علماء کرام کی جدوجہد کے نتیجے میں قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے 1974ء میں غیر مسلم قرار دیا تھا۔

---

[1] ''علامہ اقبال کی صحبت میں'' از محمد حسین عرشی، ملفوظاتِ اقبال مع حواشی و تعلیقات از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔

[2] "Thoughts and reflections of Iqbal" P.306 by syed Abdul Wahid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:9

اسلام دہشت گردی نہیں سکھاتا

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے، کیونکہ اُس کے معنی ہی امن و سلامتی کے ہیں۔ وہ اخوت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ فتنہ و فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ وہ کسی شخص کے ناحق قتل کو حرام قرار دیتا ہے۔ مغرب بالخصوص امریکہ نے پہلے کی طرح یہ نیا جھوٹا پراپیگنڈا کر رکھا ہے کہ اسلام دہشت گردی کی دعوت دیتا ہے اور یہ کہ ہر سچا مسلمان دہشت گرد ہوتا ہے۔ یہ چور مچائے شور والی بات ہے۔ یورپ اور امریکہ کی مغربی اقوام دنیا میں جو غارت گری، دہشت گردی اور غنڈہ گردی کر رہی ہیں اور اُن کے ساتھ اب جو اسرائیل اور بھارت بھی شامل ہو گئے ہیں تو یہ تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ جو چنگیز خان، ہلاکو خان اور ہٹلر کی درندگی کو مات کرتا ہے۔ ع

چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

یہ اور بات ہے کہ جو شخص تعصب کی نظر سے دیکھتا ہو یا خود غرضی اور ذاتی مفاد رکھتا ہو اُسے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغرب کی موجودہ دہشت گردی اور حالیہ صلیبی جنگ (Crusades) میں ''امن'' نظر آتا ہے۔ آج مغرب کے اسی دوہرے معیار (Double Standard) کا شکار اہل اسلام ہیں۔

1۔ اسلام میں فتنہ و فساد کی اجازت نہیں:

اسلام فتنہ و فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ وہ اپنے پیروکاروں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ دنیا میں فساد پھیلائیں۔ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

1۔ ﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ [المائدة:64]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

2۔ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ [القصص:77]

''بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔''

قرآن فتنے کو قتل سے بھی بڑھ کر جرم تصور کرتا ہے:

3۔ ﴿ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ﴾ [البقرة:191]

''اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔''

وہ فتنے کے خاتمے تک جنگ جاری رکھنے کا حکم دیتا ہے:

4۔ ﴿ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ﴾ [الانفال:39]

''اور اُن سے لڑو، یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔''

قرآن کے نزدیک فتنہ وفساد پھیلانا منافقوں کی نشانی ہے:

5۔ ﴿ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ﴾ [البقرة:27]

''اور وہ (منافقین) زمین میں فساد کرتے ہیں۔''

فرعون فسادی تھا:

6۔ ﴿ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴾ [القصص:4]

''بے شک وہ (فرعون) فسادیوں میں سے تھا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں فتنہ وفساد کرنے کی ہرگز اجازت نہیں اور جو شخص فتنہ وفساد پھیلاتا ہے، وہ ایک غیر اسلامی کام کرتا ہے۔

خود امریکہ کی بعض سرکاری رپورٹوں کے مطابق امریکہ نے بعض اوقات اپنے ملک میں امن قائم کرنے کے لیے اسلامی تبلیغی جماعتوں کو سرکاری طور پر دعوت دی ہے۔

2۔ اسلام ظلم وزیادتی کے خلاف ہے:

اسلام ہر قسم کے ظلم اور ہر طرح کی زیادتی کے خلاف ہے۔ وہ یہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کسی دوسرے پر ظلم وزیادتی کرے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں اور زیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

1. ﴿ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴾ [البقرة:279]

"نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔"

اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا:

2. ﴿ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ﴾ [آل عمران:140.57]

"اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

3. ﴿ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ [المائدہ:2]

"اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔"

اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے:

4. ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴾ [البقرة:190]

"بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

آخرت میں ظالموں کو دردناک عذاب ہوگا:

5. ﴿ إِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [ابراهيم:22]

"بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

ظالم فلاح نہیں پائیں گے:

6. ﴿ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ﴾ [الانعام:21]

"بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔"

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ظلم وزیادتی کے خلاف ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔

احادیث میں بھی ظلم وزیادتی کی مذمت کی گئی ہے۔

ظلم کرنے والا قیامت کے دن ظلم کی وجہ سے اندھیروں میں ہوگا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .)) [بخاری ومسلم]

"ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔"

2۔ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا ، فَكَیْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ فَقَالَ: "تَاْخُذُ فَوْقَ یَدَیْهِ . ")) [بخاری ومسلم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو اُس کی مدد کی جاسکتی ہے مگر ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ فرمایا: اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے۔"

ایک طویل حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ارشاد فرماتا ہے:

3۔ ((یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ ، وَجَعَلْتُهُ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا ، فَلَا تَظَالَمُوْا ......)) [صحیح مسلم، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

"اے میرے بندو! میں نے اپنے لیے اور تمہارے لیے آپس میں ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو" ......

قرآن وحدیث کی ان تصریحات سے واضح ہوجاتا ہے کہ اسلام میں کسی پر ظلم کرنا یا کسی سے زیادتی کرنا حرام اور منع ہے۔

3۔ اسلام میں قتل ناحق حرام ہے:

دین اسلام نے انسانی جان کو انتہائی محترم ٹھہرایا ہے۔ وہ ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے اور کسی ایک شخص کی جان بچانے کو تمام انسانوں کی جان بچانے سے تعبیر کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

1۔ ﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ط ﴾

[المائدة:32]

’’جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے قتل کر دیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی ایک شخص کی جان بچائی اُس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی۔‘‘

2۔ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ﴾

[الانعام:152]

’’اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے اُسے ناحق قتل نہ کرو۔‘‘

یہی مضمون سورۂ بنی اسرائیل میں دہرایا گیا ہے:

3۔ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ﴾

[بنی اسرائیل:33]

’’اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے اُسے ناحق قتل نہ کرو۔‘‘

جس اسلام میں کسی شخص کو ناحق قتل کرنا حرام ہے اُس مذہب کو دہشت گرد کہنا کتنی بڑی جسارت اور زیادتی ہے! حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے کسی شخص کے ناحق قتل کو کبیرہ گناہ اور حرام قرار دیا ہے۔

اسلامی شریعت میں جائز قتل کی صرف چھ صورتیں ہیں۔ ان کے سوا کسی اور صورت میں کسی شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ پھر قتل کی یہ سزا بھی کوئی مجاز شرعی عدالت ہی دے سکتی ہے۔ انفرادی طور پر کوئی شخص کسی کو قتل کرنے کا مجاز نہیں، کیونکہ اسلام میں قانون کو خود اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

جائز قتل کی چھ صورتیں درج ذیل ہیں۔ چنانچہ قتل کیا جا سکتا ہے:

1۔ قاتل کو قصاص میں۔

2۔ جنگ کی حالت میں حربی کافر کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔ اسلامی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنے والے کو۔

4۔ شادی شدہ زانی شخص کو (سنگسار کے ذریعے)۔

5۔ مرتد کو (جب وہ ارتداد سے توبہ نہ کرلے)۔

6۔ عام راستوں پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو۔

مذکورہ بالا چھ صورتوں کے سوا شریعت میں کسی شخص کا قتل جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تمہاری جان، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو ایک دوسرے کے لیے اسی طرح حرام ہے، جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر (مکہ) محترم ہیں۔ خبردار! میرے بعد کافر نہ ہونا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔"

[بخاری، نسائی، ابوداؤد]

قرآن کہتا ہے کہ جو کسی مومن کو ناحق قتل کرتا ہے وہ دوزخی ہے۔ اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝﴾ [النساء:93]

"اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اولاد کو بھوک اور افلاس کے ڈر سے قتل کرنا منع قرار دیا ہے:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝﴾ [بنی اسرائیل:31]

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم اُنھیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک اُنھیں قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔"

عربوں میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی بری رسم تھی۔ اس کے بارے میں قیامت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالے سے نہایت غضبناک لہجے میں ارشاد ہوا:

﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ [التکویر:9-8]

''اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور پر ماری گئی؟''

پھر اسلام نے ذمیوں کو اُن کے بنیادی حقوق عطا کیے ہیں۔ اُن کی جان، مال اور آبرو کے تحفظ کے لئے احکامات دیے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

((مَنْ قَتَلَ مُجَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ .))

[سنن نسائی حدیث نمبر: 4751]

''جس نے کسی ذمی کو ناحق قتل کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی۔''

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا گیا ہے کہ:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا .))

[صحیح بخاری، کتاب الجزیہ، حدیث نمبر: 3166، کتاب الدیات، حدیث نمبر: 6914]

''جس نے کسی معاہد غیر مسلم کو قتل کیا وہ کبھی جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ جبکہ اُس کی خوشبو چالیس (40) برس کی مسافت سے محسوس ہوگی۔''

اسلام میں جنین (وہ بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہے) کو بھی تحفظ حاصل ہے اور اسے بھی قتل کرنا جائز نہیں۔ نبی ﷺ نے ایک غامدیہ عورت کو زنا کے جرم میں اُس کے اقرار کے باوجود رجم یعنی سنگساری کی سزا صرف اس لیے نہ دی کہ وہ حاملہ تھی۔ بچے کی پیدائش کے بعد رضاعت (دودھ پینے کی مدت) پوری ہونے کے بعد اس عورت پر حد جاری کی گئی۔ اگر فوری طور پر سزا نافذ ہوجاتی تو اس سے بچے کے ناحق قتل ہوجانے کا اندیشہ تھا۔

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”غزوۂ اُحد میں جب حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کئی مشرکوں کو ہلاک کر چکے تھے تو اچانک ان کی تلوار کی زد میں ہندہ بنت عتبہ (زوجہ ابوسفیان) بھی آ گئی، جو مشرکین کو جنگ پر اُکسا رہی تھی۔ آپ نے اسے مرد سمجھ کر اس کے سر پر وار کرنا چاہا مگر اچانک معلوم ہوا کہ یہ تو عورت ہے اور اُسی وقت تلوار اس خیال سے روک لی کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے کسی عورت کو مارنا مناسب نہیں۔ چنانچہ وہ عورت قتل ہونے سے بچ گئی۔“ [ابن هشام، جلد دوم، صفحه نمبر: 50]

الغرض اسلام میں کسی کو ناحق قتل کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ اسلام میں حیوانات اور جانوروں کے بھی حقوق ہیں اور اُن کو بھی بے جا مارنا اور ہلاک کرنا منع ہے۔

4۔ اسلام انتہا پسندی کے خلاف ہے:

اسلام ایک معتدل اور متوازن دین ہے اور اس میں کوئی افراط و تفریط نہیں۔ وہ انتہا پسندی (Extremism) کے خلاف ہے اور اُس کی تمام تعلیمات اعتدال اور توازن پر مبنی ہیں۔

مال خرچ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل، بلکہ میانہ روی اور کفایت شعاری سے کام لیتے ہیں:

1۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴾ [الفرقان:67]

”اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ کفایت شعاری اختیار کرتے ہیں۔“

سورۂ لقمان میں ہے کہ نہ زیادہ تیز چلو اور بالکل آہستہ بلکہ درمیانی چال چلو:

2۔ ﴿ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ ﴾ [لقمان:19]

”اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر۔“

اب اعتدال پسندی کے حوالے سے دو احادیث پیش کی جاتی ہیں:

1۔ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ ﷺ:

يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَاَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ. قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَاِفْطَارُ يَوْمٍ. وَاقْرَءْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ.)) [بخاري ومسلم]

"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عبداللہ! کیا مجھے بتایا نہیں گیا ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کر۔ روزے رکھ اور افطار کر۔ قیام کر اور نیند بھی کر، کیونکہ تجھ پر تیرے جسم کا بھی حق ہے، تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا بھی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔ ہر ماہ تین روزے رکھ۔ ہر مہینے (ایک بار) قرآن کی تلاوت ختم کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم افضل روزہ رکھو۔ وہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے، ایک دن روزہ، ایک دن ناغہ اور سات راتوں میں ایک بار قرآن کی تلاوت ختم کر اور اس پر اضافہ نہ کر۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث میں اعتدال پسندی کی تعلیم دی گئی ہے اور انتہا پسندی سے روکا گیا ہے۔

اب اسی سلسلے کی دوسری حدیث ملاحظہ ہو:

2- ((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا، وَلَا أُفْطِرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: "أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي."))

[صحیح بخاری، کتاب النکاح۔ صحیح مسلم، کتاب الصوم]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج کی خدمت میں تین آدمی آئے اور نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا۔ جب اُن کو بتایا گیا تو انھوں نے اسے کم خیال کیا اور پھر کہا کہ نبی ﷺ سے ہمیں کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ کے سب گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔ پھر اُن میں سے ایک نے عہد کیا کہ وہ ہمیشہ رات بھر نفل پڑھے گا۔ دوسرے نے کہا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھے گا اور تیسرے نے عہد کیا کہ وہ عورتوں سے الگ رہے گا اور نکاح نہیں کرے گا۔ چنانچہ نبی ﷺ اُن کے پاس آئے اور فرمایا: "تم لوگوں نے ابھی اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں۔ لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں رات کو نفل بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے بھی نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں، جس نے میرے طریقے کو چھوڑا وہ میرے دین پر نہیں ہے۔"

اس بارے میں تیسری حدیث ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

3۔ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ. فَقَالُوْا: أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ، وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُوْمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.))

[صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، حدیث نمبر: 6704]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جو دھوپ میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے کہا: یہ ابواسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ یہ کھڑا رہے گا۔ بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں آئے گا۔ نہ کسی سے بات کرے گا، نہ کھائے پیے گا، بلکہ روزہ رکھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ یہ بات بھی کرے، سائے میں بھی بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرلے۔" [صحیح بخاری]

مذکورہ بالا قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام ایک اعتدال پسند دین ہے۔ اس میں انتہا پسندی نہیں۔ اس میں توازن ہے۔ کوئی افراط و تفریط نہیں۔

اس تفصیلی وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام فتنہ و فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ ظلم و زیادتی کے خلاف ہے۔ وہ ناحق قتل کو حرام قرار دیتا ہے اور وہ انتہا پسندی کے بھی خلاف ہے تو یہ کہنا کیسے جائز ہے کہ وہ دہشت گردی (Terrorism) کی دعوت دیتا ہے۔

5۔ دہشت گردی، تحریک آزادی، جہاد اور دفاع میں فرق:

بعض لوگ نادانی یا بدنیتی سے دہشت گردی، تحریک آزادی، جہاد اور دفاع میں کوئی فرق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ان سب کو ایک سمجھنا پرلے درجے کی حماقت یا شرارت ہے۔

دہشت گردی (Terrorism) یہ ہے کہ کوئی شخص یا گروہ لاقانونیت اختیار کرے۔ لوگوں کو خوف زدہ اور ہراساں کرے۔ معاشرے میں دہشت پھیلائے۔ بے گناہ انسانوں کو قتل کرے۔ اُن پر تشدد کرے۔ اُن کی املاک اور جائیدادیں تباہ کرے۔ اُن کی عزت و آبرو سے کھیلے، ملک میں بدامنی اور انارکی (Anarchy) پیدا کرے۔

اس دہشت گردی کا تحریک آزادی، جہاد اور دفاع سے کوئی تعلق نہیں۔

اسلام ایسی دہشت گردی کے سخت خلاف ہے اور ایسے دہشت گردوں کے لیے شدید ترین سزائیں تجویز کرتا ہے، جس کی تفصیل قرآنِ مجید کی سورۃ المائدہ آیت نمبر 33 میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اسی طرح تحریک آزادی (یا جنگ آزادی) کا بھی دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ تحریک آزادی (یا جنگ آزادی) یہ ہے کہ جب کوئی قوم کسی دوسری قوم کے ملک یا علاقے پر قبضہ کرلیتی ہے اور اُسے اپنا غلام بنالیتی ہے تو ایسی جارح (Aggressive) قوم کے خلاف اُس غلام قوم میں سخت بے چینی پیدا ہوجاتی ہے۔ پھر وہ غلامی کی ذلت سے بچنے کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اپنے وطن کو غیروں (یا اُن کے آلہ کاروں) کے قبضے سے آزاد کرانے کے لیے تحریک آزادی یا جنگ آزادی شروع کردیتی ہے۔ یہ تحریک آزادی یا جنگ آزادی دنیا کے ہر قانون اور ضابطے کے عین مطابق ہے۔ یہ نہ تو دہشت گردی ہوتی ہے اور نہ ناجائز اور غلط۔ اس کی مثال ایک زمانے میں امریکہ کا برطانیہ کے خلاف تحریک چلا کر اور جنگ لڑکر آزادی حاصل کرلینا ہے۔ اور دوسری مثال ہندوستان میں برطانیہ کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لیے کانگریس اور مسلم لیگ کی تحریک آزادی ہے۔

آزادی کی یہ جنگ لڑنے والے (Freedom Fighters) کہلاتے ہیں۔ قوم اپنے ان سپوتوں پر فخر کرتی ہے۔ اور یہ اُس قوم کے ہیرو (Heroes) ہوتے ہیں۔

اسی طرح جہاد بھی دہشت گردی سے ایک جداگانہ چیز ہے۔ اسلام میں جہاد کا تصور یہ ہے

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جب مسلمانوں کے کسی علاقے پر کفار حملہ کر دیں، یا وہ مسلمانوں کے جان و مال اور عزت وآبرو کے لیے حقیقی خطرہ بن جائیں، یا دین کی راہ میں رکاوٹ ڈالیں تو ایسے کافروں کے خلاف اسلام نے اپنے پیروکاروں کو جہاد و قتال کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ جہاد دفاعی بھی ہوتا ہے اور حالات کے لحاظ سے اقدامی اور جارحانہ بھی۔

اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کسی کافر کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ اسلامی جہاد کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح دفاع کو بھی دہشت گردی سمجھنا غلط ہے۔ دفاع یہ ہے کہ جب کسی ملک یا علاقے پر دشمن حملہ کر دے تو وہاں کے رہنے والے اپنے وطن کی حفاظت کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں اور جنگ کریں۔ یہ دفاعی جنگ کہلاتی ہے اور دنیا کا کوئی قانون اور ضابطہ اسے غلط یا ناجائز نہیں ٹھہراتا۔ دین اسلام بھی ایسے دفاع کو درست قرار دیتا ہے اور اس دفاع کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اس تفصیل سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ دہشت گردی، تحریک آزادی (یا جنگ آزادی)، جہاد اور دفاع میں واضح فرق ہے اور ان کو ایک سمجھنا پرلے درجے کی حماقت یا بدنیتی اور شرارت ہے۔ لیکن جب کوئی شخص یا قوم کو اپنی خواہش کے تابع کر دے تو پھر واقعی ان چاروں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔ بقول اقبالؒ ؎

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

دراصل مغرب ان سب اُمور کے مطالب و مفاہیم خوب سمجھتا ہے، مگر وہ مسلمانوں کے معاملے میں سمجھنا نہیں چاہتا۔

6۔ ریاستی دہشت گردی:

اب ہم ''ریاستی دہشت گردی'' کی طرف آتے ہیں۔

تاریخ میں ریاستی دہشت گردی ہمیشہ رہی ہے اور آج یہ ہر جگہ عروج پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور فرانسیسی انقلابی مفکر روسو نے 1750ء میں کہا تھا: ''انسان آزاد پیدا ہوا تھا، لیکن وہ ہر جگہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔''

امریکہ کی ہاورڈ (Horward) یونیورسٹی کے ایک پروفیسر میکلوین (Mcliwain) نے 1947ء میں ''دستوریت'' نامی کتاب میں لکھا تھا:

''میرا خیال ہے کہ مدوّن تاریخ کے کسی عہد میں فرد کو ریاست سے کبھی اتنا سنگین خطرہ لاحق نہیں ہوا۔ عدلیہ کو انتظامیہ کے مقابلے میں کبھی اتنی بے بسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور اس خطرے کو محسوس کرنے اور اس کے تدارک کی تدابیر سوچنے کی اتنی شدید ضرورت پہلے کبھی نہیں پڑی جتنی آج ہے۔''

[Mcliwain Charles, Horward. Constitutionalism, Great Seal Books, New York,B (1947) p:140]

[بحوالہ بنیادی حقوق از محمد صلاح الدین صفحہ نمبر:15]

اور اب اس بات پر بھی نصف صدی گزر چکی ہے اور جس سنگین خطرے کی طرف میکلوین نے اشارہ کیا تھا وہ اب سنگین تر ہو چکا ہے۔

ایک فرانسیسی مفکر برتریند دی جووینل لکھتا ہے:

''کسی بھی قسم کا اختیار کسی ایک فرد کے ہاتھ میں مرتکز کر دینا انتہائی خطرناک ہے۔ اس بات کا قطعی امکان ہے کہ وہ اس اختیار کو عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے بجائے اپنی ذاتی اغراض کے لیے استعمال کرے گا۔''

[Bertrand De louvenel, <<Soveriegnty>> London. 1957. p:94.(22 بحوالہ بنیادی حقوق از محمد صلاح الدین صفحہ]

تاریخ اُمم کا یہ پیامِ ازلی ہے
صاحب نظراں، نشۂ قوت ہے خطرناک

بھارت نے کشمیر میں ریاستی گردی اور انسانی بنیادی حقوق کی پامالی کی انتہا کر دی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں کے حریت پسند مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے، اب تک دس لاکھ کشمیری حریت پسند کا خون پی کر بھی بھارت کی کالی دیوی سیر نہیں ہوئی۔ اور ساری دنیا یہ تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور اسے ''امن پسند'' جمہوریت قرار دیتی ہے۔

اسرائیل نے فلسطینی مسلمانوں پر ریاستی گردی کا ہر حربہ استعمال کیا ہے، وہ اسرائیل جس نے اپنی پارلیمنٹ کے دروازے پر یہ عبارت لکھ رکھی ہے کہ: ''دریائے نیل سے فرات تک اسرائیل کی سرحد ہے۔'' اُس نے فلسطینی مسلمانوں کی دوسری نسل کو کیمپوں میں کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔ جب اسرائیل کے ٹینک اور لڑاکا طیارے فلسطینیوں پر بمباری کر کے اُن کے جان و مال تباہ کر رہے ہوتے ہیں اور بلڈوزروں سے اُن کے گھر مسمار کرتے ہیں تو اسے کوئی دہشت گردی نہیں کہتا، لیکن جب ردّ عمل کے طور پر جواب میں کوئی فلسطینی لڑکا کسی ٹینک پر پتھر پھینک دے یا غلیل سے کنکر پھینکے تو وہ مہذب دنیا کی نظر میں دہشت گرد بن جاتا ہے۔ اسرائیل کے پاس دو سو ایٹم بموں کا ذخیرہ ہے، مگر ان کو کوئی ''یہودی ایٹم بم'' نہیں کہتا۔ پاکستان کے ایٹم بم کو ''اسلامی بم'' کا نام دیا جاتا ہے۔ دنیا اپنا یہ دوہرا معیار کب بدلے گی؟

ادھر روس نے چیچنیا کے مسلمانوں پر ریاستی ظلم و ستم کی انتہا کر رکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے مہذب مغرب کی درندگی اور سفاکی چنگیز خان اور ہلاکو خان کی درندگی اور سفاکی سے ہزاروں گنا بڑھ کر ہے ؎

چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

آخر یہ کیا ہے کہ دنیا میں ہر جگہ مسلمان ہی ریاستی اور عالمی دہشت گردی کا شکار بھی ہوں اور انہی کو دہشت گرد بھی قرار دیا جائے اور اصلی اور حقیقی دہشت گرد امن کے علمبردار کہلائیں۔ ؎

ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیے

مغرب کے اس رویے کو اسلام دشمنی کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟ [illegible]
بھی اپنے ہاتھوں خود خاتمہ کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ، ناپایدار ہوگا

اب ہم عالمی دہشت گردی کی طرف آتے ہیں، جو ہر قسم کی دہشت گردوں کی ماں ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے ہم یورپ کی عالمی دہشت گردی کا جائزہ لیں گے۔ یورپ کی عالمی دہشت گردی اور اس کے بعد امریکہ کی عالمی دہشت گردی کا ذکر ہوگا۔

سب سے پہلی دہشت گردی ویٹو پاور کا اختیار ہے جو جمہوریت کے نام پر آمریت کا ہتھکنڈا ہے۔ آج یورپ بھی جمہوریت، امن اور انسان دوستی کا علمبردار بنا بیٹھا ہے۔ لیکن اس کی سابقہ تاریخ اس کا اصلی گھناؤنا چہرہ دکھاتی ہے۔ بقول اقبالؒ ؎

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

یورپ ہمیشہ سے اسلام پر جھوٹے الزامات لگاتا رہا ہے۔ اور وہ جھوٹے پروپیگنڈا کا بادشاہ ہے۔ قرونِ مظلمہ (Dark Ages) اور صلیبی جنگوں (Crusades) کے دوران میں عیسائی پادریوں نے پورے یورپ میں یہ پروپیگنڈا کیا کہ مسلمان بت پرست (Pagons) ہوتے ہیں اور نعوذ باللہ وہ خانہ کعبہ کے پتھر حجر اسود کی پوجا کرتے ہیں۔

اس کے بعد جب مشرق و مغرب کے درمیان مختلف روابط قائم ہوئے اور مذکورہ الزام جھوٹا ثابت ہونے لگا، تو پادریوں نے دوسرا الزام عائد کردیا کہ: ''اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔'' یہ پروپیگنڈا پوری دنیا میں اور بالخصوص متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں کے ساتھ مل کر کیا گیا تھا۔ جس کے جواب میں دوسرے علماء سمیت قاضی سلیمان منصور پوری نے اس جھوٹے الزام کی قلعی کھول دی۔ قاضی صاحب کے اس الزام کے بارے میں پادریوں سے باقاعدہ مناظرے ہوئے۔ پھر قاضی صاحب نے ایک مستقل کتاب اس نام سے لکھی کہ: ''کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟''

اور اس میں تاریخی حوالہ جات سے ثابت کیا کہ عیسائی مذہب اور دوسرے مذاہب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو جبری طور پر اپنے اپنے مذہب میں داخل کیا ہے، جبکہ اسلامی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ پیش نہیں کیا جاسکتا کہ کسی شخص کو زبردستی کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا گیا ہو۔ (یہ کتاب آج کل بھی دستیاب ہے۔)

اس کے علاوہ پروفیسر آرنلڈ نے (The Preaching of Islam) ''اسلام کی تبلیغ'' کے نام سے کتاب لکھی، جس میں اس الزام کو جھوٹا ثابت کیا گیا۔

جب یہ تیر بھی تکا ثابت ہوا تو پھر پان اسلام ازم (Pan-Islamism) کا شوشہ چھوڑا گیا کہ جمال الدین افغانی تمام غلام مسلمانوں کو متحد کر کے عیسائی مغرب اور یہودی کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے والا ہے۔ کبھی کہا گیا اسلام غلامی کو جائز سمجھتا ہے۔ کبھی قرآنِ مجید اور کبھی حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی کے بارے میں نازیبا باتیں کیں۔ جب ان جھوٹے الزامات سے کام نہ چلا تو پھر یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ:

''اسلام بنیادی پرستی کا مذہب ہے اور ہر مسلمان بنیاد پرست (Fundamentalist) ہوتا ہے۔''

اور اس طرح یہ جھوٹا الزام لگا کر اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن علمائے اسلام نے وضاحت کردی کہ جن معنوں میں مغرب مسلمانوں کو بنیاد پرست کہتا ہے وہ معنی مسلمانوں پر چسپاں نہیں ہوتے، بلکہ اسلام بڑی فراخ دلی اور عالی ظرفی، ترقی پسندی اور رواداری کا دین ہے۔

مغرب جس کو بنیاد پرستی کہتا ہے اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں۔ اگر بنیاد پرستی سے یہ مراد ہے کہ ایک مسلمان اپنے بنیادی عقیدے پر قائم ہے تو اس میں کیا خرابی ہے؟ ایک مسلمان کے نماز پڑھنے، روزہ رکھنے یا حج کرنے سے کون سی بدامنی اور دہشت گردی پیدا ہوتی ہے۔ پھر مغرب نے اپنے ترکش سے ایک اور تیر اسلام اور مسلمانوں پر پھینکا کہ:

''اسلام انتہا پسندی (Extremism) کا مذہب ہے۔ مذہبی جنونیوں (Fanatics) کا مذہب ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ علمائے کرام نے دلائل سے ثابت کیا کہ اسلام پر یہ الزامات لگانا صحیح نہیں۔ اسلام میں انتہا پسندی کی کوئی گنجائش نہیں اور اسلام مذہبی جنونیوں کا دین نہیں ہے۔

آج مغرب کی طرف سے اسلام کو دہشت گردی (Terrorism) سکھانے والا مذہب قرار دیا جارہا ہے اور مسلمانوں کو دہشت گرد (Terrorist) ٹھہرایا جارہا ہے۔ دن رات یہی پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، تاکہ اسلام کو بدنام کر کے اُس کا راستہ روکا جائے۔ دراصل یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کو اسلام اور مسلمانوں سے چڑ اور عداوت ہے اور وہ ان کے خلاف ہمیشہ زہر اگلتے رہتے ہیں۔

اسلام آج اچانک آسمان سے نازل نہیں ہوا اور نہ مسلمان کہیں سے ناگہاں ٹپک پڑے ہیں۔ اسلام چودہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے۔ اس کی ایک شاندار تاریخ ہے۔ اُس کا ایک قابل فخر ماضی ہے۔ وہ کھلی کتاب کی طرح ہے۔ جسے دنیا کا ہر معقول شخص پڑھ اور جان سکتا ہے۔ اس کے سائے میں دنیا کی اکثر قومیں پناہ لے کر اطمینان سے رہتی رہی ہیں۔ اس کے خلاف جھوٹے الزامات لگانے سے اس کی دعوت و تبلیغ کا کام ہرگز نہیں روکا جاسکتا۔ خود غیر مسلموں میں سے منصف مزاج لوگوں نے اسلام اور محمد ﷺ کی ہمیشہ تعریف کی ہے۔

اسلام ایک زندہ، توانا اور نظریاتی دین ہے، لیکن مغربی سرمایہ داری اور عیسائی حکومتوں اور یہود و ہنود نے مل کر کمیونزم کے خاتمے کے بعد مسلمانوں پر چڑھائی کر رکھی ہے۔

یہ مغرب کا تعصب، کم ظرفی اور اسلام کے خلاف بغض ہے جو وقتاً فوقتاً مختلف الزامات کے ذریعے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

بہت عرصہ پہلے برطانیہ کے ایک سابق وزیر اعظم گلیڈ سٹون (Gladstone) نے اپنی پارلیمنٹ میں قرآنِ پاک کا ایک نسخہ اپنے ناپاک ہاتھ میں لے کر کہا تھا کہ:

”جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے، نہ دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے اور نہ ہم مسلمانوں کو غلام بنا کر رکھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ کتاب جہاد کی تعلیم دیتی ہے۔“

اب امریکہ سمیت مغرب کی طرف سے یہ کہا جارہا ہے کہ اسلام کے دینی مدرسے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مساجد دہشت گردی کے اڈے اور مراکز ہیں، لہٰذا ان کا خاتمہ کردینا چاہیے۔ پھر دنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔ جناب! اس طرح دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ ہر عمل کا ایک ردِّعمل ہوتا ہے۔ اگر مغرب اور امریکہ صرف مسلمانوں ہی کو دہشت گرد قرار دیں گے، اُن کے ممالک پر بلاجواز بمباری کریں گے، اُن کے وسائل پر قبضہ کریں گے اور اُن کی عزت و آبرو سے کھیلیں گے تو اس کے ردِّعمل میں مسلمانوں کی طرف سے مغرب کو پھولوں کے گلدستے پیش نہیں کیے جائیں گے۔ اگر مسلمانوں کے چند بے غیرت اور غدار حکمرانوں نے مغرب کا آلۂ کار بننا پسند کرلیا ہے، تاکہ اُن کی کرسیاں مضبوط رہیں، تو اس سے مغرب کو یہ غلط فہمی ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ تمام مسلمان ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جی ہاں! مسلمانوں میں صلاح الدین ایوبی، اسامہ، ملا عمر اور ایمن الظواہری جیسے غیور مجاہدین بھی ہوتے ہیں، جو مغرب کی طاقت کو خدائی طاقت کے مقابلے میں پرِکاہ کی حیثیت نہیں دیتے اور مغرب کے ظالم حکمرانوں کی نیندیں حرام کرنے والے ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب:10

مغرب کی امن پسندی

مغرب آج اپنے آپ کو امنِ عالم کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو دہشت گردی کا منبع ٹھہراتا ہے۔ لیکن اُس کی اپنی تاریخ یہ ہے کہ صرف وہی دنیا میں بدامنی، غارت گری اور دہشت گردی کا مرتکب رہا ہے۔ مغرب کی اس تاریخ کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

1942ء میں، جب عیسائیوں نے اسپین (Spain) پر قبضہ لیا تو اُنھوں نے مسلمانوں اور یہودیوں سے جو سلوک کیا اُسے برطانوی مصنفہ کیرن آمسٹرانگ (Karren Armstrong) نے اپنی کتاب "The Attle for Gcd" میں اس طرح لکھا ہے:

"1499ء میں سپین کے رہنے والے مسلمانوں سے کہہ دیا گیا کہ وہ یا تو عیسائیت قبول کرلیں یا پھر اسپین سے نکل جائیں۔ اس کے نتیجے میں چند صدیوں تک یورپ مسلمانوں سے خالی ہوگیا۔

یہودیوں سے بھی کہا گیا کہ وہ یا تو عیسائیت قبول کرلیں یا اسپین سے باہر نکل جائیں۔ بہت سے یہودیوں (ستر ہزار 70,000) نے عیسائیت قبول کرلی۔ اسی ہزار یہودیوں نے پرتگال میں پناہ لے لی۔ پچاس ہزار یہودی فرار ہوکر نئی مسلمان عثمانی سلطنت میں چلے گئے۔"

"جب 1492ء میں اسپین میں مسلم حکومت ختم ہوئی تو ساڑھے تین لاکھ (3.50.000) مسلمانوں کو عیسائی مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے تیس ہزار (30,000) کو سزائے موت دی گئی اور بارہ ہزار (12,000) کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ جلا دیا گیا۔"

("New Encyclopeadia Britanica" under Spain)

مشہور نومسلم محمد مارماڈیوک پکتھال (جو قرآنِ مجید کا انگلش مترجم بھی ہے) اپنی کتاب (The Islamic Culture) میں لکھتا ہے:

"ہسپانیہ، صقلیہ اور اطالیہ میں مسلمانوں کا ایسا قتل عام کیا گیا کہ ان ملکوں میں مسلمانوں کا نام لینے والا باقی نہ رہا اور یونان کی 1821ء کی بغاوت میں مسلمانوں کو چن چن کر قتل کیا گیا۔ ان کا نام ونشان مٹا دیا گیا اور ان کی مسجدوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔"

مارٹن لوتھر کی تحریک کے بارے میں عبدالحمید قادری اپنی کتاب "Dimention of Christianity" میں لکھتے ہیں:

"مارٹن لوتھر کی احتجاجی تحریک میں برطانیہ کے 286 مذہبی علماء کو زندہ جلا دیا گیا۔ اسپین میں 23,000، نیدرلینڈ میں 50,000 اور دوسرے یورپی ممالک میں 25,000 سے زیادہ افراد کو ہلاک کیا گیا۔ انسانی تاریخ میں رومن چرچ نے جو مذہبی انتہا پسندی کی حد کر دی تھی اس کی مثال نہیں ملتی۔"

فرانس کا نپولین بونا پارٹ 85 لاکھ 63 ہزار انسانوں کی ہلاکت کا ذمہ دار ہے۔ جی ہاں نپولین کوئی ایشیائی باشندہ یا مسلمان نہ تھا۔ جرمنی کی دہشت گرد اور تشدد پسند حکمران نازی پارٹی کا سربراہ ہٹلر 3 کروڑ 52 لاکھ انسانوں کی موت کا ذمہ دار ہے۔

اٹلی کا ڈکٹیٹر مسولینی بھی ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کا قاتل تھا۔

صرف بیسویں صدی کی چند بڑی بڑی جنگوں سے دنیا کا امن اس طرح تباہ کیا گیا کہ:

1۔ روس میں سوشلزم کے نام نہاد انقلاب میں چار کروڑ افراد مارے گئے۔

2۔ چین میں کمیونزم کے نفاذ کے لیے ڈیڑھ کروڑ زمین داروں کو پھانسی دی گئی۔

3۔ کوریا میں صرف دو برس میں پچاس لاکھ مردوں اور عورتوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

4۔ 1945ء میں امریکہ نے جاپان پر دو ایٹم بم برسائے۔ ان میں ہیروشیما میں ستر ہزار افراد اور ناگاساکی میں 40 ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے۔ زخمیوں اور مستقل طور پر معذور ہو جانے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔

5۔ عالمی امن کے ٹھیکیدار مغرب نے پہلی جنگ عظیم میں جو 14 اگست 1914ء سے 1919ء تک جاری رہی، ساڑھے چھ کروڑ (6,60,00000) انسانوں کی جانیں لے لیں۔ ان میں ایک کروڑ فوجی مرے۔ ڈیڑھ کروڑ شہری ہلاک ہوئے۔ دو کروڑ سے زیادہ افراد مستقل طور پر معذور ہو گئے۔ لاکھوں بچے یتیم ہوئے۔ پچاس لاکھ عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ لاکھوں افراد لاپتہ ہو گئے۔

6۔ دوسری جنگ عظیم میں ساڑھے تین کروڑ (3,50,00000) انسانی جانیں ہلاک ہوئیں۔ مغربی ممالک کی مدد اور شہ پا کر یہودی اسرائیل نصف صدی سے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہا ہے۔ اس نے دو سو (200) ایٹمی ہتھیار کا ذخیرہ بھی کر رکھا ہے۔ برطانیہ نے دو ڈھائی صدیوں کے دوران میں دنیا کے درجنوں ممالک اپنے سامراجی عزائم کی تکمیل کے لیے غلام بنائے رکھا۔ اُن کی دولت لوٹی اور وہاں قتل و غارت کا بازار گرم رکھا۔ ہندوستان میں جلیانوالہ باغ کے پرامن جلسے پر مسٹر ڈائر نے حملہ کر کے 600 نہتے مسلمانوں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ برطانوی فوج نے ہندوستان کی جنگ آزادی کے موقع پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر پر سخت مظالم توڑے گئے۔ اس کے پوتوں اور نواسوں کو بھی سر عام قتل کیا گیا اور اُن کے کٹے ہوئے سر بادشاہ کو بھجوائے گئے۔ دہلی میں قتل عام کیا گیا۔ نوابوں اور امراء کے جسموں کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغا گیا۔ صرف دہلی میں ایک لاکھ مکانات مسمار کر دیے گئے۔ درختوں اور چوکوں پر پھانسی گھاٹ بنائے گئے۔ علمائے دین کو چن چن کر قتل کیا گیا اور بعض کو کالے پانی بھیج دیا گیا۔ صرف دہلی اور اس کے گرد و نواح میں ستائیس ہزار (27,000) مسلمانوں کو پھانسی دی گئی۔

زمانۂ حال میں امریکہ نے جو عالمی دہشت گردی کی ہے اس کا ذکر اگلے صفحات پر تفصیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ آئے گا۔ اس جگہ اس کے اپنے ملک کی بدامنی، جرائم اور سماجی درندگی کا حال سنیے:

''کچھ عرصہ قبل ٹائم میگزین کی رپورٹ کے مطابق ایک شخص نے ایک مکان کے ایک نچلے حصے میں ایک کتا پال رکھا تھا۔ وہ ہر روز اس کتے کی خبر گیری کے لیے ایک گھنٹہ اس کے پاس گزارتا جب کہ اس کی بیوہ ماں جو کہ اُوپر رہتی تھی، ہر روز یہ تماشا دیکھتی۔ آخر کار اس نے عدالت میں جانے کا فیصلہ کیا کہ اس کے بیٹے کو حکم دیا جائے کہ وہ کچھ وقت اس کو بھی دے۔ لیکن عدالت نے اس بنیاد پر اس کی درخواست مسترد کر دی کہ ''کتا تو اس نے اپنی مرضی سے پالا تھا اس لیے کتا تو اس کی ذمہ داری ہے لیکن ماں کے بیٹے بننے میں اس کی خواہش کا عمل دخل نہیں، اس لیے اس کی مرضی ہے کہ وہ ماں کو وقت دے یا نہ دے۔''

(بحوالہ نوائے وقت لاہور سنڈے میگزین صفحہ 30 مورخہ 13 جولائی 2008ء)

امریکہ میں ہر 8 منٹ کے بعد ایک شخص اغوا کیا جاتا ہے۔ ہر 90 سیکنڈ کے بعد ایک قتل ہوتا ہے۔ ہر 16 سیکنڈ کے بعد ایک ڈاکہ پڑتا ہے۔ صرف ایک دن میں 1439 بچے خودکشی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور 5-5-2001)

''امریکہ کے تقریباً 80 لاکھ والدین کو اپنے بچوں کے ہاتھوں مار کھانی پڑتی ہے۔''

(روزنامہ نوائے وقت 16-6-1997)

''دنیا میں سب سے زیادہ قیدی امریکہ میں ہیں۔''

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔ 26-10-2005)

''امریکہ میں ہر 20 سیکنڈ کے بعد ایک گاڑی چوری ہو جاتی ہے۔ وال سٹریٹ جرنل کے مطابق صرف ایک سال میں 4,42,961 گاڑیاں چوری ہوئیں۔ کار چوروں نے منظم گروہ تشکیل دے رکھے ہیں اس لیے ان پر قابو پانا آسان نہیں۔''

(روزنامہ خبریں، لاہور۔ 27-7-1995)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ کی عالمی دہشت گردی

(America's World Terrorism)

آج امریکہ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد بنا ہوا ہے، مگر وہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہتا پھرتا ہے۔ 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد امریکہ نے عالمی دہشت گرد بن کر مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے نام سے صلیبی جنگ (Crurades) چھیڑ رکھی ہے۔

امریکہ نے بلا جواز افغانستان پر چڑھائی کیا اور اسے تباہ و برباد کیا۔ لوگ طالبان کے زمانے میں امن و امان سے رہ رہے تھے، آج وہاں امریکہ بہادر کی مہربانی سے ہر جگہ بدامنی کا دور دورہ ہے۔

اسی طرح امریکہ نے عراق پر جھوٹا الزام لگا کر کہ اس کے پاس تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں، حملہ کیا اور اپنے ساتھ بعض دوسرے ملکوں کو بھی لوٹ مار کے لیے ساتھ ملالیا۔ عراق میں بھی امن و امان تھا اور اب وہی ملک آگ میں جل رہا ہے جو امریکہ کی ''امن پسندی'' کا ثبوت ہے۔

افغانستان اور عراق دونوں مسلم ممالک پر امریکہ نے حملہ کرتے وقت کسی عالمی قانون کی پروا نہیں کی۔ اقوامِ متحدہ سے کوئی منظوری نہیں لی، بلکہ اقوامِ متحدہ نے ایک حد تک ان حملوں کی مخالفت بھی کی، پھر بھی امریکہ نے ان دونوں ملکوں پر جارحیت کی۔

امریکہ کی اس عالمی دہشت گردی کی تفصیلات دیکھنی ہوں تو مشہور امریکی دانشور پروفیسر نوان چونسکی کی کتاب (The Rogue States) ''بدمعاش امریکہ'' کا مطالعہ کافی ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ محمد ارسلان کی کتاب ''امریکہ، دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد'' مطبوعہ 2004ء کراچی میں بھی امریکی جارحیت، بدمعاشی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفاکی اور دہشت گردی کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

ع

چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

سابق امریکی وزیر خارجہ کسنجر جو کہ یہودی ہے اُس نے کہا تھا: ”امریکہ کی دشمنی خطرناک ہے، مگر اس کی دوستی اس کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔“

شیطان امریکہ کی عالمی دہشت گردی پوری ایک صدی پر پھیلی ہوئی ہے۔ وہ پچھلے ایک سو سال میں بیرونی دنیا پر 125 حملے کر چکا ہے، جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ اب وہاں کی کانگریس کے ایک ممبر نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ امریکہ کو مسلمانوں کے مقدس ترین مقام مکہ مکرمہ پر حملہ کر دینا چاہیے۔ اس سے وہاں کی جارحانہ ذہنیت اور مذہبی تعصب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیا اس سے بڑی بھی کوئی دہشت گردی ہو سکتی ہے؟

آج اگر کوئی یہ کہہ دے کہ سب مسلمان ممالک مل کر عیسائیوں کے مذہبی مرکز ویٹی کن سٹی (اٹلی) کو تباہ کر دیں تو یورپ اور امریکہ میں بھونچال آ جائے گا۔ امن عالم کی دہائی اور شانتی شانتی کی چیخ و پکار ہوگی۔ انسانیت اور بنیادی حقوق کی دہائی ہوگی اور مغرب کا میڈیا آسمان سر پر اٹھا لے گا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں، امن عالم کے لیے خطرہ ہیں۔ لیکن مغرب دوہرا معیار (Double Standard) رکھتا ہے۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ (مغرب کے اس دوہرے معیار کی تفصیل ہم آئندہ چند صفحات کے بعد پیش کر رہے ہیں۔) وہ جو کچھ خود کرتا ہے دوسروں کو کرنے کا حق نہیں دیتا۔ مگر ہر عمل کا ایک ردِ عمل ہوتا ہے۔ مغرب کو اپنی مکافات عمل سے ڈرنا چاہیے۔

امریکہ نے مہلک ترین ہتھیار ایٹم بم بنا کر اگست 1945ء میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر دو ایٹم بم گرا کر 3 لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا۔ اتنے کم وقت میں انسانی ہلاکت کی اتنی تعداد کا ریکارڈ دہشت گرد امریکہ نے کیا ہے جو اپنے آپ کو امن کا علمبردار کہتا ہے۔

اسی طرح افغانستان، یوگوسلاویہ اور عراق میں امریکہ نے ناکارہ یورینیم سے چھوٹے ایٹمی بم بنا کر یوگوسلاویہ، افغانستان اور عراق پر خوفناک بمباری کی۔ افغانستان پر بلاوجہ ڈیزی کٹر اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کلسٹر بم گرائے۔ اور لاکھوں انسانوں کا خون کیا۔ کیا ایسے چنگیز اور سفاک امن پسند کہلانے کا مستحق ہے یا دہشت گردی کا چیمپئن؟

اب ہم امریکہ کی عالمی دہشت گردی کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ امریکہ نے:

1۔ 1945ء میں چین پر بمباری کی۔ اس بمباری میں 250 لڑاکا طیاروں نے حصہ لیا۔ اور دو لاکھ پونڈ بارود برسا کر ہر طرف انسانی لاشوں کے ڈھیر لگا دیے۔

2۔ اگست 1945ء میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر یکے بعد دیگرے دو ایٹم بم برسا کر 3 لاکھ انسانوں کو بھسم کر دیا۔

3۔ 1950ء میں کوریا پر حملہ کیا۔

4۔ 1954ء میں گوئٹے مالا پر چڑھائی کی۔

5۔ 1958ء میں انڈونیشیا میں اپنی فوج داخل کی۔

6۔ 1960ء میں کیوبا پر بمباری کی۔

7۔ 1964ء میں کانگو پر بمباری کی۔

8۔ 1965ء میں پیرو (جنوبی امریکہ) پر قبضہ جمایا۔

9۔ 1967ء میں عربوں کو اسرائیل کے ہاتھوں مروایا۔

10۔ 1969ء میں کمبوڈیا پر بمباری کی۔

11۔ 1973ء میں لاؤس پر قبضہ کیا۔

12۔ 1961ء تا 1973ء تک ویت نام پر بمباری کرتا رہا۔

13۔ 1987ء میں گرینیڈا ڈپر بمباری کی۔

14۔ 1984ء میں لبنان میں فوجی بغاوت کرائی اور حملہ کیا۔

15۔ 1989ء میں پانامہ میں فوجی بغاوت کرائی۔

16۔ 1991ء میں عراق پر شدید بمباری کی اور کلسٹر بم استعمال کیے۔ جس میں لاکھوں مسلمان مارے گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے عراق پر پابندیاں لگوا کر 15 لاکھ افراد کو بھوک سے اور دواؤں کی عدم دستیابی کے باعث ہلاک کیا۔

17۔ 1998ء میں سوڈان کی دوا ساز فیکٹری تباہ کی۔

18۔ 1999ء میں یوگوسلاویہ پر بم برسائے۔

19۔ اکتوبر 2001ء میں افغانستان پر ہزاروں حملے کر کے آتش و آہن کی بارش کی۔ وہاں کروز میزائل، ڈیزی کٹر بم، کلسٹر بم اور یورینیم کے چھوٹے بم استعمال کیے۔ جس سے عورتوں بچوں سمیت لاکھوں افراد مارے گئے۔

افغانستان پر قبضہ کیا۔ اور ایک ہزار کے قریب طالبان کو کیوبا کے جزیرے گوانٹاناموبے میں پنجروں کے اندر بند کر دیا۔

2003ء میں عراق پر دوبارہ حملہ کیا۔ شہری آبادی، مساجد، ہسپتالوں اور مقدس مقامات پر اندھا دھند بمباری کی۔ کلسٹر بموں اور چھوٹے ایٹمی بم گرائے۔

عراق کو ایک عشرے کی ناروا پابندیوں اور ناانصافیوں میں جکڑنے کے بعد امریکہ نے اس پر جب دوبارہ حملہ کیا تو اس نے وہاں جو مظالم ڈھائے اور جو قتل و غارت گری کی اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

- ☆ فلوجہ کے باشندوں پر فاسفورس بم پھینکے گئے۔
- ☆ عراق میں 12 لاکھ معصوم بچوں کو شہید کر دیا گیا۔
- ☆ وہاں کے 200 سائنس دانوں کو قتل کیا گیا۔
- ☆ 500 ٹن ڈیپلیٹڈ یورینیم کے بم برسائے گئے۔
- ☆ مساجد، مزارات اور خانقاہیں برباد کر دی گئیں۔
- ☆ عورتوں کی آبروریزی کی گئی اور لڑکوں سے بدفعلی کی گئی۔
- ☆ زرعی علاقوں میں تابکاری کا زہر پھیلا دیا گیا جس کے نتیجے میں فصلیں اناج نہیں دیتیں۔
- ☆ جیلوں بالخصوص ابوغریب جیل میں بے بس عراقیوں پر شرمناک مظالم ڈھائے گئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنہیں برہنہ کر کے اُن پر تشدد کیا گیا۔

☆ عجائب گھروں سے بچاپس ہزار انمول نوادرات لوٹ لیے گئے جن کو بعد میں نیویارک اور لندن میں نیلام کر کے دولت حاصل کی گئی۔

☆ عراق کے تیل اور دوسری معدنیات پر قبضہ کر لیا گیا۔

عراق پر حملے کے بعد امریکہ نے وہاں کے مسلمانوں پر جو وحشیانہ تباہی مچائی اور وہاں کے قیدیوں سے جو سلوک کیا اس کے بارے میں روز نامہ نوائے وقت 2 مئی 2004ء نے یہ اداریہ لکھا:

''عربی اور امریکی ٹی وی چینلز نے ابوغریب جیل میں امریکی فوجیوں کی طرف سے عراقی قیدیوں پر وحشیانہ مظالم اور غیر انسانی سلوک کی جو تصویریں جاری کی ہیں؛ اُن کی اصلیت تو امریکہ نے بھی تسلیم کر لی ہے اور اس حوالے سے معطل امریکی سارجنٹ نے یہ عذر لنگ پیش کیا ہے کہ اسے اور اُس کے ساتھیوں کو جنیوا کنونشن کا کوئی علم نہیں تھا، نہ ہی اس حوالے سے اُنہیں کوئی بریفنگ دی گئی تھی۔ ان شرمناک واقعات کے بعد یہ تو ثابت ہو گیا کہ سولائزڈ امریکہ کے سول حکمران اور فوجی مہذب کہلانے کے مستحق نہیں، جو سلوک افغانستان کے وحشی، گنوار اور اُجڈ وارلارڈز اپنی نجی جیلوں میں قیدیوں کے ساتھ کرتے رہے اس سے کہیں بدتر سلوک دنیا کی تہذیب شائستگی اور جدیدیت کا درس دینے والے امریکہ کے پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ فوجیوں نے ایک خاتون بریگیڈیئر کی قیادت میں ابوغریب جیل کے قیدیوں سے کیا اور صدر بش کے ان دعوؤں کی نفی کر دی کہ وہ عراق کو ایک ظالم حکمران سے نجات دلانے اور عراقی عوام کو آزادی سے روشناس کرانے کے لیے آئے ہیں۔

امریکی فوج جہاں بھی گئی، اس نے شراب، بدکاری اور جوئے بازی کو فروغ دیا اور اچھے بھلے معاشرے کو بازارِ حسن بنا کر رکھ دیا۔ لیکن امریکی فوج کا یہ چہرہ دنیا کو پہلی بار دیکھنے کو ملا ہے کہ وہ مظلوم قیدیوں کو ننگا کر کے ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی پر مجبور کرنے اور ان کی بے بسی پر قہقہے لگانے کے عادی ہیں۔ ان کے ننگے جسموں کو جلتے سگریٹ سے داغنے اور اُنہیں بجلی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاروں سے باندھ کر کرنٹ چھوڑنے میں کوئی خوف نہیں کھاتے۔ افغانستان میں ان فوجیوں نے قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کر کے حبس دَم کی سزا دی جب کہ قلعہ جنگی میں بھی اسی نوعیت کے بہیمانہ سلوک سے ایک نئی تاریخ رقم کی گئی۔

عربی اخبارات اور عراقی عوام ابوغریب جیل کے واقعات کے بعد یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ دوسری جیلوں میں بھی قیدیوں سے اسی طرح کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے اور ان واقعات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ کروسیڈی امریکہ کی حکومت فوج اور انتظامیہ کے بارے میں اُسامہ بن لادن کا یہ کہنا سو فی صد درست ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے قلع قمع کے لیے سر گرمِ عمل ہیں اور وہ قیدیوں کے ساتھ یہ شرمناک سلوک روا رکھ کر دوسرے مسلم ممالک، عوام اور اپنے حقوق کے لیے سرگرم نوجوانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے امریکہ کی مخالفت ترک نہ کی تو ان کے ساتھ بھی یہی سلوک روا رکھا جائے گا۔ جرمنی کے نازیوں نے دنیا کی شریر ترین قوم کے افراد یہودیوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا، امریکہ و مغرب میں اس کا تذکرہ حقارت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ واقعی جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے اپنے مخالفین سے انسانیت سوز سلوک کیا مگر کروسیڈی بش نے افغانستان اور عراق میں برسرِ پیکار گروہوں کے علاوہ عام نہتے شہریوں، بچوں، عورتوں اور قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے نازیوں کے مظالم اس کا عشر عشیر بھی نہیں تھے۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ یہودی امریکہ کے ذریعے مسلمانوں سے صدیوں کا بدلہ لے رہے ہیں اور بش بھی صلیبی جنگوں کا انتقام لینے کے لیے مہذب دور کے قوانین اور ضابطوں کو پامال کر رہا ہے.....

امریکی عقوبت خانہ گوانتا ناموبے......زندہ انسانوں کا قبرستان:

امریکہ نے 1903ء میں کیوبا کے جنوب مشرق میں 45 مربع میل کا علاقہ حاصل کیا تاکہ وہ اپنی اُن مذموم کارروائیوں کی تکمیل کر سکے جنہیں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حدود میں انجام دینے میں ملکی قوانین رکاوٹ بن سکتے تھے۔ عدالتیں مداخلت کر سکتی تھیں اور جس نتیجے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امریکہ کی نام نہاد امن پسندی اور انسانیت دوستی کا بھانڈا پھوٹ سکتا تھا۔

لیکن جب 11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد امریکہ نے افغانستان پر بلا جواز چڑھائی کر دی۔ وہاں کارپٹ بمباری کی۔ ڈیزی کٹر بم گرائے۔ ڈرٹی یورینیم کے گولے برسائے۔ زہریلی گیسیں پھینکیں۔ طالبان حکومت کے خاتمے کے لیے مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ ہزاروں بے گناہ افراد گرفتار کیے گئے۔ ہزاروں طالبان کو کنٹینروں میں بند کر کے شبرغان جیل بھیجا گیا۔ 10x10 فٹ کے کنٹینروں میں تین تین سو افراد ٹھونسے گئے جن کی اکثریت شدید گرمی اور حبس کے سبب ہلاک ہو گئی۔ پھر امریکہ نے افغانستان سے گرفتار طالبان کو گوانتا ناموبے کے ایکسرے کیمپ میں قیدی بنا کر رکھنے کا فیصلہ کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ قیدیوں کو ایسے مقام پر رکھا جائے جہاں کوئی قانون اور عدالت موجود نہ ہو۔ جہاں انسانی حقوق کی کوئی تنظیم یا میڈیا کا کوئی نمائندہ بھی نہ پہنچ سکے۔

گوانتا ناموبے کا ایکسرے کیمپ دنیا کا سب سے بدنام عقوبت خانہ ہے جہاں قیدیوں سے غیر انسانی سلوک کیا گیا۔ اُن پر ایسے مظالم ڈھائے گئے جن کے تصور سے روح کانپ جاتی ہے۔ انسانوں کو پنجروں میں بند رکھ کر انسانیت کی تذلیل کی گئی۔ قیدیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا گیا۔

امریکی عقوبت خانے گوانتا ناموبے کے ایک مسلمان قیدی نے ایک خط کے ذریعے اپنے اوپر ہونے والے مظالم اس طرح بیان کیے:

> ”مجھے جنوری 2002ء میں پاکستان سے اُٹھایا گیا۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ مجھے زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ اور مسکن ادویات کے زیر اثر لا کر اور جہاز میں بٹھا کر کیوبا پہنچا دیا گیا۔ جب ہم گوانتا ناموبے میں طیارے سے اُترے، ہمیں کچھ علم نہیں تھا کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ ہمیں وہ ”کیمپ ایکسرے“ میں لے گئے اور دو عدد بالٹیوں کے ساتھ وہاں بند کر دیا گیا۔ ایک بالٹی خالی تھی اور دوسری میں پانی بھرا تھا۔ ہمیں ایک بالٹی میں پیشاب کرنا تھا اور دوسری میں اپنے ہاتھ دھونے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

گوانتا ناموبے میں تعینات سپاہیوں نے میرے ساتھ زیادتی کی۔ مجھے قید تنہائی میں رکھا۔ مجھے قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور میری بیٹی کو جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر مجھے خوف زدہ کیا گیا۔ مجھ سے یہ بھی کہا گیا کہ میں اپنی بقیہ زندگی کیوبا ہی میں گزاروں گا۔ انہوں نے مجھے سونے نہ دیا۔ تیز آواز میں موسیقی سننے پر مجبور کیا گیا۔ میری آنکھوں میں چندھیا دینے والی روشنی ڈالی گئی۔ مجھے کھانے پینے یا واش روم جانے کی آزادی دیے بغیر ٹھنڈے اور یخ بستہ کمروں میں رکھا گیا۔ حتی کہ مجھے نماز کے لیے وضو کرنے کی اجازت نہ تھی۔ مجھے اسرائیلی پرچم میں لپیٹ کر بتایا گیا کہ صلیب اور داؤد کا ستارہ ایک طرف ہیں اور دوسری جانب ہلال ہے اور فریقین کے درمیان مقدس جنگ لڑی جا رہی ہے۔ مجھے بے ہوشی کے عالم میں بھی مارا پیٹا گیا۔

گوانتا ناموبے میں ابتدائی سالوں کے دوران متعدد مرتبہ مجھ سے پوچھ گچھ کی گئی۔ تفتیشی افسران چاہتے تھے کہ میں القاعدہ کے ساتھ اپنا تعلق تسلیم کرلوں۔ مزید برآں یہ بھی مان جاؤں کہ میں امریکہ میں ہونے والے دہشت گرد حملوں میں ملوث تھا......

میں یہاں مستقل قیام پر موت کو ترجیح دوں گا۔ متعدد مرتبہ خودکشی کرنے کی کوشش بھی کر چکا ہوں۔ گوانتا ناموبے میں واقع زنداں کے قیام کا مقصد ہی لوگوں کو تباہ و برباد کرنا تھا اور میں تباہ و برباد ہو چکا ہوں۔ میں نے مایوسی کا دامن تھام لیا تھا کیونکہ میری صدائیں اس بندی خانے کی گہرائیوں سے باہر نہیں سنی جا سکتیں۔

اگر میں مر جاؤں تو براہِ کرم یاد رکھیے گا کہ گوانتا ناموبے میں جمعہ نام کا ایک انسان بستا تھا جس کے عقائد، عزت اور انسانیت کو روند دیا گیا۔ براہِ مہربانی یہ بھی یاد رکھیے گا کہ گوانتا ناموبے میں سینکڑوں بدقسمت قیدی زندگی کو سزا سمجھ کر کاٹ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ان پر کسی جرم کی چارج شیٹ عائد نہیں کی گئی۔ انہیں امریکہ کے خلاف کسی کارروائی کا الزام بھی نہیں دیا گیا۔

جو خط میں نے آپ کے حوالے کیا ہے دنیا کو دکھا دیں، تاکہ دنیا سے پڑھ سکے اور اہل عالم اس عذاب سے آگاہ ہو سکیں جس سے کیوبا میں قید انسان دوچار ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ امریکی حکومت نے گوانتانا موبے میں مسلمان قیدیوں پر بدترین تشدد کر کے انتہائی سفاکی، درندگی، شرمناکی کا ثبوت دیا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل تو "مشتے از خروارے" ہے اور نہایت مختصر فرد جرم ہے، ورنہ امریکہ بہادر کی سفاکیوں اور ہولناکیوں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

ایک اندازے کے مطابق ان جنگوں میں امریکہ نے 20 سے 25 لاکھ انسانوں کا خون بہایا ہے ؏

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر ، لہو پکارے گا آستیں کا

امریکہ آج بھی دہشت گردی کا مرکز ہے، جہاں یہودیوں اور عیسائیوں کی 500 کے قریب مسلح تنظیمیں موجود ہیں، جو عالم اسلام کے خلاف سازشوں میں ملوث ہیں۔ امریکی سی آئی اے نے پوری دنیا میں سازشوں کا جال بچھا رکھا ہے۔ مصر کے جمال عبدالناصر نے کہا تھا:

"اگر سمندر کی تہہ میں دو مچھلیاں بھی آپس میں لڑ رہی ہوں تو سمجھ لو اس میں بھی امریکی سامراج کا ہاتھ ہے۔"

امریکہ نے جن مسلم عالمی رہنماؤں کو قتل کرایا یا اُن پر قاتلانہ حملہ کیا اس کی ایک مختصر فہرست یہ ہے:

1950ء میں انڈونیشیا کے صدر سائیکارنو

1957ء میں مصر کے جمال عبدالناصر

1960ء میں عراقی رہنما بریگیڈیئر جنرل عبدالکریم قاسم

1966ء تا 1980ء لیبیا کے صدر معمر قذافی پر کئی قاتلانہ حملے کرائے۔

1983ء میں مراکش کی فوج کے سربراہ جنرل احمد دلمی

1985ء میں لبنانی رہنما شیخ محمد حسین فہد پر قاتلانہ حملہ کیا، جس میں 80 افراد مارے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1991ء میں عراق کے صدر صدام حسین۔

بعض لوگوں کی رائے میں درج ذیل مسلم رہنما بھی سی آئی اے کی سازشوں کا شکار ہوئے:

4/اپریل 1979ء کو پاکستان کے لیڈر اور سابق صدر ذوالفقار علی بھٹو

17/اگست 1988ء کو پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق

25/مارچ 1975ء کو سعودی عرب کے شاہ فیصل شہید

آج عالمی امن کا دعویدار امریکہ دنیا میں اسلحے اور گولہ بارود کا سب سے بڑا بیوپاری ہے۔ وہ قوموں کو لڑا کر اپنا اسلحہ بیچتا ہے۔ اور اسلحے کے زور پر عالمی دہشت گردی کا مرتکب ہے۔ امریکہ کے پاس گولہ بارود اور اسلحے کا اتنا ذخیرہ جمع ہے کہ وہ دنیا کو تین بار تباہ کر سکتا ہے۔

صرف 1999ء کے ایک سال میں امریکہ نے گیارہ ارب آٹھ کروڑ ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا، جو دنیا بھر میں کل 30 ارب ڈالر کے اسلحے کی فروخت کا 1/3 حصہ ہے۔ امریکی اسلحہ ساز فیکٹریاں ہر سال 780 ارب ڈالر کا اسلحہ تیار کرتی ہیں جو پوری دنیا میں فروخت ہوتا ہے۔ اس وقت 68 ممالک ایسے ہیں جو امریکی اسلحے کی بدولت آگ میں جل رہے ہیں۔ خود امریکہ کے پاس 1991 کی ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق بارہ ہزار جوہری ہتھیار (وار ہیڈز) موجود ہیں، جبکہ پاکستان کے پاس صرف 25 جوہری ہتھیار ہیں۔ اس عالمی دہشت گرد نے اپنے ملک سے باہر ایشیا، افریقہ اور یورپ سمیت بہت سے ممالک میں اپنے بری، بحری اور فضائی اڈے بنا رکھے ہیں۔ صرف جزیرہ نمائے عرب اور اُس کے اردگرد بارہ (12) مسلم ملکوں میں اُس کے فوجی اڈے موجود ہیں۔ وہ سعودی عرب میں پچھلے 13 برس سے تیل کے کنوؤں پر قبضہ کیے بیٹھا ہے۔ بحیرۂ عرب میں اُس کے بحری بیڑے موجود ہیں۔ بحرین، قطر، کویت، یمن، سعودی عرب، جبوتی، عرب امارات، عمان، اردن، مصر اور ترکی کون سا ملک ہے جہاں وہ فوجی اڈے بنا کر عالمی تھانیدار بن کر نہیں بیٹھا ہوا۔ پھر بھی اپنے آپ کو امن عالم کا ٹھیکے دار سمجھتا ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن وک ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہی اسامہ بن لادن جب روس کے خلاف افغانستان میں لڑ رہا تھا تو امریکہ کی نظر میں ایک مجاہد تھا، اُسے وائٹ ہاؤس میں وی آئی پی کے طور پر بلایا گیا اور جب امریکی مفاد کے خلاف بات ہوئی تو اسی اسامہ کو آج امریکہ نے دنیا کا خطرناک ترین دہشت گرد قرار دے رکھا ہے اور اُس کے سر کی قیمت 50 ملین ڈالر مقرر کی ہوئی ہے۔

امریکہ خود ایک ہزار ایٹم بم بنا چکا ہے، مگر ان سے دنیا کے امن کو کوئی خطرہ نہیں، اگر پاکستان ایک ایٹم بم بنا لے تو وہ "اسلامی بم" ہے، جس سے امن عالم تہ و بالا ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیا کے امن کو "عیسائی بم"، "یہودی بم" اور "ہندو بم" سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ صرف اسلامی بم دنیا کے لیے خطرناک ہوتا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ یہ کیا دوہرا معیار ہے؟ ؏

تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

2001ء میں افغانستان پر حملہ کرنے سے پہلے امریکی صدر بش نے پاکستان کے صدر پرویز مشرف کو دھمکی دے کر پاکستان کی سرزمین میں ہوائی اڈے حاصل کیے تھے۔ یہ بھی ٹھیک ٹھیک عالمی دہشت گردی کی مثال ہے۔

ایک جگہ تین جانور دنبہ، بیل اور اونٹ بیٹھے تھے۔ اُن کے سامنے گھاس پڑی تھی۔ تینوں اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم میں سے جو اعلیٰ خصوصیت والا ہے وہ اس گھاس کو کھانے کا حقدار ہے۔

دنبہ بولا:

"میں ایک دنبہ ہوں۔ میں نے ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچائی تھی اور اُن کی جگہ اپنی قربانی پیش کی تھی۔ میں قربانی کا خاص جانور ہوں، لہٰذا گھاس پر میرا حق ہے۔"

پھر بیل بولا:

"میں دنیا میں زراعت کی ترقی کا نشان ہوں۔ دنیا میں کھیتی باڑی کی ساری رونق میرے دم قدم سے ہے۔ میں نہ ہوتا تو زراعت نہ ہوتی۔ انسان خوشحال نہ ہوتا۔ اس لیے گھاس پر میرا حق ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں اونٹ کے بولنے کی باری تھی۔ اُس نے خاموشی سے اپنی لمبی گردن نیچے کر کے ساری گھاس سمیٹ کر منہ میں ڈال لی۔ پھر کہنے لگا:

"ساتھیو! مجھ میں یہی خصوصیت ہے کہ میں طاقت رکھتا ہوں۔ جس کے آگے کوئی خصوصیت کام نہیں دیتی۔ طاقت کسی اصول ضابطے کو نہیں مانتی۔ اس گھاس پر صرف میرا حق تھا۔"

افسوس! آج امریکہ نے دوسروں کی گھاس کھانے والے اسی اونٹ کا رُوپ دھار لیا ہے۔ اس کا رویہ اس روایتی بھیڑیے کا سا ہے، جس نے میمنے (بھیڑ کے بچے) کو حیلے بہانے سے ہڑپ کر لیا تھا۔ امریکہ کا حکمران موجودہ تیلی خاندان مسلمانوں کے تیل پر قبضہ کرنے کے لیے دیوانہ ہو چکا ہے اور اس دیوانگی کے عالم میں اُس نے دنیا کا تیل نکال دیا ہے۔

ایک شکاری پرندوں کو ذبح بھی کر رہا تھا اور ساتھ ہی ان کے تڑپنے پر رو بھی رہا تھا۔ فاختہ نے کبوتر سے کہا: "یہ شکاری بڑا رحمدل ہے۔" کبوتر نے جواب دیا: "اس کے آنسوؤں کو نہ دیکھ، اس کے ہاتھوں کو دیکھ۔"

یہی حال آج کل امریکہ کا ہے، جو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے، مگر اپنی دہشت گردی کو چھپانے کے لیے مسلمانوں کو دہشت گرد کہتا ہے۔ وہ نازی جرمنی کے گوئبلز کے اس قول پر عمل کر رہا ہے کہ "جھوٹ اتنا بولو اور اتنی بار بولو کہ وہ سچ نظر آنے لگے" اور "چور مچائے شور" کا مصداق ہے۔ امریکہ مسلمانوں کی عزتوں سے کھیلتا ہے اور ردِّ عمل کے طور پر جب مسلمان کوئی جوابی کارروائی کرتے ہیں تو اُن کو دہشت گرد قرار دیتا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغرب کا دوہرا معیار
(Double Standard of the West)

کچھ لوگ بنا لیتے ہیں اخلاق کا معیار
اپنے لیے کچھ اور زمانے کے لیے اور

آج امریکہ سمیت مغرب کا مسلمانوں کے خلاف دوہرا معیار ہے، جو کہ ظلم و ناانصاف کی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اور یہ صریحاً دہشت گردی ہے۔ آخر ہر عمل کا ایک ردّ عمل (Reaction) ہوتا ہے۔ آج مغرب اپنی طاقت کے نشے میں چور ہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنے ہی بنائے ہوئے ضابطوں کا خون کر رہا ہے۔ مگر ایک دن اس کو اس کا حساب دینا پڑے گا۔ ؎

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

ہم ذیل میں امریکہ اور مغرب کے اسی دوہرے معیار کی مثالیں پیش کر رہے ہیں:

1۔ مغرب کے دوہرے معیار کی سب سے پہلی مثال یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو جمہوریت کا علمبردار کہتا ہے، خود کو آمریت کا دشمن قرار دیتا ہے، مگر ساری دنیا میں جہاں اُس کا مفاد غیر جمہوری اور آمرانہ حکومتوں میں ہوتا ہے وہ ان کی سرپرستی، حوصلہ افزائی اور عملی مدد کرتا ہے۔ اور وہاں وہ اپنی جمہوریت پسندی بھول جاتا ہے۔ اصل میں جہاں جیسا اُس کا مفاد ہوتا ہے، وہ اس کے تحت کام کرتا ہے۔ اگر اُس کے مفاد کا تقاضا جمہوریت ہے، تو وہ جمہوریت کا راگ الاپتا ہے اور جہاں اُس کا مفاد آمریت سے وابستہ ہوتا ہے، وہاں وہ سول ڈکٹیٹروں، مطلق العنان بادشاہوں اور فوجی آمروں کا ساتھ دیتا ہے۔

امریکہ نے ایران میں بادشاہت کا آخری دم تک ساتھ دیا اور جمہوریت کا راستہ روکنے کی بھرپور کوشش کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزائر میں جمہوری طریقے سے کامیاب ہو کر آنے والی سیاسی جماعت اسلامک سالویشن فرنٹ کو اقتدار سے محروم کرنے کے لیے وہاں کے فوجی جرنیلوں سے مارشل لاء لگوایا۔

ترکی میں امریکہ نے 1960ء میں عدنان مندریس کی جمہوری حکومت کو وہاں کی فوج کے ذریعے ختم کرایا۔ اسی طرح جب دوبارہ ترکی میں اسلام پسند قوتیں اقتدار میں آئیں تو اُن کی حکومت بھی ختم کرادی۔ اس کے علاوہ دنیا میں کتنی ہی بادشاہتیں موجود ہیں، جن سے امریکہ کی نہ صرف دوستی ہے، بلکہ دفاعی معاہدے بھی اُن سے کر رکھے ہیں۔

2۔ مغرب کے دوہرے خیال کی دوسری مثال یہ ہے کہ وہ خود ایٹمی طاقت ہے، مگر جب کوئی مسلمان ملک ایٹمی طاقت بننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کے خلاف ہو جاتا ہے۔ اُسے دھمکیاں دیتا ہے، اس پر اقتصادی پابندیاں لگواتا ہے اور اس کے خلاف ساری دنیا میں ''اسلامی بم'' ''اسلامی بم'' کا واویلا کر کے اُسے بدنام کرنا چاہتا ہے۔

بھارت نے جب 11 رمئی 1988ء کو ایٹمی دھماکہ کیا تو اس پر امریکہ سمیت سارا مغرب خاموش رہا۔ مگر جب 28 رمئی کو ایک مسلم ملک پاکستان ایٹمی دھماکہ کرنے لگا تو امریکہ سمیت پورے مغرب نے اس کی شدید مخالفت کی۔ اُسے دھمکیاں دیں۔ اس پر 9 نومبر 1988 کو اقتصادی پابندیاں لگائیں۔

1981ء مین عراق پر امریکہ نے اسرائیل کے ذریعے بمباری کرا کر اُس کا ایٹمی ری ایکٹر تباہ کر دیا، کیونکہ عراق جوہری طاقت بننا چاہتا تھا۔ اور وہ ایک مسلم ملک تھا، اس لیے اُس کی مخالفت کی گئی۔

اب ایران جو کہ ایک مسلم ملک ہے کی باری ہے۔ امریکہ اور پوری یورپی یونین کو پریشانی ہے کہ ایران جوہری طاقت نہ بننے پائے۔ مغرب آج ایران کو کبھی دھمکیاں دے رہا ہے اور کبھی سودے بازی کر رہا ہے کہ کسی طرح ایران اپنے ایٹمی پروگرام سے دستبردار ہو جائے۔ اس سلسلے میں امریکہ نے ایران پر حملے کی دھمکی بھی دی ہے۔ پاکستان کے خلاف بھی اُس کا یہی خفیہ منصوبہ ہے اور وہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال یہ ہے کہ اگر ایٹم بم بنانا جرم ہے، شر ہے، برائی ہے تو وہ صرف مسلمانوں کے لیے کیوں ہے؟ مغرب کے لیے کیوں نہیں؟ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کافر خود ایٹمی ہتھیار بنائے، ان کو دنیا پر گرائے اور جب مسلمان اپنے دفاع کے لیے ایٹمی ہتھیار بنانے کی کوشش کریں تو اُن پر ایٹمی سائنس کی تعلیم کا دروازہ بند کر دیا جائے اور واویلا کیا جائے کہ اس سے دنیا کا امن تباہ ہو جائے گا۔ امن تو مغرب کی طاقتوں نے خود دنیا کا تباہ کیا ہوا ہے اور کر رہا ہے، مگر وہ مسلمانوں کو طعنے دے رہی ہیں۔ مغرب کا یہی وہ دوہرا معیار ہے جو ظلم اور دہشت گردی ہے ؎

پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات

3۔ جب تک عرب و عجم کے مسلم مجاہدین کمیونسٹ روس کے خلاف جنگ کرتے رہے تو امریکہ سمیت تمام مغربی میڈیا اُن کو ''مجاہدین'' کا لقب دیتا رہا اُن کی امداد بھی کی گئی، مگر جونہی وہ امریکی مفادات کے خلاف کام کرنے لگے تو وہی ''مجاہدین'' 11/ستمبر کے بعد اچانک ''دہشت گرد'' قرار دے دیے گئے۔ اُن کے خلاف ہر قسم کا ظلم اور جارحیت جائز ہو گئی۔ اور وہ گردن زدنی ٹھہرے۔

کیا یہ امریکہ اور مغرب کا دوہرا معیار نہیں ہے۔ وہی اسامہ بن لادن جسے امریکہ نے مجاہد کہا۔ وی آئی پی کے طور پر وائٹ ہاؤس میں جس کی میزبانی کی گئی۔ نائن الیون کے بعد خطرناک ''دہشت گرد'' قرار پایا اور پچاس ملین ڈالر اُس کے سر کی قیمت مقرر کی گئی۔ اسی طرح فلسطین کے یاسر عرفات کو جب وہ اسرائیل کے خلاف مزاحمت کر رہا تھا، دہشت گرد تھا۔ پھر جب اُس نے اوسلو معاہدے پر دستخط کر دیے تو امن پسند روشن خیال اور معتدل کہلایا۔ پھر جب اس نے اسرائیل کے منصوبوں کے خلاف کام کیا تو پھر دہشت گرد بن گیا۔

4۔ حالیہ جنگ میں امریکہ کے چند فوجی قیدیوں کو جب عراق کے صدر صدام حسین نے ٹی وی پر دکھایا تو اس کارروائی کے خلاف امریکی وزیر دفاع نے احتجاج کیا کہ یہ تو جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہے۔ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے پورے مغربی میڈیا نے بھی یہی واویلا کیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مگر دوسری طرف امریکہ خود افغان طالبان قیدیوں کو اپنے میڈیا پر دکھاتا رہا۔ خود امریکہ نے عراق اور افغانستان جنگ میں جنیوا کنونشن کی دھجیاں اڑائی ہیں، مگر کسی کے سر پر جوں تک نہیں رینگی۔ افغانی قیدیوں کو کنٹینروں میں بند کر کے اپنے ملک لے جا کر قیدیوں کے حقوق دینے کی بجائے کیوبا کے جزیرے گوانٹاناموبے میں پنجروں کے اندر جانوروں کی طرح باندھ کر بند کیا ہوا ہے۔ کیا اس سے جنیوا کنونشن کا احترام مقصود ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آج گوانٹاناموبے کا جزیرہ انسانی حقوق کا مقبرہ بنا ہوا ہے۔

5۔ جب کوئی غیر مسلم شہری کسی مسلمان کے ہاتھوں جنگ یا دھماکے میں مرجاتا ہے تو مغربی میڈیا آسمان سر پر اٹھالیتا ہے کہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ مگر جب خود امریکہ شہری آبادیوں پر، ہسپتالوں پر اور مقدس مقامات پر ایٹم بم گراتا ہے۔ کروز میزائیل پھینکتا ہے، ڈیزی کٹر بم اور کلسٹر بم گراتا ہے تو اس سے نہ بچے مرتے ہیں، نہ عورتیں مرتی ہیں اور نہ بوڑھے مرتے ہیں، نہ انسانیت کی توہین ہوتی ہے اور نہ اقوامِ متحدہ کے چارٹر اور جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی ہوتا ہے۔ لگتا ہے مغرب صرف اپنے شہریوں کو انسان سمجھتا ہے اور مسلمان ممالک کے شہریوں کو انسان نہیں سمجھتا۔ انشاء اللہ اس کا یہی دوہرا معیار اُسے ایک نہ ایک دن لے ڈوبے گا۔

6۔ امریکہ دوسرے ممالک کے جنگی جرائم پر اُن کی مذمت کرتا ہے، مگر جو جنگی جرائم اُس نے خود صومالیہ، افغانستان اور عراق وغیرہ میں کیے ہیں اُن کو فراموش کر دیتا ہے۔

7۔ کشمیر اور فلسطین چونکہ مسلمانوں کے مسائل ہیں اس لیے پچاس پچاس برس سے امریکہ، مغربی ممالک اور اقوامِ متحدہ اُن کو حل نہیں کرا سکتی۔ مگر مشرقی تیمور چونکہ عیسائیوں کا مسئلہ تھا اس لیے وہ فوراً حل ہوسکتا ہے۔ اور ایک پورا جزیرہ مسلمانوں کے ملک انڈونیشیا سے چھین کر عیسائیوں کو دیا جاسکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اقوامِ متحدہ امریکہ اور مغربی ممالک کی لونڈی ہے اور مسلمانوں کے لیے گونگی بہری دیوی ہے۔

8۔ مہذب امریکہ دنیا بھر کو تہذیب و اخلاق کا درس دیتا ہے، مگر اُس کا اپنا حال یہ ہے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے 1985ء میں پاکستان نے 390 ملین ڈالر دے کر ایف 16 طیاروں کا سودا کیا تھا۔ یہ پوری رقم پیشگی جمع کرادی گئی تھی۔ آج بیس سال ہو گئے ہیں پاکستان کو اس کے مطلوبہ طیارے نہیں مل سکے، پھر جب پاکستان نے کہا کہ میری رقم واپس کر دو تو وہ رقم واپس دینے سے امریکہ نے انکار کر دیا۔ یہ کہہ دیا کہ اس کے بدلے میں گندم دے دی جائے گی یا قسطوں میں رقم واپس ہوگی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ میں جہاں وہ طیارے 20 سال سے کھڑے ہیں، وہاں کا کرایہ بھی پاکستان کے ذمے ہے۔ اب دو بوڑھے طیارے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ تو یہ ہے مہذب، روشن خیال اور تہذیب و اخلاق کے علمبردار امریکہ بہادر کا اصلی روپ اور اُس کا مسلمانوں سے صلیبی تعصب۔

9۔ مذہبی آزادی کے علمبردار امریکہ اور یورپ کے تعصب، تنگ نظری اور تاریک خیالی کا مظاہرہ اُن کئی واقعات سے بھی ہوتا ہے، جو وہاں پر رونما ہو چکے ہیں۔ فرانس، جرمنی برطانیہ اور امریکہ میں کئی مسلم طالبات کو اسکارف پہننے پر سکولوں سے نکال دیا گیا۔ بعض مسلم خواتین کو پردے کی پابندی کرنے پر نوکری سے ہٹایا گیا۔ امریکہ میں ایک مسلمان پولیس افسر کو صرف اس لیے اپنی نوکری سے محروم ہونا پڑا کہ اُس کے چہرے پر داڑھی تھی۔ کئی مساجد پر حملے کیے گئے، بعض کو جلا دیا گیا۔ اُن میں مردہ خنزیر پھینکے گئے۔ سر راہ مسلم پردہ دار عورتوں کو چھیڑا گیا۔ یہ سب کچھ اُس مغرب میں ہوا جو اپنے آپ کا مہذب، روشن خیال اور آزادی پسند کہتا ہے۔

کیا یہ مغرب کا دوہرا معیار نہیں ہے کہ عیسائی ننیں (Nuns) سکارف پہنیں تو یہ حلال ہے اور مسلم خواتین سکارف پہنیں تو یہ حرام ہے؟ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ مغرب خود ننگا رہنے کی آزادی چاہتا ہے اور دوسروں کو لباس پہننے کی آزادی نہیں دیتا۔

10۔ مشہور باکسر نومسلم محمد علی کلے کا معاملہ لیجیے۔ یہ بھی امریکہ کے دوہرے معیار کی بدترین مثال ہے۔ جس زمانے میں امریکہ ویت نام سے جنگ کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے لوگوں کو جبری بھرتی کے ذریعے محاذِ جنگ پر بھیجنا شروع کر دیا۔ اس جبری بھرتی کے قانون سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی مبلغ اور معروف کھلاڑی مستثنیٰ تھے۔ مگر امریکی حکومت نے اپنے بنائے ہوئے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محمد علی کلے کو بھی حکم دے دیا کہ وہ ملکی فوج میں بھرتی ہو۔ حالانکہ وہ ایک مشہور باکسر تھا اور اسے فوج میں بھرتی ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اور مسلمانوں کے خلاف دوہرے معیار کا تقاضا یہی تھا کہ اُسے پریشان کیا جائے۔ محمد علی کلے کے انکار پر اُسے جیل بھیج دیا گیا۔ اس کے مکان کو آگ لگادی گئی۔ پھر اکتوبر 1964ء میں اُسے باکسنگ کے عالمی اعزاز سے زبردستی محروم کردیا گیا۔

ہم نے یہاں پر صرف دس مثالوں پر اکتفا کیا ہے، ورنہ ایسی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں، جن میں امریکہ اور مغربی ممالک اور اُن کا میڈیا اہل اسلام کے بارے میں اپنا دوہرا معیار رکھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج امت مسلمہ مغربی ممالک بالخصوص امریکہ سے شدید نفرت کرنے لگی ہے، کیونکہ اس نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ (Crusades) چھیڑ رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ 1

اقوامِ متحدہ کا منشورِ انسانی حقوق

(Declaration of Human Rights of U.N.O)

اقوامِ متحدہ کا انسانی حقوق کا منشور دسمبر 1948ء کو منظور کیا گیا۔ یہ منشور اسلامی تعلیمات بالخصوص خطبہ حجۃ الوداع کی خوشہ چینی ہے۔

اسلام نے چودہ سو برس قبل انسان کو حقوق عطا کیے تھے۔ انسانی عقل و دانش نے صدیوں بعد انہی سے متاثر ہو کر اُن کو نئے پیرہن میں پیش کر دیا۔ پھر اسلام کے عطا کردہ حقوق کی ادائیگی کے لیے ایمان، خوفِ الٰہی، تقویٰ اور آخرت کی جواب دہی جیسی ٹھوس بنیادی موجود ہیں جب کہ اقوامِ متحدہ کا منشورِ انسانی ایسی ضمانتوں سے بالکل محروم ہے بلکہ یہ مختلف ممالک کی صوابدید ہے کہ وہ ان حقوق کی پاسداری کریں یا نہ کریں۔

بہر حال اقوامِ متحدہ کا منشور حقوق انسانی درج ذیل دفعات پر مشتمل ہے:

دفعہ 1:...... تمام افراد عزت اور درجے اور حقوق میں برابر ہیں۔ اُنہیں عقل اور ذہن دیا گیا ہے اس لیے ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔

دفعہ 2:...... ہر فرد انسانی حقوق (Human Rights) کے منشور (Declaration) میں دیے گئے حقوق اور آزادی کا، بغیر کسی نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب، سیاسی وابستگی، قومی یا سماجی تعلق، جائیداد اور پیدائش کے امتیاز کے مستحق ہیں۔ اسی طرح سیاسی، قانونی یا بین الاقوامی تعلق کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔

دفعہ 3:...... ہر شخص کو جان و مال کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 4:...... کسی شخص کو غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ انسانوں کی تجارت کی ہر شکل ممنوع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 5:......کسی شخص سے تشدد، ظلم اور غیر انسانی یا ناپسندیدہ رویے سے پیش نہیں آیا جائے گا۔

دفعہ 6:......ہر شخص کو قانون کے سامنے بطورِ انسان پہچان کا حق ہے۔

دفعہ 7:......قانون کی نظر میں تمام افراد برابر ہیں۔ بغیر کسی امتیاز کے قانون کی حفاظت میں ہیں۔ ہر کسی کو حفاظت کے یکساں حقوق حاصل ہیں۔

دفعہ 8:......قانون کی طرف سے دیے گئے بنیادی حقوق کے سلب ہونے پر ہر شخص کو قومی عدالت سے مساوی حقوق اور مناسب سلوک کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 9:......کسی شخص کو بلا وجہ قید یا جلاوطن نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 10:......ہر شخص کو آزاد اور غیر جانب دار عدالت کے سامنے اپنے حقوق و فرائض کے حوالے سے پوری مساوات اور آزادی کے حقوق حاصل ہیں۔

دفعہ 11:......(ا) فوجداری مقدمے میں پکڑے گئے شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اُس کو اس وقت تک بے قصور تصور کیا جائے جب تک وہ عدالت کے سامنے مجرم ثابت نہ ہو جائے۔

(ب) فوجداری جرم کے سوا کسی شخص کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا اور مروجہ قانون کی سزا سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔

دفعہ 12:......کسی شخص کی ذاتی زندگی، خاندان، گھر اور خط و کتابت میں دخل اندازی نہیں کی جا سکتی۔ اُس کی عزت اور وقار پر حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ دخل اندازی کی صورت میں ہر شخص کو قانون کی طرف سے حفاظت کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 13:......ہر شخص کو اپنی ریاست کی حدود میں کہیں بھی رہائش رکھنے کا اور نقل مکانی کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 14:......(ا) ظلم یا تشدد سے بچاؤ کے لیے دوسرے ممالک میں پناہ لینے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے۔

(ب) پناہ کا حق غیر سیاسی جرائم کی صورت میں نہیں دیا جا سکتا اور اقوامِ متحدہ کے دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقاصد کے خلاف بھی نہیں دیا جا سکتا۔

دفعہ 15:......(ا) ہر شخص کو قومیت کا حق حاصل ہے۔

(ب) کسی شخص کو بلا وجہ اس کی قومیت کے حق یا قومیت تبدیل کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 16:......(ا) تمام بالغ مردوں اور عورتوں کو بلا لحاظ قوم، رنگ اور مذہب کے شادی کرنے اور خاندان بنانے کا حق حاصل ہے۔ ان کو شادی اور بعد کے معاملات میں ایک جیسے حقوق حاصل ہیں۔

(ب) دونوں فریقین کی باہمی رضا مندی ہی سے شادی ممکن ہے۔

(ج) خاندان معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے اور اسے معاشرے اور ریاست کے تحفظ کے حقوق حاصل ہیں۔

دفعہ 17:......(ا) ہر شخص کو جائیداد کی ملکیت کے حقوق حاصل ہیں خواہ یہ حقوق انفرادی طور پر ہوں یا اجتماعی طور پر۔

(ب) کسی کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 18:......ہر شخص کو اپنے خیالات، تشخص اور مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس میں انفرادی یا اجتماعی طور پر مذہب اور خیالات کی تبدیلی کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 19:......ہر شخص کو اپنے خیالات اور ان کے اظہار کی آزادی حاصل ہے۔ اس میں بغیر مداخلت خیالات رکھنے، حاصل کرنے اور دوسروں کو منتقل کرنے کی آزادی بھی شامل ہے خواہ وہ کسی ذریعے سے ہو۔

دفعہ 20:......(ا) ہر فرد کو پر امن طور پر اکٹھے ہونے اور جماعت بنانے کی آزادی حاصل ہے۔

(ب) کسی شخص کو کسی مخصوص جماعت میں شامل ہونے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 21:......(ا) ہر فرد کو براہِ راست یا آزادانہ طور پر منتخب نمائندوں کے ذریعے ملکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔

(ب) ہر شخص کو ملکی خدمات تک رسائی کا یکساں حق حاصل ہے۔

دفعہ 22:......معاشرے کا فرد ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کو سوشل سیکورٹی کا حق حاصل ہے اور اسے تمام معاشری، معاشرتی اور ثقافتی حقوق حاصل ہیں جو اس کی شخصیت کے ارتقا کے لیے ضروری ہیں۔

دفعہ 23:......(ا) ہر کسی کو ملازمت کرنے اور بے روزگاری سے بچاؤ کے حقوق حاصل ہیں۔

(ب) یکساں کام پر ہر ایک کو یکساں تنخواہ کا بلا امتیاز حق حاصل ہے۔

(ج) ہر کام کرنے والے کو انسانی وقار کے مطابق سماجی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(د) ہر شخص کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ٹریڈ یونین بنانے اور ان میں شمولیت کا حق ہے۔

دفعہ 24:......ہر شخص کو آرام اور فرصت کے اوقات، کام کے اوقات کی حد بندی اور ہفتہ وار چھٹی کے حقوق حاصل ہیں۔

دفعہ 25:......(ا) ہر شخص کو اپنے اور اپنے خاندان کی مناسب صحت، خوش حالی کے علاوہ خوراک، کپڑے، گھر، طبی امداد اور سماجی خدمات، بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا یا ان جیسے حالات کی صورت میں تحفظ کا حق ہوگا۔

(ب) ممتا اور بچہ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ ہر جائز اور ناجائز بچے کو ایک جیسے سماجی تحفظ کے حقوق حاصل ہیں۔

دفعہ 26:......(ا) ہر کسی کو تعلیم کا حق حاصل ہے جو ابتدائی درجے میں مفت ہونی چاہیے۔ پرائمری تعلیم لازمی ہونی چاہیے۔ فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم کی سہولت سب کو حاصل ہونی چاہیے۔ اعلیٰ تعلیم تک رسائی میرٹ کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔

(ب) تعلیم، انسانی تشخص، انسانی حقوق کی مضبوطی اور بنیادی آزادیوں کی روح رواں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونی چاہیے۔ اسے قوموں، نسلوں اور مذہبوں کے درمیان دوستی، رواداری اور مفاہمت کو پروان چڑھانا چاہیے۔

(ج) والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم کا فیصلہ کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔

دفعہ 27:...... (ا) ہر شخص کو معاشرے کی ثقافتی زندگی میں حصہ لینے، فن سے لطف اندوز ہونے اور سائنسی ترقی اور اس کی سہولتوں میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔

(ب) ہر شخص کو اپنے سائنسی، ادبی اور فنی کمالات کے اخلاقی اور مالی مفادات کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ 28:...... ہر شخص کو قواعد کے مطابق سماجی اور بین الاقوامی تحفظات حاصل ہیں۔

دفعہ 29:...... (ا) یہ ہر شخص کے فرائض میں سے ہے کہ وہ اپنی شخصیت کی کامل اور آزادانہ تکمیل کرے۔

(ب) ہر شخص اپنے اختیارات اور آزادی کو بروئے کار لاتے ہوئے قانونی پابندیوں کا پاسدار ہوگا تاکہ دوسروں کے حقوق اور آزادی کا جمہوری روایات کے مطابق تحفظ ہو سکے۔

(ج) اختیارات اور آزادی کا استعمال اقوامِ متحدہ کے قوانین سے بالاتر نہ ہو۔

دفعہ 30:...... اِن قواعد کا کوئی حصہ کسی دوسری ریاست، گروپ یا شخص کی آزادی یا حقوق کے خلاف استعمال نہ ہو۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ 2

سیرتِ نبویؐ ایک نظر میں

ولادتِ حضورؐ	پیر 9 ربیع الاوّل (یا 12 ربیع الاوّل)
حضورؐ کی والدہ کی وفات	6 سال (حضورؐ کی عمر)
حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کی وفات	8 سال (حضورؐ کی عمر)
پہلا شام کا سفر (مع چچا ابوطالب)	12 سال (حضورؐ کی عمر)
حلف الفضول میں شرکت	16 سال (حضورؐ کی عمر)
دوسرا شام کا تجارتی سفر	23 یا 24 سال (حضورؐ کی عمر)
حضرت خدیجہؓ سے نکاح	25 سال (حضورؐ کی عمر)
حجر اسود کی تنصیب کا واقعہ	35 سال (حضورؐ کی عمر)
بعثت	40 سال (حضورؐ کی عمر) مطابق 610ء
آغاز نزولِ قرآن	پہلا سال بعثت مطابق 610ء
ابتدائی خفیہ دعوت کا دور	1 تا 3 سالِ نبوت
عام اعلانِ نبوت	3 سال بعثت
مخالفت کا دور	3 تا 5 سال بعثت
شدید مخالفت کا زمانہ	5 تا 7 سال بعثت
ہجرت حبشہ	5 سال بعثت
حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام	6 سال بعثت
شعب ابی طالب میں (معاشرتی بائیکاٹ)	7 تا 9 سال بعثت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام الحزن (جناب ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات	10 سال بعثت
طائف کا سفر	10 سال بعثت
واقعہ معراج (اسراء)	10 سال بعثت
پنج وقتہ نماز فرض ہوئی	10 سال بعثت
بیعت عقبہ اولیٰ (12 افراد)	12 سال بعثت
بیعت عقبہ ثانیہ (75 افراد)	13 سال بعثت
ہجرتِ مدینہ	13 سال بعثت (1ھ مطابق 622ء)
مسجد قبا کی بنیاد	1ھ
مسجد نبوی کی بنیاد	1ھ
مہاجرین اور انصار میں مواخات	1ھ
میثاقِ مدینہ	1ھ
اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی	1ھ
عبداللہ بن سلام (یہودی عالم) کا قبولِ اسلام	1ھ
جہاد کی اجازت	2ھ
نخلہ کا واقعہ	2ھ
حضرت سلمان فارسیؓ کا قبولِ اسلام	2ھ
اذان کی ابتدا	2ھ
زکوٰۃ کی فرضیت	2ھ
رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت	2ھ
تحویل قبلہ	2ھ
غزوۂ بدر	2ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو قینقاع کا محاصرہ	2ھ
غزوۂ اُحد	3ھ
رجیع کا حادثہ	4ھ
غزوۂ بنو نضیر	4ھ
شراب کی حرمت	4ھ
واقعۂ افک	5ھ
غزوۂ احزاب	5ھ
وفد دوس کی مدینے میں آمد	5ھ
بنو قریظہ کی مہم	5ھ
ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام	6ھ
صلح حدیبیہ	6ھ
حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص کا قبولِ اسلام	6ھ
غزوۂ خیبر	7ھ
عمرۃ القضاء	7ھ
غزوۂ موتہ	7ھ
فتح مکہ	رمضان المبارک 8ھ
غزوۂ حنین	8ھ
طائف کا محاصرہ	8ھ
جعرانہ میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بعد عمرہ جعرانہ	8ھ
غزوۂ تبوک	9ھ
جزیہ کا حکم	9ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد ضرار کا واقعہ	9ھ
کعب بن زہیرؓ کا قبولِ اسلام	9ھ
وفد ثقیف	9ھ
حج کی فرضیت اور پہلا حج (حضرت ابوبکرؓ کی امارت میں)	9ھ
حجۃ الوداع	10ھ
وفد نخع	11ھ
لشکرِ اُسامہؓ کی روانگی	11ھ
حضورؐ کی وفات	12 ربیع الاوّل 11ھ

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ .))

LIBRARY
Lahore
Islamic
University
Book No. 4825
91-Babar Block, Garden Town, Lahore

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارے کی دیگر اہم کتب

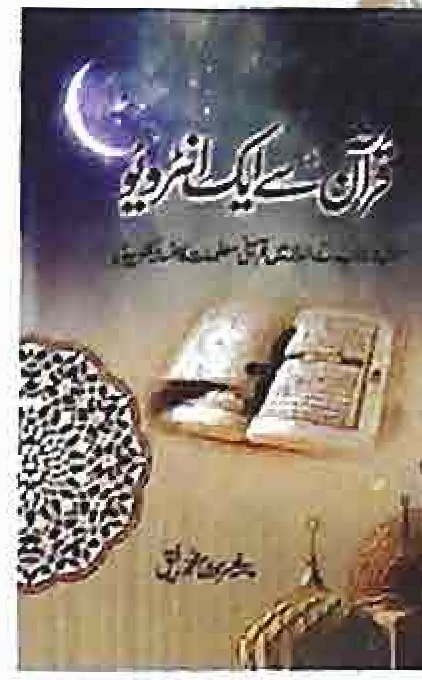

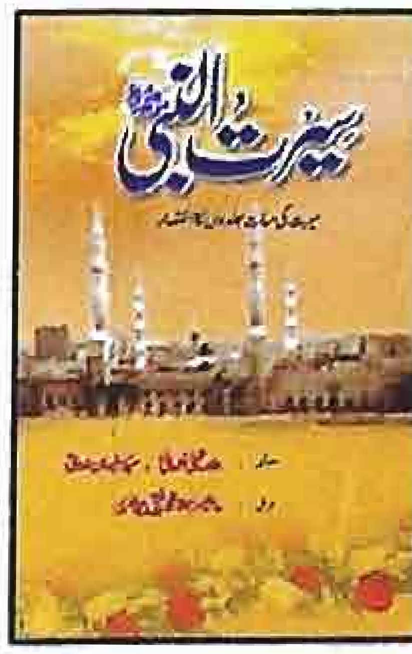

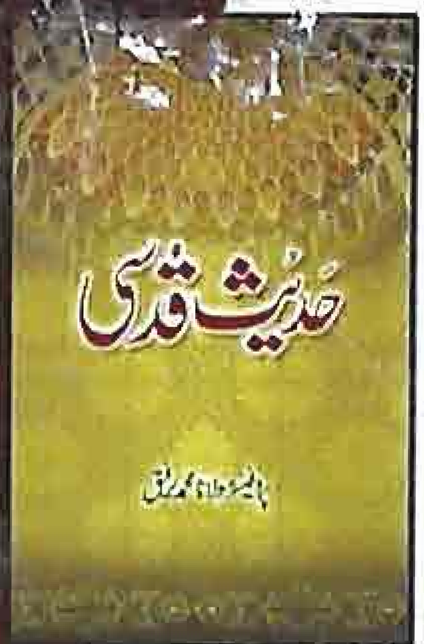

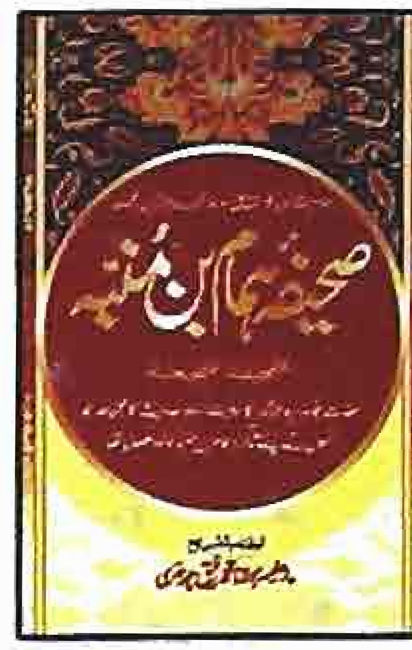

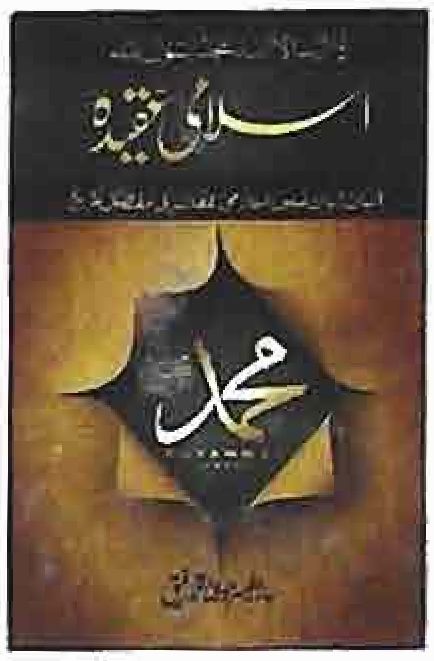

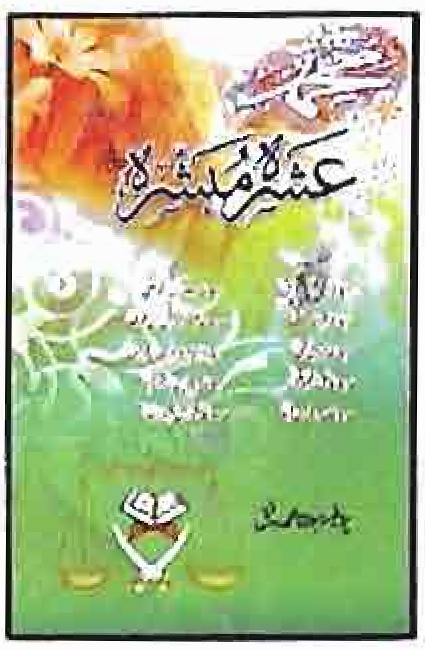

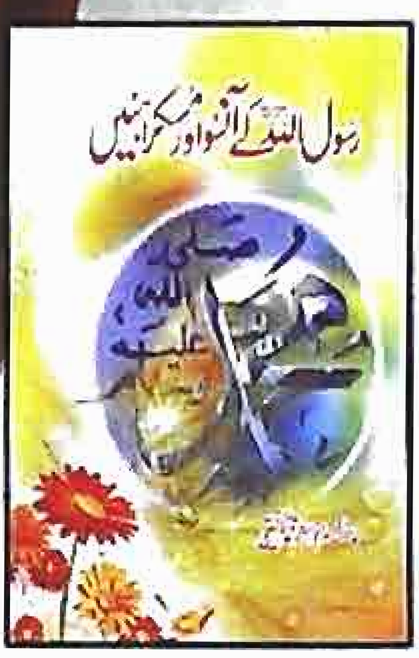

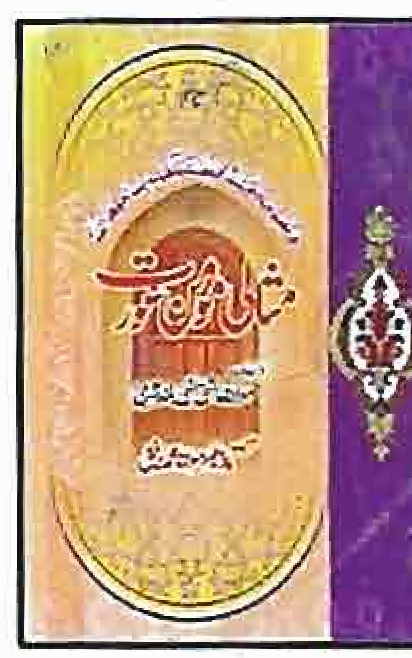
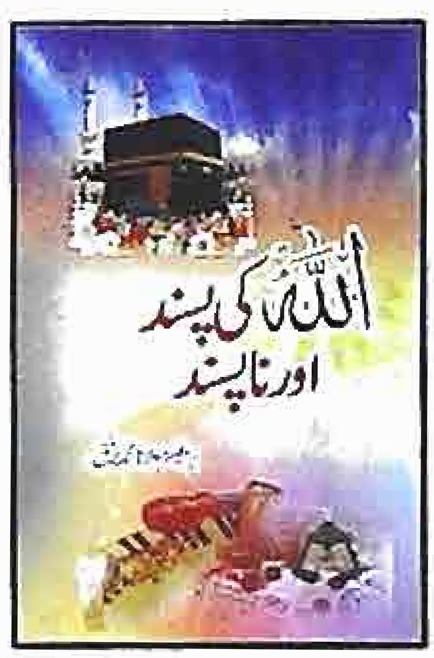

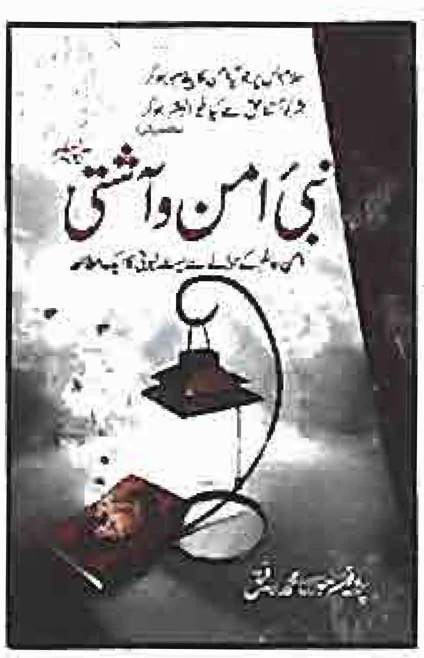

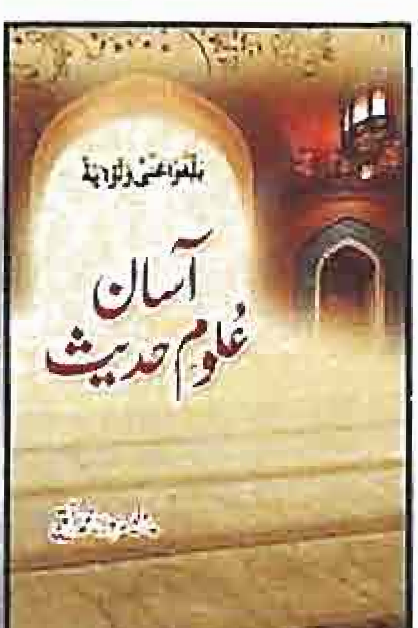

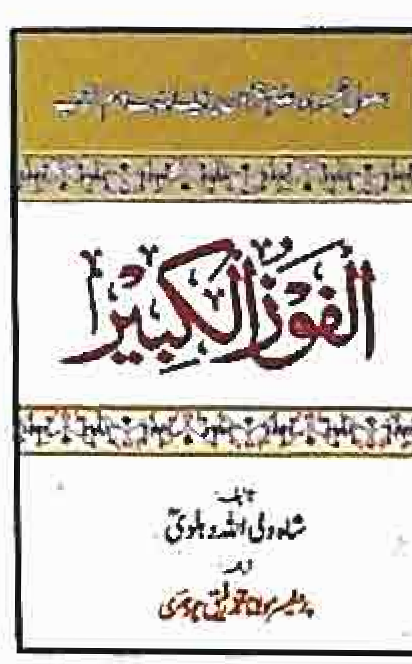

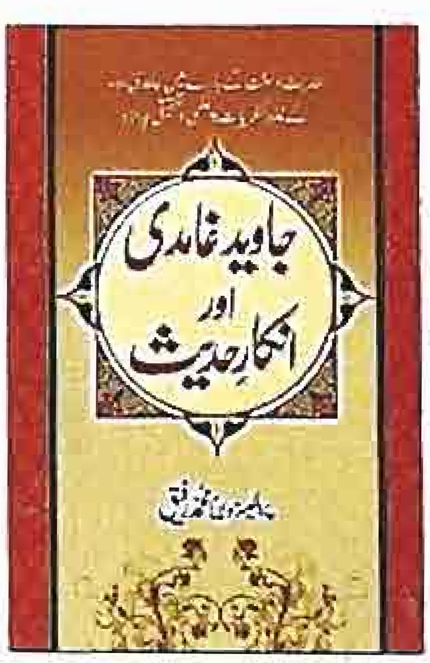

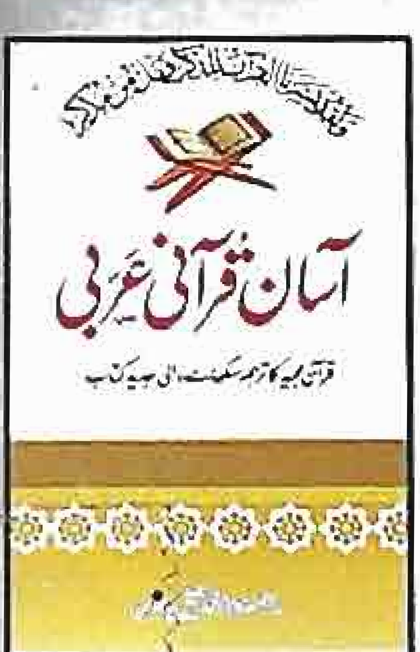

مکتبہ قرآنیات ۰ لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0321-7724032 , 0333-4399812